اَنَا مَدِینَةُ الْعِلْمِ
وَ عَلِیٌّ بَابُهَا
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

دیوان
حضرت
علیؑ

مترجّم منظوم انتخاب

دیوان

حضرت

علیؑ

منظوم انتخاب

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثِ فضیلت بشانِ جلی | نبیؐ شہرِ علم اسکے دَر ہیں علیؑ
وہ عالم کہ پایا ہے علمُ الکتاب | پیمبرؐ کے شاہد خدا کے ولی

(انوار)

امام المتقین حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منسوب دیوانِ مطبوعہ کی تلخیص یعنی اشعارِ منتخب کے مفہوم کا منظوم ترجمہ جناب ایم۔اے شاہد کے زورِ قلم کا نتیجہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ شاہد صاحب لائق صد تحسین و آفرین ہیں کہ موصوف نے اشعار کے مفہوم کو نہایت خوش اسلوبی سے اردو نظم کا جامہ پہنایا ہے اور سلاست و روانی کو برقرار رکھا ہے۔

یقیناً اس انتخاب کے وہ اشعار جن کی توثیق ائمہ معصومین علیہم السّلام نے فرمادی ہے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے اشعار ہیں اور بے شبہ مولائے کائنات حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام بعد پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم علم و فضل میں ساری کائنات کے جملہ افراد سے افضل و اعلیٰ ہیں آیات قرآنی اور احادیثِ پیغمبرؐ اس حقیقت پر واضح دلیل ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

(ترجمہ آیت)

(۱) (اے رسول) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے

اور وہ بھی جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے ۱۳/۴۳ اس آیت میں "جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے" کے مصداق حضرت علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔
(تفسیر صافی صـ۲۶۳ بحوالہ کافی الخرائج والجرائح اور تفسیر عیاشی۔)

ترجمہ آیات:۔

(۲) اور ہم نے ان کے لئے علیؑ کو زبان صدق قرار دیا ۱۹/۵۰ تفسیر صافی بحوالہ تفسیر قمی

(۳) اور کہیں گے وہ لوگ جو علم اور ایمان دئے گئے ہیں کہ یقیناً تم اللہ کی کتاب میں جی اٹھنے کے دن (قیامت) تک رہے۔ پس یہی جی اٹھنے (قیامت) کا دن ہے لیکن تم (دنیاوی زندگی میں اسے) نہیں جانتے تھے ۳۰/۵۶

اس آیت میں "وہ لوگ جو علم اور ایمان دیئے گئے ہیں" سے مراد علیؑ ابن ابی طالب اور ان کی اولاد میں ہونے والے ائمہ معصومینؑ ہیں۔
(تفسیر صافی صـ۳۹۱ پر بحوالہ کافی اور عیون اخبار الرضا)

ہم صرف ان تین مذکورہ آیات پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ امیر المومنین کے علم کی فضیلت میں متعدد آیات قرانی نازل ہوئی ہیں۔ جناب پیغمبرؐ خدا، حضرت شاہِ اولیار علیؑ مرتضیٰ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہراؑ اور ان کی ذریت میں گیارہ ائمہ طاہرین اہل البیتؑ ہیں جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:۔

"ماسوا اس کے نہیں ہے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل البیت وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے" تفسیر صافی صـ۴۰۵ پر بحوالہ تفسیر قمی، چنانچہ اہل البیت کے فضائل اور کمالات کا تذکرہ "ذخیرۃ المال فی شرح عقد جواہر اللالی العجیلی الشافعی مخطوطہ ۲۵۸ کتاب الاتحاف

بحب الاشراف شیراوی ص۱۹ طبع مصر" بایں الفاظ موجود ہے :-

"اہل بیت پیغمبر تمام فضائل و کمالات علم و عمل و فصاحت و بلاغت ، صباحت و ذکاوت ، ہدایت و جودت ، حمایت و شجاعت کے مالک تھے ان کے علوم محتاج درس و تدریس نہ تھے اور نہ ان کے علوم میں تدریجی ترقی ہوتی تھی بلکہ تمام علوم خداداد تھے ان سے انکار گویا آفتاب پر پردہ ڈالنے کے برابر ہے۔ ایسا ہوا ہی نہیں کہ ان سے سوال کیا گیا ہو اور انھیں جواب دینے میں کبھی غور و توقف ہوا ہو۔ نہ کبھی ایسا ہوا کہ وہ میدان فضل میں سب سے آگے نہ رہے ہوں ۔ اہل بیتؑ نے تمام سختیوں اور معرکوں کو صبر و وقار سے برداشت کیا اور انھیں کوئی شرمندہ اور ضعیف نہ کر سکا۔ دنیا کی فصاحتیں ان کے آگے ہیچ ہوگئیں جب کبھی ان میں سے کوئی بولا تو دنیا کے کان اس کے سننے میں محو ہو گئے ۔ یہ فضیلتیں اور صفتیں تھیں جن سے ان کے خالق نے انھیں مخصوص کیا تھا"

اہل بیتؑ کے بزرگوں میں قبیلۂ قریش کے ممتاز فصحا و بلغا ہاشم، عبدالمطلب اور ابوطالب تھے حضرت علیؑ کا قول دربارۂ اشعار ابوطالب ہے ۔ "تم ابوطالب کے اشعار سیکھو اور انھیں اپنی اولاد کو سکھلاؤ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے دین پر تھے اور وہ صاحب علم کثیر تھے"۔ مستدرک ، نہج البلاغہ ، الہادی ، کشف الغطا رباب دوم ص۷۳ نجف۔

بعد رسولؐ فصاحت و بلاغت میں فرد و یکتا علیؑ ابن ابیطالب ہیں ۔ الاستاذ سید احمد ہاشمی بک لکھتے ہیں :- "اور وہ (علیؑ) ان پر اللہ کی رحمت ہو رسولؐ اللہ کے بعد سب انسانوں سے زیادہ فصیح شخص تھے اور ان سب سے زیادہ صاحب علم

اور زاہد تھے اور حق و راستی پر سختی سے عمل پیرا تھے اور وہ عرب کے خطیبوں میں رسول اللہ کے بعد بالیقین سب سے آگے ہیں اور ان کے خطبے کثیر ہیں "۔

امیر المومنین علیہ السلام کے علم کے بارے میں پیغمبر خدا کے چند مشہور احادیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔

(۱) میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔"

(۲) "میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں"

(۳) میں علم کا خزانہ ہوں اور علیؑ اس کی کنجی ہیں جو شخص خزانہ چاہتا ہے پس اسکو چاہئے کہ وہ کنجی لائے"

(۴) "میری امّت کے سب سے بڑے عالم علیؑ ابن ابی طالب ہیں"

(۵) "تمہارے سب سے بڑے جج علیؑ ابن ابیطالب ہیں"

(۶) "حکمت کے دس حصّے ہیں پس علیؑ کو نو حصّے اور تمام انسانوں کو ایک حصّہ علم عطا کیا گیا ہے اور علیؑ ان انسانوں میں سے ایک حصّہ علم میں بھی سب سے بڑے عالم ہیں"

آخر میں دست بدعا ہوں کہ قارئین کے لئے یہ انتخاب شمع ہدایت ثابت ہو اور دنیا و آخرت میں محبان علیؑ کا دامن اللہ کی رحمت و برکت کے پھولوں سے مہکتا رہے، اس انتخاب کا قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

شاہد کی زباں بشان تخفیص ہے کون کرے جو اسکی تنقیص
مولا کے بیاں کا ترجمہ ہے دیوانِ علیؑ سے پائی تلخیص (انوار)

۱۳۹۵ ہجری، قمری

خاکسار انوار حسین انوار مولوی۔ کامل۔ منشی فاضل۔ اردو اعلیٰ قابلیت صرف انگریزی میں بی۔ اے

تبصرہ

از رشحات قلم حضرت نسیم امروہوی

٭ ٭ ٭

عربی اشعار کا وہ دیوان جس کا منظوم ترجمہ زیر نظر مجموعے میں پیش کیا گیا ہے، حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کے مترجم اور ناظم جناب شاہد صاحب مرحوم اپنی ریاضت کی اشاعت سے پہلے رحلت فرما گئے، اگر وہ زندہ ہوتے تو میرا یہ تبصرہ سُن کر ضرور خوش ہوتے کہ میں عربی اور اُردو' دونوں زبانوں کے محاسنِ کلام پر ایک طالب علم کی حیثیت سے وقوف رکھنے کے بعد بڑی ذمہ داری سے یہ لکھ رہا ہوں کہ مرحوم نے ہر شعر کے ترجمے میں اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ جو سلاست اور روانی اصل میں ہے اس کا پرتو نقل میں بھی برقرار رہے۔

پُورے دیوان کے کم و بیش ڈھائی ہزار اشعار میں صرف ایک شعر کے ترجمے سے مجھے اختلاف ہے، لیکن وجہ اختلاف میں مرحوم کی کسی کوتاہی کا دخل نہیں بلکہ اصل دیوان عربی کے کاتب کی تحریف سے وہ شعر کچھ کا کچھ ہو گیا ہے، اس لیئے وہی نقص ترجمے میں بھی پیدا ہونا ایک لابدی امر تھا۔ یعنی یہ کہ کاتب نے ایک شعر اس طرح کتابت کیا ہے :

وفی الاثنین ان سافرت فیہ ٭ ستظفر بالنجاح وبالثراء

(ترجمہ "اگر پیر کے دن تم سفر کروگے تو کامیابی اور دولت پر ظفر پاؤ گے"
یہ مفہوم مسلمات وعقائد کے خلاف ہے کیونکہ ہم بالاتفاق پیر کے دن سفر کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اس مقام پر حقیقت امر یہ ہے کہ کاتب نے "ستطفر" (ط سے) لکھنے کی بجائے "ستظفر" (ظ سے) لکھ دیا ہے "ستطفر" پڑھنے کی صورت میں شعر کے معنی یہ ہونگے کہ "اگر پیر کے دن سفر کروگے تو کامیابی اور دولت کو پھلانگ کر چلے جاؤ گے" (یعنی اس سے محروم ہو جاؤ گے) بنا بریں میں نے ترجمے کے پہلے اور دوسرے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ بدل دیا ہے جس کے بعد مفہوم درست ہو گیا۔

اگر مرحوم زندہ ہوتے تو وہ اس ترمیم کو بطیب خاطر منظور کرتے، کیونکہ (غالباً ۵۲ سنہ میں مرحوم نے ملا جامی کی ایک مثنوی کے منظوم ترجمے میں (جو سیٹھ داؤد صاحب کی اعانت سے شائع ہوا تھا) میری متعدد ترمیمات بڑی خوشی اور خوشدلی سے منظور کر لی تھیں۔

قارئین اس ترجمے کو پڑھیں، محظوظ اور مستفید ہوں، اور مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ایک سورۂ فاتحہ سے دریغ نہ فرمائیں۔

نسیم امروہوی

۲۵۔ نومبر ۱۹۷۵ء

انتخاب

دیوانِ حضرت علیؑ

منظوم

ترجمہ

از جناب ایم۔ اے۔ شاھد

ناشر

پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ

۳۶۳ سراج الدولہ روڈ۔ بہادر آباد۔ کراچی نمبر ۵

ھدیہ تین روپیہ سنہ ۱۹۷۶ء پہلا ایڈیشن ۲۰۰۰

پرنٹر:۔ تنویر پروسیس

فہرست انتخاب دیوان علیؑ معہ فرہنگ

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱	دعا۔	۱۰	
۲	جوہر نفسی و شرافت ذاتی۔	۱۰	۱
۳	جاہلوں اور غافلوں کی مجالست سے پرہیز۔	۱۱	۱
۴	شکایت روزگار غدار و دوستان بے اعتبار۔	۱۱	۱
۵	رزق صرف تمنا سے نہیں ملتا۔	۱۲	
۶	امارت و عشرت و رفتار زمانہ۔	۱۲	۲
۷	مُردہ دل مُردہ ہے۔	۱۳	
۸	دنوں کا تعلق بعض اُمور سے ہے	۱۳	۲
۹	لُطفِ زندگی۔	۱۴	۲
۱۰	جہان خراب۔	۱۴	۲
۱۱	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت۔	۱۴	۲
۱۲	حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیحت۔	۱۵	۲
۱۳	حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیحت اور واقعۂ کربلا پر صبر کی وصیت۔	۱۸	۳
۱۴	مصیبت میں پریشان ہونا چاہیئے	۲۰	۴
۱۵	سختی روزگار پر صبر کی تلقین۔	۲۰	۴
۱۶	[illegible] خوشی۔	۲۰	۴
۱۷	ذلیل روزی سے بچو۔	۲۱	۴
۱۸	سخاوت عام۔	۲۱	
۱۹	کوشش کے ساتھ رزق مقسوم کیا گیا ہے	۲۱	
۲۰	ستائش عقل و دانش۔	۲۲	۴
۲۱	شرافت و عقل اصلی حسن و جمال ہے	۲۲	
۲۲	جوہر اصلی جوہر اضافی سے بہتر ہے۔	۲۳	۴
۲۳	مفلسی سے عیب لگتا ہے۔	۲۳	۴
۲۴	جوہر ذاتی ہونا چاہیئے نہ کہ صفاتی۔	۲۳	۵
۲۵	ستائش پرہیزگاری و سکوت و صموت	۲۴	۵
۲۶	دوسروں کی قدر و عزت کرو اور تلخ جوابی سے بچو۔	۲۴	۵
۲۷	ناخن چیدن۔	۲۴	۵

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۲۸	حلم و دانائی۔	۲۴	۶
۲۹	ستر عیوب و عفو ذنوب۔	۲۵	۶
۳۰	مکار کی دوستی ظاہری ہے۔	۲۵	۶
۳۱	وجدان اعداء و فقدان احباء۔	۲۵	۶
۳۲	مناوحت میں مداومت نہ کرنا چاہئے	۲۶	
۳۳	موت نئی چیز نہیں ہے۔	۲۶	۶
۳۴	اسباب فلاح۔	۲۷	۶
۳۵	زوال جاہ و مال۔	۲۷	۷
۳۶	ہوا و ہوس کی پیروی نہ کر۔	۲۷	۷
۳۷	یاد احباب جانی و ایام جوانی۔	۲۸	۷
۳۸	دنیاء فانی۔	۲۸	۷
۳۹	ترغیب عقبیٰ۔	۲۹	۸
۴۰	تعلیم نفس۔	۲۹	۸
۴۱	نظر بازی۔	۲۹	۸
۴۲	یاوہ گوئی و خاموشی۔	۳۰	۸
۴۳	مردہ حسن اخلاق کی وجہ سے زندہ ہے۔	۳۰	
۴۴	مفارقت حضرت خاتم النبیین:		۸

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
	صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔	۳۰	۸
۴۵	احتیاج جہل۔	۳۱	۸
۴۶	آئین مصاحبت۔	۳۱	۸
۴۷	نرمی و احتیاط۔	۳۲	
۴۸	تحذیر بر اظہار اسرار۔	۳۲	۹
۴۹	بیہودہ گوئی کے موقع پر تسبیح و بہ		۹
	نیت قربت دو رکعتیں۔	۳۲	
۵۰	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت	۳۳	۹
۵۱	بلند مراتب کے لئے شب بیداری	۳۴	۱۰
۵۲	ترجیح مشقت سفر بر آسائش حضر	۳۴	۱۰
۵۳	انسان نظر نہیں آتا۔	۳۵	۱۰
۵۴	جدائی از یاران ریائی۔	۳۵	۱۰
۵۵	تقدیر و تدبیر۔	۳۵	۱۰
۵۶	لوازم محبت و مروت۔	۳۶	۱۰
۵۷	دوستی و دشمنی۔	۳۶	
۵۸	محبت میں صفا و ثبات ہونا چاہئے	۳۶	۱۱
۵۹	آرزوئے دوست۔	۳۷	
۶۰	دنیا پرست کی مذمت۔	۳۷	۱۱

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۶۱	ترجیح امروز بفردا۔	۳۷	۱۱
۶۲	فراق احباب۔	۳۸	۱۱
۶۳	اندیشۂ مرگ۔	۳۸	۱۱
۶۴	شباب رفتہ۔	۳۸	۱۱
۶۵	حفاظت وصبر۔	۳۹	
۶۶	مناجات۔	۳۹	۱۱
۶۷	حقیقت انسانی۔	۳۹	۱۱
۶۸	طبع وقاد وذہن نقاد۔	۴۰	۱۲
۶۹	جہالت۔	۴۰	۱۲
۷۰	بہائم صفت انسان۔	۴۰	۱۲
۷۱	تعلیم صبیان۔	۴۱	۱۲
۷۲	راحت بغیر محنت نہیں ملتی۔	۴۱	۱۲
۷۳	صبر وتوکل۔	۴۲	۱۳
۷۴	رنج کے بعد راحت۔	۴۲	۱۳
۷۵	ہمت سے کام لینا چاہیئے۔	۴۳	۱۳
۷۶	رضا بقضا	۴۳	۱۳
۷۷	موت سے فرار۔	۴۴	
۷۸	رزق خدا کے اختیار میں ہے۔	۴۴	۱۳
۷۹	انقلاب روزگار۔	۴۴	۱۳
۸۰	دنیاوی اقبال وادبار۔	۴۴	۱۳
۸۱	بے اعتبار زندگی۔	۴۵	۱۴
۸۲	شکوۂ زمانہ۔	۴۵	۱۴
۸۳	تقسیم جامعۂ انسانی	۴۵	۱۴
۸۴	ترجیح غنیٰ بر فقر۔	۴۶	۱۴
۸۵	شہوات نفسانی۔	۴۶	
۸۶	دشمن کو حقیر نہ سمجھو۔	۴۶	۱۴
۸۷	غیروں پر بھروسہ۔	۴۷	۱۴
۸۸	پیری۔	۴۷	۱۴
۸۹	چشم پوشی۔	۴۷	۱۴
۹۰	تلقین صبر۔	۴۸	۱۵
۹۱	اشرار زمانہ۔	۴۸	۱۵
۹۲	ترغیب نفس بہ پرہیزگاری۔	۴۸	۱۵
۹۳	ترحم برایتام۔	۴۹	۱۵
۹۴	شماتت بری خصلت ہے۔	۴۹	۱۵
۹۵	صبر وشکر کی عادت۔	۴۹	۱۵
۹۶	عار وننگ کی چند مثالیں۔	۵۰	۱۵

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۹۷	نفس شماری۔	۵۰	۱۶
۹۸	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت۔	۵۱	۱۶
۹۹	قضا و قدر پر اعتراض نہ کر۔	۵۱	۱۶
۱۰۰	سلام بر اہل قبور۔	۵۲	۱۶
۱۰۱	خنجر و شمشیر۔	۵۲	۱۶
۱۰۲	موت سے بےخوف نہ رہنا چاہیئے۔	۵۲	۱۷
۱۰۳	سائل کو بخشش۔	۵۳	۱۷
۱۰۴	صبر و رضا و جد و جہد۔	۵۳	۱۷
۱۰۵	مجرمانہ بیداری سے خواب بہتر ہے۔	۵۳	۱۷
۱۰۶	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات۔	۵۴	۱۷
۱۰۷	کمینوں پر احسان۔	۵۷	۱۹
۱۰۸	حلم و درگذر و اعتدال۔	۵۷	۱۹
۱۰۹	سچا دوست۔	۵۸	
۱۱۰	دشمن سے سلوک۔	۵۸	
۱۱۱	تنبیہ از حرص و ہوا و ترغیب بقناعت و رضا۔	۵۸	۱۹
۱۱۲	حوادث سے درس عبرت۔	۵۸	۱۹
۱۱۳	گرسنگی و گناہ صغیرہ۔	۵۹	۱۹
۱۱۴	نعمت و نقمت پر شکر۔	۵۹	۱۹
۱۱۵	مال و مالداری کی تمثیل۔	۵۹	۲۰
۱۱۶	مایوس نہ ہونا چاہیئے۔	۵۹	۲۰
۱۱۷	عفو و احسان۔	۶۰	۲۰
۱۱۸	مقام رضا و تفویض۔	۶۰	۲۰
۱۱۹	شفقت و مہربانی موت۔	۶۰	۲۰
۱۲۰	اضطرار خلائق و اختیار خالق۔	۶۱	۲۰
۱۲۱	کمال کیاست و ضد ما بین غنی و خردمند۔	۶۱	۲۱
۱۲۲	توکل و تفویض امر بخالق۔	۶۱	۲۱
۱۲۳	رضا بقضاء الہٰی۔	۶۲	۲۱
۱۲۴	مذمت دنیا۔	۶۲	۲۱
۱۲۵	یاران منافق و ناموافق۔	۶۳	۲۲
۱۲۶	حرص و ہوائے ترہیب اور قناعت و رضا کی ترغیب۔	۶۳	۲۲
۱۲۷	ممانعت اضطرار و اضطراب	۶۳	۲۲
۱۲۸	ترجیح آخرت بر دنیا		

فقرہ	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱۲۵	تضییعِ عمرِ انسانی۔	۶۴	۲۲
۱۳۰	دنیاء فانی وغفلت انسانی۔	۶۵	۲۳
۱۳۱	ترغیب نفس بصفات حمیدہ۔	۶۵	۲۳
۱۳۲	خطاب بحضرت جابر بن عبداللہ انصاری۔	۶۶	۲۳
۱۳۳ (الف)	آمد پیری و رخصت شباب۔	۶۷	۲۳
۱۳۳ (ب)	آنے والے مصائب پر پہلے سے نظر رکھنا عقلمندی ہے۔	۶۷	۲۳
۱۳۴	رضا بہ تقسیم الٰہی۔	۶۸	۲۴
۱۳۵	دل غنی رکھو، پاکیزہ اخلاق سیکھو، زبانی دعوے بیکار ہیں۔	۶۸	۲۴
۱۳۶	زیادہ بکواس نہ کرو اور اپنے راز کسی پر ظاہر نہ کرو۔	۶۹	
۱۳۷	دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو،		

فقرہ	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
	اپنے عیبوں پر نظر رکھ، دولت کا مصرف صحیح ہو۔	۶۹	۲۴
۱۳۸	بلند ہمت رکھو، صبر و تحمل سے کام لو، نفس کی حفاظت کرو اور عمدہ نمونہ بنو۔	۷۰	۲۴
۱۳۹	ہمیشہ پُر امید رہو، یاس و حرمان کو پاس نہ آنے دو۔	۷۱	۲۴
۱۴۰	سوال کرنا اور عزت بیچنا برابر ہے اگر سوال ہی کرنا ہے تو کسی شریف سے کرو۔	۷۱	۲۵
۱۴۱	بھیک مانگنا بدترین خصلت ہے تکبر امیروں کا شیوہ ہے سب سے بڑا ظالم انسان ہے۔	۷۱	۲۵
۱۴۲	مزدوری بغیر کے احسان و سوال سے بہتر ہے۔	۷۲	۲۵
۱۴۳	عزت کو ذلت کے بدلے نہ بیچو ممنون احسان ہونا بھی ذلت ہے	۷۲	۲۵
۱۴۴	مروت و مہمان نوازی	۷۲	۲۵

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱۴۵	تھوڑے پر صبر کرو مگر آبرو نہ بیچو	۷۳	۲۵
۱۴۶	فقیر، زیردستوں اور ہمسایوں سے بہترین سلوک کرو۔	۷۳	۲۵
۱۴۷	وصال سے تو ہجر ہی اچھا ہے۔	۷۴	۲۵
۱۴۸	اعتراف گناہ بدرگاہ الٰہ۔	۷۴	۲۶
۱۴۹	علم نجوم پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔	۷۵	۲۶
۱۵۰	حضرت مہدی ع موعود کے خروج کی علامتیں۔	۷۵	۲۶
۱۵۱	طلب مال شقاوت مآل۔	۷۶	۲۷
۱۵۲	علم، شجاعت اور مال کو پنہاں رکھو۔	۷۶	۲۷
۱۵۳	خطاب بہ حارث اعور ہمدانی۔	۷۶	۲۷
۱۵۴	احوال و آثار قیامت۔	۷۷	۲۷
۱۵۵	غزوہ تبوک کے موقع پر منافقوں کی فتنہ پردازی۔	۷۸	۲۷
۱۵۶	طلحہ و زبیر کے ظالمانہ رویہ کا بیان۔	۷۹	۲۸
۱۵۷	حضرت یاسر کی شہادت پر		

نمبر شمار	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
	اظہار غم۔	۷۹	
۱۵۸	اسرار وحدت و عقل انسانی۔	۸۰	۲۸
۱۵۹	حکم تصادقہ زائل ہے روح سے پہلے روزی خلق ہوئی۔	۸۰	۲۸
۱۶۰	ثبوت حشر و نشر میں فلسفیوں کو مسکت جواب۔	۸۰	۲۸
۱۶۱	رفتار زمانہ و مرور ایام۔	۸۱	۲۸
۱۶۲	زمانے کے سرور میں غم کی تلخی بھی ہے۔	۸۱	۲۸
۱۶۳	دنیا فتنہ و غم میں مبتلا کرتی ہے	۸۱	۲۹
۱۶۴	ہر کمال کے لئے زوال ہے اور ہر نعمت کا شکر واجب ہے۔	۸۱	۲۹
۱۶۵	شریفوں پر احسان اور کمینوں سے پرہیز کرو	۸۲	۲۹
	شریف سے سوال کیا کرو۔	۸۲	۲۹
۱۶۶	شریف کو ریاکار بناؤ۔	۸۲	۲۹
۱۶۸	قابو پا کر ظلم نہ کرو اور مظلوم کی بد دعا سے ڈرتے رہو۔	۸۳	۳۰
۱۶۹	مذاق فتنہ خیز ہوتا ہے۔	۸۳	

نمبر فقرہ	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱۷۰	ارکان اسلام کی تباہی پر رونا چاہیئے۔	۸۴	۳۰
۱۷۱	قضاء الہٰی کے آگے انسان مجبور ہے	۸۴	۳۰
۱۷۲	امامت وخلافت پر احتجاج۔	۸۴	۳۰
۱۷۳	مراسم اخوت ومعالم فتوت۔	۸۵	۳۱
۱۷۴	خطاب بہ معاویہ ابن ابوسفیان	۸۵	۳۱
۱۷۵	غربت سے دل شکستہ ہو اور کمینوں سے مت مانگو۔	۸۷	۳۲
۱۷۶	ایک رجز کے تین اشعار۔	۸۷	۳۲
۱۷۷	شکوہ ارباب نفاق وشقاق۔	۸۸	۳۲
۱۷۸	کوشش سے مشکل کام آسان کرو۔	۸۸	۳۲
	مشکلوں میں پھنس کے پریشان ہونا چاہیئے۔	۸۸	۳۲
۱۷۹	وقت سے فائدہ اٹھا کر نیکی کرو۔	۸۹	
۱۸۰	امام حسین علیہ السلام کو نصیحت۔	۸۹	۳۲
۱۸۱	مصائب زمانہ پر صبر کرنا چاہیئے۔	۸۹	۳۳
۱۸۲	مصائب سے انسان میں پختہ کاری آتی ہے۔	۹۰	۳۳

نمبر فقرہ	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱۸۳	ہے جو انہونی کبھی ہوتی نہیں۔	۹۰	۳۳
۱۸۴	خودپسندی وتکبر بری چیز ہے۔	۹۰	۳۳
۱۸۵	پرہیزگاری ونیکنامی کی زندگی	۹۱	۳۳
۱۸۶	حرکت ارضی۔	۹۱	۳۳
۱۸۷	عورتوں کی حفاظت۔	۹۱	۳۳
۱۸۸	عورتوں کی بیوفائیاں۔	۹۲	۳۴
۱۸۹	رجز بجواب عبداللہ بن راہبی در جنگ نہروان۔	۹۲	۳۴
۱۹۰	نام نامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمّا۔	۹۲	۳۴
۱۹۱	مناجات۔	۹۳	۳۴
۱۹۲	شریف بھوکے مرتے ہیں اور کمینے مزے اڑاتے ہیں۔	۹۴	۳۴
۱۹۳	بردباری وفروتنی۔	۹۴	۳۴
۱۹۴	بیان اخلاق حمیدہ۔	۹۵	۳۵
۱۹۵	عزت و دولت پا کے مستحقوں کی مدد کرنا شرافت ہے۔	۹۶	۳۵
۱۹۶	افعال سے اخلاق پر قیاس۔	۹۶	۳۵

نمبر	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ	نمبر	مندرجات	صفحات	صفحہ فرہنگ
۱۹۷	حرص تابع حیات و حرمان تابع ممات ہے	۹۶	۳۵	۲۰۹	عالم تمثیل میں دنیا کی تحقیر و تذلیل۔	۱۰۴	
۱۹۸	نفس کو قناعت سکھانا چاہیئے۔	۹۶	۳۶				
۱۹۹	نفس کو تھوڑا ہی بہت ہے۔	۹۷	۳۶	۲۱۰	علم انسان کا ایسا رفیق ہے جو کہیں اس سے جدا نہیں ہوتا۔	۱۰۵	
۲۰۰	تخویف حشر و نشر۔	۹۷	۳۶				
۲۰۱	دعا کے لئے وسیلے ضروری ہیں۔	۹۸	۳۷				
۲۰۲	درس عبرت۔	۹۸	۳۷				
۲۰۳	زنان بیوفا۔	۱۰۱	۳۸	۲۱۱	تف ہے ایسی دنیا پر۔	۱۰۶	
۲۰۴	فقر غنا سے بہتر ہے۔	۱۰۱	۳۸	۲۱۲	دلیری کامیابی کی ضامن ہے بشرطیکہ آدمی موت سے نہ ڈرے	۱۰۶	
۲۰۵	صبر کلید کامیابی ہے۔	۱۰۲	۳۸				
۲۰۶	کمینوں کے آگے فروتنی نہ کرو۔	۱۰۲	۳۹	۲۱۳	سحر خیزی کی تلقین و ترغیب	۱۰۶	
۲۰۷	لگی ہو پھانس نہ جس کے وہ درد کیا جانے۔			۲۱۴	نجوم کے اثر سے کیا ڈر۔	۱۰۷	
		۱۰۳	۳۹	۲۱۵	بے ثباتی دنیا مقام عبرت ہے۔	۱۰۷	
۲۰۸	عارف ترین عیوب نفس کا مزین انسان ہے۔	۱۰۳	۳۹				

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا

رکھ مجھے ثابت قدم دے میرے دل کو بھی قرار
تیری ذات پاک کافی ہے مجھے پروردگار

جوہر نفسی و شرافت ذاتی

شکل و صورت میں ہیں انساں ایکساں
سب کے آدم باپ ہیں حوّا ہیں ماں

مائیں لوگوں کی ہیں مانند ظروف
ہے حسب میں باپ ماں جائے وقوف

لوگ نازاں ہیں نسب پر بے سبب
خاک پانی سے بنے ہیں سب کے سب

فخر کرتا ہے نسب پر تو اگر
ناز ہے مجھکو علو و جود پر

ہے بزرگی حصّہ اہل علم کا
خود ہیں مہدی اور سب کے رہنما

مرد کی قیمت ہیں اس کے نیک کام
دشمن اہل علم کے جاہل تمام

علمی خدمت کر نہ لے بدلے کا نام
زندہ اہل علم ہیں مردہ عوام

❖ ❖ ❖
❖

جاہلوں اور غافلوں کی مجالست سے پرہیز

نہ ساتھی جاہلوں کا بن رہ ان سے دور ہی بیشک
انہی کی دوستی سے عاقلوں نے بھی اٹھائی زک

جو دو ساتھی چلیں مل کر قیاس اک ہو گا دونوں پر
کہ باہم چیزیں پیمانہ ہیں یاں ادنیٰ سے اعلیٰ تک
جو ملتے ہیں کبھی دو دل تو رسم و راہ ہوتی ہے

شکایت روزگار غدّار و دوستان بے اعتبار

دوستی اور بھائی بندی میں زوال
ہے صداقت اور امیدوں کا کال

اس زمانے نے دئے مجھ کو وہ یار
بیوفا اتنے رعایت سے بھی عار

جلد ہی دیگا مجھے میرا خدا
غربت و ثروت نہیں رہتی سدا

جب نہیں ہوتا ہے نعمت کو دوام
ایک دن ہوں گے مصائب بھی تمام

راہ حق کی دوستی ہے صاف پاک
اور گندی دوستی ناپاک و خاک

دوستوں سے عہد تو ہے توڑتا
ہے مگر مجھ میں شرافت اور حیا

ہے یقینی ہر جراحت کا علاج
اور بدخلقی مرض ہے لا علاج

ہوں وفا میں دوستوں کی پائدار
بیوفائی ہے مگر اُن کا شعار

ہوں جو نظروں میں تو ہے اُلفت سے کام
میل سے رہتا ہے اُلفت کو قیام

بے غرض جب تک رہا ساتھی رہے ۔۔۔ آپڑا جب وقت دشمن ہو گئے
آنکھ سے اوجھل ہوا اور دشمنی ۔۔۔ ظلم ڈھانے میں نہیں کچھ بھی کمی

اُٹھ گیا ہو گھر کا جب سردار ہی
پھر تو گھر والوں پہ ہے ادبار ہی

رزق صرف تمنّا سے نہیں مِلتا

رزق مِلتا نہیں تمنّا سے ۔۔۔ ڈال دے اپنا ڈول اک تو بھی
کبھی لبریز ہو کے آئیگا ۔۔۔ کبھی کیچڑ ملا ہوا پانی

امارت و عُسرت و رفتارِ زمانہ

کچھ تو کوشش پر بھی رہتے ہیں فقیر ۔۔۔ بعض بنجاتے ہیں بے کوشش امیر
بعض کوشِش سے جمع کرتے ہیں مال ۔۔۔ جس کے وارث ہو کے دشمن ہوں نہال
ہو نہیں سکتے برابر اے بصیر ۔۔۔ ایک جاہل دوسرا رُوشن ضمیر
جو ہوا طالب خوشی کا دہر سے ۔۔۔ پھر نہیں بچتا وہ اس کے قہر سے

عَجیب ہے انساں کے حق میں مفلسی
جس سے اچھی بات بھی اسکی بُری

۞

۞ ۞ ۞

مُردہ دل مُردہ ہے

جو مرکر چین پا جائے نہیں مُردوں میں وہ شامل
وہ مُردہ لاش ہے گویا جو ہو زندوں میں مُردہ دِل

دنوں کا تعلق بعض اُمور سے

ہے مُبارک خاص اس کے واسطے ہفتہ کا روز
بے تردد چاہتا ہے جو کوئی کرنا شکار
ہے تعلق خاص یکشنبہ کو ہر تعمیر سے
آسماں کی خلقت اس دن حق نے کی ہے آشکار
دن ہے دوشنبہ کا بدتر ہو اگر شوق سفر
کامیابی اور دولت سے رہیگا بر کنار
فَصد کھلوانا اگر چاہے تو سہ شنبہ ہے ٹھیک
ساعتوں میں اس کے ہے اجراء خوں کا ہی شمار
چارشنبہ خوب ہے ہر شخص کو بہر علاج
ہو رہا ہے گر دوا ہی پینے کا وہ خواستگار
پنجشنبہ ٹھیک ہے حاجت برآری کیلئے
ہے دُعاؤں کے لئے اس روز اِذنِ کردگار

شادی و تقریب جمعہ کے لئے مخصوص ہے
لُطف صحبت کے لئے ہوتا ہے یہ دن سازگار

علم یہ وہ ہے کہ جس سے کوئی بھی واقف نہیں
انبیا و اوصیا سے ہی رہیگا یادگار

لُطف زندگی

جو یہ چاہتا ہے کہ عمر بھر تری خوب میٹھی ہو زندگی
تو نہ بخل کر نہ حسد ہی کر نہ حریص تیری ہو زندگی

جہانِ خراب

دنیا سے ہوشیار رہو اس سے دور ہی ۞ بربادیوں کا گھر ہے بقا کا نہیں مقام
اسکی صفا میں بھی ہے کدورت ملی ہوئی ۞ ہے اسکی راحتوں میں مصیبت کا انضمام

حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیحت

کرو یہ فرض چاندی کا اگر انسان بنجائے
تو ہوگا فضل سے اپنے نکھر کر ایک دن سونا

حسب ہے بے حقیقت شے مگر جسوقت کامل ہو
حسب کے ساتھ ہی علم و ادب میں پھر وہ ہے اعلیٰ

وہی انسان بہتر ہے نسب جس کی شرافت ہو
مُبارک وہ شرافت ہے نسب بنجائے جو اُسکا

جواں مردی یہ ہوتی ہے کہ جب ہمسایہ عاجز ہو
حقوق ہمسایگی کے سب ادا ہوتے رہیں برجا

نہ سیکھا جس نے دین مُصطفیٰ سے بھی آدبِ خاص
وہ ہر حالت میں حیران اور پریشاں لازمی ہوگا

حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیحت

کچھ ادب اور پند کی باتیں سمجھ لو اے حسینؑ
کیونکہ عاقل کے لئے ہے پند وجہ زیبِ زین

یہ نصائح یاد رکھنا اپنے مُشفق باپ کے
ہیں جو اخلاقی غذا تیری حفاظت کے لئے

رزق تو مکفول اس دُنیا میں ہے بچے مرے
تجھ پہ لازم ہے کہ اس کو حُسن سے حاصل کرے

ہو نہ تنہا مال و زر ہی تیری کوشش کا سبب
بلکہ ہو مدِّ نظر تیرے ہمیشہ خوفِ رب

ہے ضمانت میں خدا کی رزق مخلوقات کا
مال و زر تو عارضی ہے آتا جاتا ہے سدا

رزق آتا ہے پلک جھپکاتے ہی اس شرط سے
آدمی اس کے لئے پہلے سبب پیدا کرے

جا پہنچتا ہے جگہ پر سیل سے بھی تیز تر
یا جو چڑیاں گھونسلے میں اڑ کے جائیں تیز تر

میرے بچے واقعی قرآن میں ہیں وعظ و پند
کون ایسا ہے جو ہو جائے انھیں پر کاربند

پوری کوشش سے تلاوت ہو کلامُ اللہ کی
مل کے ان لوگوں میں جو ہیں حامل قرآن بھی

قربۃً للہ تلاوت میں ہو فکر و عاجزی
کیونکہ جو قربت کا کوشاں ہے مُقرب ہے وہی

مخلصانہ ہو ہمیشہ طاعت ربّ علیٰ
جو مثالیں دیگئی ہوں گوش دل سے سُن ذرا

آیت عبرت ہو جس میں خوف و دہشت کا بیاں
پڑھ اُسے رُک رُک کے اور آنکھوں سے آنسو ہوں رواں

اے کہ اپنے عدل سے جس کو بھی چاہے دے عذاب
مجھ کو شامل کر نہ ان لوگوں میں جن پر ہو عتاب

معترف ہوں میں خطاؤں لغزشوں کا کبریا
میں جو بھاگوں بھی تو پھر جاؤں کہاں تیرے سوا

اور جب پہنچے اس آیت پر کہ جس میں ہوں عیاں
جنّت الفردوس کی سب نعمتیں اور خوبیاں
اپنے رب سے مخلصانہ مانگ تو ایسے دُعا
جیسے جنّت کی دُعا کرتے ہیں خاصان خدا
سعی کر شاید تجھے حاصل ہو ایسی سرزمیں
جو کبھی ویران ہو نہ راحت اٹھائے تو وہیں
ہو گی حد وقت سے باہر یہ تیری زندگی
باکرامت زندگی کے ساتھ ہو اک سرمدی
جب ہو قصد خیر آگے رہ ہوائے نفس کے
آتے جاتے وسوسوں سے خوف ہی کرتا رہے
بند کر لے اپنی آنکھیں تو بُرے افکار سے
جس سے بچنا چاہیئے اس سے تو بچتا ہی رہے
دوستوں سے چاہیئے نرمی، محبت انکسار
جیسے کوئی باپ ہو بچوں پہ اپنے غمگسار
ساتھ رہ مہمان کے کر خاطریں امکان بھر
وہ تجھے سمجھے کہ یہ وارث ہے میرا بے خطر
دوست رکھ اس کو کہ جب تو بھائی چارہ بھی کرے
ہر طرح اس کو نباہے جان و دل سے ساتھ دے

ہو طلب ان کی تجھے ایسی کہ جیسے دُکھ میں سُکھ
چھوڑ دے جھوٹوں کو جن کی صحبتوں میں ہو گا دُکھ

کر حفاظت دوست کی ہر حال میں ہو دیکھ بھال
ہوں جو سچے تجھ کو رکھنا چاہیئے اُن کا خیال

اور سمجھ جھوٹوں کو دشمن رہ نہ ان کے آس پاس
ان کی صحبت میں جو پہنچا اس کا ہو جاتا ہے خاص

بڑھ کے امیدوں سے دیتے ہیں زبانی بیشمار
مکر میں ہے لومڑی کی طرح ان کا بھی شعار

بچ کے اُن لوگوں سے رہ جو ہیں کمینے چاپلوس
مشکلوں کے وقت تجھ پر اور بھی ڈالینگے پھوس

جب تک امیدیں ہیں یہ بھی ساتھ ہیں انساں کے
آپڑا جب وقت پلٹے اور غائب ہو گئے

ہو عمل اس پر تو بہتر ہے نصیحت بھی مری
سب سے سستی چیز ہے بیع و ہبہ میں اک یہی

حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کو نصیحت اور واقعہ کربلا پر صبر کی وصیت

حسینؑ اجنبی ہو کسی شہر میں
تو آداب واں کے نظر میں رہیں

نہ اپنی سمجھ پر کبھی ناز کر
کہ ہے مختلف سب کی فکر و نظر

عمل اپنے کاموں میں کرتا اگر — کہیں ابن بوطالب اسباب پر
مگر حکم حق پر دہ قائم رہا — سدا غیظ میں دانت ہی پیستا
مددگار رکھو مگر ساتھ ہی — نظر اس پہ ہو جس سے دُنیا بنی
نہ اسباب دنیا پہ ہو ناز ہی — نہ اس کے مصائب سے گھبرا کبھی
گذشتہ کو فردا پہ کر لے قیاس — نہ دُنیا طلب بنکے رکھ کوئی آس
میں گویا ہوں بچوں کے ساتھ اب کھڑا — زمین بلا میں جو ہے کربلا
ہیں ہم سب کی خوں میں بھری داڑھیاں — لباس عروسی کی رنگینیاں
ہے پیش نظر گو نہیں چشم دید — تجھے ان دردوں کی ملی ہے کلید
مصائب یہ آئینگے تجھ پہ ضرور — عبور اُن پہ رکھ تو بھی قبل از مرور
خدا رکھے قائم کو ہے میر حشر — رہیں گے پریشان سب روز نشر
وہی منتقم ہے ہمارا حسینؑ! — کرو صبر آفات پر نور عین
ہر اک خون کے بدلے ہوں گے ہزار — نہ ہوگا کبھی قتل میں اختصار
نہ چھوٹے گا ظالم کسی عذر پہ — نہ اس کی خوشامد پہ ہو گی نظر
جدائی سے گھبرا نہ جانا حسینؑ — اُجڑنے کو ہے تیری دنیا حسینؑ
گھروں سے تو پوچھو یہ مبتلائیں گے — سدا ان کے مالک نہ رہ جائینگے
ہیں دین ان کا ہوں جنکے ایمان ہیں — یہ احکام آیات قرآن ہیں
ان احکام سے مفتخر ہم ہوئے — صراحت سے رحمت کا مورد بنے

ترے جد پہ ہے اب درود و سلام
اور ان پر جو ہیں قاریان کلام

مُصیبت میں پریشاں نہ ہونا چاہیئے

ڈالکر پھندا زمانہ جب گلا گھونٹے ترا ٭ جنبش و لغزش نہ کرنا اور نہ گھبرانا ذرا
خود زمانہ چھوڑ دے گا ایکدن اپنی گرفت ٭ کی اگر جنبش گھٹیگا اور بھی تیرا گلا

سختی روزگار پر صبر کی تلقین

خود سے کہتا ہوں جبکہ ہو تنگی ٭ کیا زمانے کی ہے یہ نیرنگی
صبر سختی پہ کر ہے نیک انجام ٭ ہے شریفوں کا صبر کرنا کام
نفع پہنچائیگا خدا جلدی
رنج کے بعد ہوگی راحت بھی

رنج کے بعد خوشی

جبکہ غلبہ ہو دلوں پر یاس کا ٭ ہو کشادہ سینوں پر تنگی ذرا
سختیاں اپنا بنا ڈالیں وطن ٭ ڈالدے لنگر بھی غم کا ناخدا
راہ بچنے کی نہ آئے جب نظر ٭ ہو معطل کام بالکل عقل کا
آئیگا اس وقت پھر اک دادرس ٭ حق سُنیگا اس وسیلے سے دُعا
ہو چکے جب رنج و غم کی انتہا
سمجھو راحت کا زمانہ آگیا

ذلیل روزی سے بچو

کبھی نہ پیچھے پڑو تم حقیر روزی کے
بلند خود کو رکھو ہر ذلیل مقصد سے
جو ہو غریب تو عزت سے ہو علاج اسکا
بجائے گندوں، کمینوں سے آبرو رکھنا
تمہارا رزق پلٹ کر ضرور آئیگا
جو دور ہو وہ ستاروں سے بھی تو آئیگا

سخاوت عام

تمہارے قبضے میں دُنیا اگر کبھی آئے ❊ تو سب کو بانٹو نہیں اک جگہ یہ جمتی
جو آئے یہ تو سخاوت سے بھی نہیں جاتی ❊ اگر چلے تو بخیلی سے بھی نہیں تھمتی

کوشش کے ساتھ رزق مقسوم کیا گیا ہے

اگر عقل و ذہانت ہی سے دُنیا ہاتھ آجاتی
تو میں دُنیا کا سب سے مال دار انسان ہو جاتا
مگر رُوزی کے حصے بکھرے کر رکھے ہیں مالک نے
یہ حیلوں سے نہیں ملتی ہر اک ہے اپنا حق پاتا

ستائشِ عقل و دانش

بہترین اللہ کا تحفہ بشر کی عقل ہے
اچھی چیزوں میں نہیں اس کے برابر کوئی شے

کر دے کامل عقل کو جس شخص کی ربِ انام
ہیں مکمل اس کے اخلاق و مقاصد بھی تمام

عقل ہی سے زندگی انسان کی ہے پائیدار
عقل ہی پر علم کا اور تجربوں کا ہے مدار

باعثِ زینت ہے انسان کے لیے عقل سلیم
رزق و روزی میں اُٹھائے سختیاں بھی گو فہیم

عیب ہے کوتاہ عقلی جس سے آتا ہے گزند
گو حسب اور مرتبے میں ہو وہ کتنا ہی بلند

پُختگی عقل و بہودت سے جو غالب ہو کوئی
رزق میں اس سے بڑھے گا بھی تو قسمت کا دھنی

شرافت و عقل اصلی حسن و جمال ہے

ہمارے دور میں حیرت نہ کر بلاؤں پر ❖ سلامتی پہ تعجب زیادہ اس سے کر
جمال یہ نہیں کپڑوں سے اپنی زینت کی ❖ جمالِ علم و ادب ہی جمال ہے اصلی

یتیم وہ نہیں ماں باپ کو جو کھوتا ہے
یتیم عقل و شرافت یتیم ہوتا ہے

جوہر اصلی جوہر اضافی سے بہتر ہے

یہ حُسن ہو تو نسب کا خیال ہے باطل ∴ ہو تم کسی کے بھی لڑکے ادب کرو حاصل
جو بے زبان و ادب ہے نسب بھی ہے کھوتا ∴ حسب نسب کی شرافت سے کچھ نہیں ہوتا
وہ مرد ہے جو دکھاتا ہو اپنا خود جوہر
نہ وہ کہ ناز کرے اپنے باپ دادا پر

مفلسی سے عیب لگتا ہے

ہے وہی سچا جو جھوٹا ہو بڑا ∴ مال و زر ہے عیب پوش انسان کا
لوگ عاقل کو بھی کہتے ہیں گدھا ∴ مفلسی سے عقل پر لگتا ہے عیب

جوہر ذاتی ہونا چاہیئے نہ کہ صفاتی ∴

ایک ہی ماں باپ ہیں سب کے سب ∴ اے وُہ جاہل جس کو ہے فخر نسب
یا بنے ہیں لوہے یا تانبے کے سب ∴ کیا وُہ پیدا سونے چاندی سے ہوئے
گوشت ہڈی کے سوا، اے بوالعجب ∴ یا پھر اپنے فضل سے پیدا ہوئے
فخر کے قابل ہے بس عقل سلیم
اور حیاء و پارسائی و ادب

ستائشِ پرہیزگاری و سکوت و صموت

یہ نہ اپنے نفس کی تادیب اور تہذیب ہیں ❊ کوئی چیز اچھی نہیں پائی بجز خوفِ خدا
اور ہر حالت میں عام اس سے کہ ہو ادنیٰ سی بات ❊ جھوٹ سے بہتر تو ہے خاموش ہی رہنا سدا
کر دیا غیبت کو لوگوں پر خدا نے بھی حرام ❊ آسمانی سب کتابوں میں ہے یہ لکھا ہوا

ہو کھری چاندی کا جیسا بھی اگر تیرا کلام
ہے مقابل اسکے خاموشی تری خالص طلا

دوسروں کی قدر و عزت کرو اور تلخ جوابی سے بچو

عزت بچی جو تلخ جوابی سے بچ گیا ❊ وہ کامیاب ہو گیا نرمی سے جو ملا
لوگوں سے جو ڈریگا تو اس سے ڈرینگے لوگ ❊ توہین کی جو لوگوں کی تو رعب بھی گیا

ناخن چیدن

ناخن جو لو نہ چھوڑ دو سنت کو اور ادب کو
دائیں ہیں لو خوابس بائیں ہیں او خسب لو

حلم و دانائی

کرتا ہے بیوقوف جہالت سے جب خطا ❊ ہے ناپسند مجھکو اسے دوں کوئی جواب

وہ ہیو قوفیوں میں زیادہ میں حلم میں ❊ خوشبو بڑھیگی جتنا جلاؤ گے عود ناب

ستر عیوب و عفو ذنوب

بھائی کے عیبوں پہ پردے ڈالدو ❊ جو خطائیں اس نے کی ہوں ڈھانک لو
وہ حوادث ہوں کہ نادانوں کے ظلم ❊ تم سپر اپنی بناؤ صبر کو
اور شرافت سے نہ لو کچھ انتقام ❊ چھوڑ دو ظالم کو خدا پر کوئی ہو

مکّار کی دوستی ظاہری ہے

کل گیا جیسے وفا بھی جا چکی ❊ لوگ مکّار و فریبی ہیں نرے
ہے بظاہر دوستی الفت خلوص ❊ اور دلوں میں ان کے بچھو ہیں بھرے

وجدان اعداء و فقدان احبّاء

باوجود اس کے کہ میں علم و ادب میں ہوں بلند
اور مہذّب ہونے میں بھی دقتیں ہیں بے شمار
جستجوئے دوست میں ناکام ہی رہتا ہوں میں
دشمنوں کو چاہوں تو مل جائینگے مجھکو ھزار

❊

❊ ❊ ❊

مُنادمت میں مُداومت نہ کرنا چاہیئے

دشمنی منظور ہے تجھکو تو مل جُل روز روز
اور محبت کو بڑھانا ہو تو ملنا گاہ گاہ
گاہے گاہے ملنے سے الفت کو رہتا ہے قیام
ملنا جلنا روز کا الفت کو کرتا ہے تباہ

موت نئی چیز نہیں ہے

تعجب ہے مجھے جن کے عزیز دیار مرتے ہیں
وہ اس رنج و مصیبت میں بہت فریاد کرتے ہیں
جہالت سے گریبان چاک ہے کرتے ہیں واویلا
سمجھتے ہیں انوکھی چیز ہے یہ موت بھی گویا
خدا کی اس مشیّت میں ہر اک مخلوق یکساں ہے
پیمبر جب نہیں چھوٹے تو پھر ہر چیز بیجاں ہے
فرشتہ موت کا تم کو صدا دیتا ہے روزانہ
ہوئے مرنے کو تم پیدا بناؤ ہو گا ویرانہ

٭

٭ ٭ ٭

اسبابِ فلاح

توبہ کرنا فرض ہے انسان پر — ترکِ عصیاں اس سے بھی ہے فرض تر

ہے اگر گردش زمانے کی عجیب — غفلت انساں کی ہے اس سے بھی عجیب

سختیوں پر صبر مشکل ہے اگر — بے ثوابی اس سے بھی ہے پُرخطر

آرزو کرتی ہے ہر اک شے قریب

موت اس سے بھی زیادہ ہے قریب

زوالِ جاہ و مال

سفید سر ہے مگر حرص کی جوانی ہے ⁂ بُری حریص کی دنیا میں زندگانی ہے

یہ بات کیا ہے کہ رُتبہ جب ایک پاتا ہوں ⁂ تو اور رتبوں پہ آگے نظر بڑھاتا ہوں

قسم خُدا کی میں گزرا ہوں اُن مکانوں سے ⁂ بسے ہوئے تھے جو عشرت کے کارخانوں سے

عقاب مرگ کا مسکن بنی ہے وہ وادی ⁂ وہ اُن کا عیش پھر افسوس ایسی بربادی

سنبھال دل کو نہ کر سرکشی قسم بخُدا ⁂ تلاش سے کوئی روزی کبھی نہیں پاتا

کبھی تو ہوتا ہے بے سعی مال و زر مقسوم ⁂ کبھی حصول کی کوشش پہ بھی رہا محروم

ہوا و ہوس کی پیروی نہ کر

کھینچا کریگا عشق کے دامن کو تا کجا — پیری نے جب اتار لی چادر شباب کی

سر پر کھڑا ہے چنیتا ترے بلال شیب
یہ کوچ کا ہے وقت کہ ساعت ہے خواب کی
پیدا ہوا ہے خاک سے اور عنقریب پھر
جانا ہے زیرِ خاک خبر ہے حساب کی؟
ہے منزلِ سفر میں اقامت کا خواستگار
لالچ نہ کر ہے پاؤں میں چوڑی رکاب کی
ڈالے ہیں تو نے سامنے اپنے جو یہ حجاب
قاصد کو روک دیگی رکاوٹ حجاب کی؟

تعمیر اپنے اونچے محل کی بھی چھوڑ دے
لینا ہے راہ قبر سی خانہ خراب کی

یادِ احبابِ جانی و ایامِ جوانی

دو چیزیں تو ایسی ہیں کہ جن کے لئے آنکھیں
ہو جائیں سفید ایسی ہو خوں نابہ فشانی
حق عشرِ عشیر ان کا ادا ہو نہ سکیگا
وہ فرقتِ احباب ہے اور گذری جوانی

دنیائے فانی

یا چلتی پھرتی چھاؤں سے دنیا کی ہے مثال
یا جیسے شب گزار کے مہمان چل پڑے
یا سونے والے نے کوئی دیکھا ہو یہ بھی خواب
یا برق ہے جو چمکی افق پر امید کے

ترغیب عقبیٰ

پہلے تو مردہ تھا پھر زندہ ہوا ٭ اور پھر مر جائیگا تو عنقریب
دار فانی میں نہیں گھر کو قیام ٭ گھر بنا دار بقا میں اے لبیب

تعلیمِ نفس

لذّتوں سے منہ جو پھیرا صبر کر لیتا ہوں میں
صبر کا خوگر ہو پہلے پھر ہے استقلال بھی
جیسا چاہیگا کوئی ویسا ہی بنجائیگا نفس
طمع سے لالچ بڑھیگی ورنہ ہے آسودگی

نظر بازی

اپنی آنکھوں سے میں کہتا ہوں نظر بازی سے دُور
دیکھ مت دزدیدہ نظروں سے کسی کو بے محل
بعض نظریں دل کو دیدیتی ہیں شہوانی پیام
حسرتوں کا جن سے بنجاتا ہے گھوارہ یہ دل

٭

٭ ۷ ٭

یاوہ گوئی و خاموشی

ہو مختصر سی بات اگر اہل سے تو خوب
بکواس اور ہرزہ سرائی میں ہیں عیوب

ذلت سے اور عیب سے محفوظ ہے خموش
بکّی کو اپنی رو میں کہاں لغزشوں کا ہوش

چاندی کی جیسی بات کہے بھی اگر کوئی
یاقوت پر جڑا ہوا موتی ہے خامشی

مُردہ حُسنِ اخلاق کی وجہ سے زندہ ہے

کچھ تو مر جاتے ہیں جن کی خوبیاں مرتی نہیں
کچھ ہیں ایسے بھی کہ جو زندہ ہیں مُردوں کی مثال

مفارقت حضرت خاتم النبیّین صلعم

نالہ و فریاد سے ضغطے میں ہے یہ جان زار
کاش ان کے ساتھ ہی یہ بھی نکلجاتی کہیں

کچھ بھلائی ہی نہیں اس زندگی میں تیرے بعد
اپنے طول زندگی پر کیا میں روؤں بھی نہیں؟

اِحتیاج جہل

جس طرح ہے علم کی ہر وقت حاجت مجھکو سخت
جہل کی بھی ہوتی ہے بیحد ضرورت بعض وقت
علم کے گھوڑے کو لگتی ہے مری عِلمی لگام
جہل کا گھوڑا ہے میرا جہل کی کانٹھی سے رَام
اس سے سیدھا ہوں جو سیدھے پن کا ہو امیدوار
اس سے ٹیڑھا ہوں جو ٹیڑھے پن کا ہوگا خواستگار
جہل سے مجھ کو نہ رغبت ہے نہ عادت ہے مگر
کام لے لیتا ہوں اس سے بھی ضرورت ہو اگر
اب اگر کوئی کہے مجھ سے جہالت ہے خراب
ٹھیک ہے لیکن شریفوں کو ہے ذلت اک عذاب
یہ بھی ہوتا ہے فضا لوگوں پہ ہو جاتی ہے تنگ
پھر سنانوں ہی سے ہو جاتا ہے کچھ بچنے کا ڈھنگ

آئینِ مُصاحبت

ہمنشیں اچھوں کا بن اس میں ہے تیری بہتری
جو شریروں سے ملا اک روز ہو گی ابتری

رکھ خیال اس کا کہ جاہل سے نہ ہو تیرا مذاق
ہو نہ پھر برداشت سے باہر کہیں اس کا مذاق
بدمزاج ایسا نہ بن ہر اک پہ غراّتا رہے
اور کتّا بہو کنے والا حماقت سے بنے
لے کے حاجت آئے تیرے پاس جب کوئی شریف
مل شرافت اور بزرگی سے نہ کر اس کو خفیف
اور سر آنکھوں سے بن جا اس کا تو حاجت روا
نفع میں رہتا ہے ہر اک مُشتری تعریف کا

نرمی واحتیاط

آہستگی سعادت، نرمی ہے نیک بختی ⁂ ہر کام میں سہولت ہے کامیاب کرتی

تحذیر براظہار اسرار

نہ کر فاش اسرار اپنے کبھی ⁂ کہ ہے رازدار ایک کا دوسرا
بہت ایسے کجرو نگاہوں میں ہیں ⁂ صحیح سالم ان سے نہ کوئی بچا

بیہودہ گوئی کے موقع پر تسبیح و بہ نیّت قربت دو رکعتیں

حق سے قربت کے لیے دو رکعتیں ⁂ ہیں غنیمت جب تجھے موقع ملے

آئے جب بیہودہ گوئی کا خیال ٭ تر زباں کر ذکر سے معبود کے

حضرت امام حسن علیہ السّلام کو نصیحت

تجھ پہ لازم ہے رہے ماں باپ کا فرماں پذیر
اور بن خویش و اقارب کا ہمیشہ دستگیر

رہ نہ صحبت میں مگر ایسوں کی جو ہوں پارسا
متقی و پاکدامن اور مہذّب باوفا

دوستی رکھ ان سے جو ہوں باادب اور باتمیز
زینت محفل ہو جن کی ذات، سبکو ہوں عزیز

دے نہ ایذائیں، زباں محفوظ رکھ، کر اختیار
دوست ایسے وقت پر جو کام آئیں، ہیں نثار

چشم پوشی کر بدی سے دُکھ نہ ہمسایوں کو دے
یہ فضائل کا ہے رشتہ تیرے قبضے میں رہے

رکھ خُدا پر سارے کاموں میں مکمل اعتماد
چشم حاسد سے بچائیگا سدا ربّ العباد

سونپ دے خود کو خدا پر غیر کی امید چھوڑ
ہو نہ منکر نعمتوں کا اس سے اپنا منہ نہ موڑ

مال و دولت خرچ کر کے ہو بلندی کی طلب
اور تری ہمت پہ ہوں رطب اللساں اشراف سب

تو برائے دائمی دنیا کی خاطر مت بنا
کوئی بھی ذی رُوح رہ سکتا نہیں اسمیں سدا
جب کسی کی دوستی لِلّٰہیّت سے دور ہے
اس سے جا کر صاف یہ کہدے کہ تو معذور ہے

بلندی مُراتب کے لیئے شب بیداری

یہ میرا نفس کو تکلیف دیکر پھر بُرا کہنا
جو شب بھر باغ بیداری کی گلچینی میں ہے لیکن
طلب انسان کی ہوتی ہے جب اعلیٰ مقاصد کی
تو میٹھی نیندوں کی قربانیاں ہو جاتی ہیں ممکن

ترجیح مُشقّتِ سفر بر آسائشِ حضر

چھوڑ گھر کو، کر سفر، گر ہے بلندی کی طلب
اس سفر سے پانچ حاصِل ہوں گے تجھکو فائدے
غم غلط[1] ہوگا ملینگی ہر طرح کی نعمتیں[2]
پائیگا علم[3] و ادب[4] اور عاقلوں[5] کی صحبتیں
اب اگر کوئی کہے تکلیف و ذلت ہے سفر
جنگلوں میں سے گذرنے کا بھی خطرہ ہے مگر

موت غربت کی بھلی اس گھر سے ہے جس میں شریف
شاکیوں میں، حاسدوں میں رہ کے ہوتا ہو خفیف

انسان نظر نہیں آتا

کس قدر انسان ہیں، کیا کہہ گیا، کتنے ہیں کم
ہے خدا شاہد کہ میں بالکل غلط کہتا نہیں
کھول کر آنکھیں جو نظریں ڈالتا ہوں ہر طرف
سب کچھ آتا ہے نظر، انسان نظر آتا نہیں

جدائی از یاران ریائی

جو تجھے چھوڑے اسے تو چھوڑ دے
غم جدائی اور دوری کا نہ لے

تقدیر و تدبیر

رزق ملنے کا زمانے میں کہیں ﴿ اہلیت ہی پر جو ہوتا انحصار
بنتے سب خادم یہاں مخدوم ہی ﴿ نحس غائب سعد رہتا آشکار
دور دورہ عدل کا ہوتا تمام ﴿ پیشوا بنتا ہمیشہ نامدار
ہے مگر اس رزق کا اس پر مدار ﴿ واحد و یکتا جو ہے پروردگار

لوازم محبّت و مُروّت

تین باتوں کا نہ رکھے جو خیال
ایک مشت خاک میں بیچو اُسے
ہو سخاوت اور وفاداری سے دور
راز بھی دل میں نہ پنہاں رکھ سکے

دوستی و دشمنی

اس کا دشمن ہوں جو میرے دشمنوں کا دوست ہے
دوست میں اس کا ہوں جو ہو دوست کا میرے حبیب
دوست دشمن کا ہے تو، ہرگز نہ میرے پاس آ
دور ہی رہتے ہیں ایسے دل نہیں ہوتے قریب

محبّت میں صفا و ثبات ہونا چاہیئے

مجھ سے جس شخص نے محبّت کی
مُخلصانہ نباہتا ہی رہا
اور بدخواہ دشمنوں کو بھی
خیر خواہی سے چاہتا ہی رہا
نفع بیچا نہ لیکے رازوں کو
دل میں رکھے کراہتا ہی رہا
کہہ کے ہاں پھر کبھی نہیں نہ کہا
رنج اولاد و مال کا بھی سہا

⁂ ⁂ ⁂

آرزوئے دوست

خواہشیں لوگوں کی ہیں دُنیا میں بےحد و بیشمار
اور تمنّا ہے مری پا جاؤں سچّے دوست کو
ہو وہ ایسی روح دو حِصّوں میں جو تقسیم ہو
رُوح تو ہو ایک ہی اور جسم ہوں دونوں کے دو

دُنیا پرست کی مذمّت

اے وہ کہ جس نے دین پہ دُنیا پسند کی
بے اعتدال کے لئے ہیں مشکلیں بڑی
دُنیا میں تو دوام کا اُمیدوار ہے
ہے موت اپنے دانت نکالے ہوئے کھڑی
افسوس موت رکھتی ہے بے انتہا خدنگ
اُترا فنا کے گھاٹ پڑی جس پہ یہ جھڑی
ہو گا نہ اس کا وعظ سے بھی انشراح قلب
جس پر نظر ہدایت حق کی نہو پڑی

ترجیح امروز بفردا

کل جو گیا وہ اک ترا کافی گواہ ہے
اب ہے پھر ایسے دن میں جو شافی گواہ ہے،
کل تجھ سے ہو گئی ہو اگر کوئی بھی خطا
کر آج نیک کام کہ دُنیا کہے بھلا
کل پر اُٹھا کے رکھ نہ کبھی کار خیر کو
ممکن ہے کل تو آئے مگر تو یہاں نہو

روزانہ اپنے کام کا تو نفع پائے گا
لیکن گذشتہ کل کبھی واپس نہ آئیگا

فراق احباب

وہ سب تو اُٹھ چکے ہیں مجھے جن سے عشق تھا ☆ تنہا غم فراق اُٹھانے کو رہ گیا
مجھ سے وہ سب جو سوئے ہوئے زیر خاک ہیں ☆ ہیں ہاتھ بھر پہ فاصلہ پھر بھی ہے دور
کھل جائیں خلق پر جو زمیں کے طبق کہیں ☆ آقا غلام میں نہیں کچھ فرق پائیگا
ٹھوکر بھی خاک پر نہ لگاتا تھا جو کبھی
وہ ٹھوکروں پہ خاک کی ہے منہ کے بل گرا

اندیشۂ مرگ

خوف مرگ و حشر سے پہلو مرا ☆ بالش و بستر سے ہے نا آشنا
موت کی شدت کا ہو جس کو خیال ☆ نیند کی لذت بھلا جانے گا کیا
کھیت تیاری پہ آجاتا ہے جب ☆ پھر تو ہوتا ہے ضروری کاٹنا

شباب رفتہ

ہے گذری جوانی پہ مری اشک فشانی ☆ اے کاش پھر آجائے مری گذری جوانی
بکتا کہیں دُنیا میں اگر عہد جوانی ☆ مشکل ہے دوبارہ ہو کبھی فیض رسانی

حفاظت و صبر

گرنے پائے نہ آنکھ میں تنکا ❊ چاہیئے سختیوں پہ صبر ذرا
بس گھڑی بھر کا اور ہے وقفہ ❊ کاٹ دیگا زمانہ ہر رشتہ

مُناجات

اے وہ کہ جس سے مجھکو نہ کوئی بچا سکے ❊ صدقے میں اپنے عفو کے مجھکو سزا نہ دے
اس کا ہے اعتراف کہ بندہ ہے پُر قصور ❊ لیکن تو بے نیاز ہے مالک ہے اور غفور
مجھ پر ہو گر عذاب تو اس کا ہوں اہل بھی ❊ اور جو معاف کر دے تو ہے بندہ پروری

حقیقتِ انسانی

ہے مرض تیرا تجھی سے تو مگر عارف نہیں
پاس ہے تیرے دوا بھی جس سے تو واقف نہیں

تو نے اپنے کو سمجھ رکھا ہے اک جرم حقیر
ہے مگر پنہاں تجھی میں اک جہانِ بینظیر

قُدرت حق کی ہے تو دُنیا میں ہے اک روشن کتاب
جس کے حرفوں سے ہوا کرتا ہے تجھ پر فتح باب

اب نہیں محتاج تو رہتا ہے ایسے شخص کا
جو بتائے یہ تجھے اس میں ہے کیا لکھا ہوا

طبع وقاد و ذہن نقاد

گھیر لیتی ہیں مجھے جب مشکلات ✽ ایک ادنیٰ فکر سے دیتا ہوں مات
سختیاں سختی میں جب بھرپور ہوں ✽ اور معمولی تفکر سے دور ہوں
منہ پہ جب ڈالے ہوئے ہوں وہ نقاب ✽ فکر کامل سے اُٹھاتا ہوں حجاب

ہے دل بیدار پہلو میں نہاں
راز فطرت جس سے کرتا ہوں عیاں

جہالت

موت سے پہلے جہالت خود ہے ہر جاہل کی موت
قبر میں جانے سے پہلے جسم ہیں ان کے قبور
جو نہ ہوگا علم سے زندہ وہ مُردہ ہے ضرور
اُٹھ نہیں سکتا کبھی وہ ہاں مگر روزِ نشور

بہائم صفت انسان

نسلِ آدم میں بھی کچھ ہیں جانور جانِ پدر!
دیکھنے، سننے میں اور صورت میں ہیں بالکل بشر
اپنی ہر مالی مصیبت پر ہیں بیحد ہوشیار
ہو کوئی دینی خرابی، ہیں نہایت بیخبر

تعلیمِ صبیان

تو سکھا علم و ادب بچوں کو بچپن میں ضرور
تاکہ پیری میں رہے آنکھوں میں ٹھنڈک اور نور
ہے مثال آغازِ طفلی میں سکھانے کی یہی
جس طرح سے نقش پتھر پر کوئی کر دے کبھی
بڑھتے رہتے ہیں سدا علمی خزانوں کے گھر
حادثوں کا بھی نہیں جن کے لئے خوف و خطر
صاحبِ علم و ادب کے جب پھسلتے ہیں قدم
فرش دیبا اور مسند ہی پہ وہ لیتا ہے دم
آدمی ہیں اہل علم و صاحبانِ گوش ہوش
اور سب بیکار تلچھٹ نفس کے حلقہ بگوش

راحت بغیر محنت نہیں ملتی

پیچھے ہٹ کر آدمی مقصد سے ہو جاتا ہے دُور
ڈالنا پڑتا ہے خود کو بھی ہلاکت میں ضرور
اپنے مَطلب کے لیئے ایسی کرے وہ تندہی
ہیچ ہو پستی بلندی اور خوشی و ناخوشی

ہو کے عاجز بیٹھ مت خطرے میں خود کو ڈال دے
عاجزی کا عذر نازیبا ہے مردوں کے لئے
جب کبھی اپنا کوئی مقصد نہ حاصل کر سکے
معذرت میں اس کے پیچھے رات دن پھرتا رہے

صبر و توکّل

سختیوں کے بعد راحت ہے ذرا تو صبر کر
کام سارے منحصر ہیں وقت اور تدبیر پر
ہم سبھوں کے حال پر ہے پاسبان کی بھی نظر
ہے ہر اک تدبیر پر تقدیر خالق کا اثر

رنج کے بعد راحت

تجھ پر زمانہ دانت نکالے تو صبر کر ٭ ہے منتظر جو صبر سے ہوگی کشادگی
تکلیف جس طرح سے بھی پہنچیگی صبر سے ٭ ہو جائیگی کشائش کار اسکے بعد ہی
کچھ ایسے تندرست ہیں جو ہو گئے مریض ٭ کچھ ایسے ہیں مریض جو سوتے نہیں کبھی
ایسے دلیر بھی ہیں کہ جرأت کے باوجود ٭ جب پھنس گئے تو خوف سے نیند ان کی اڑ گئی
ایسے بھی ہیں کہ رات میں خوش خوش جو سوئے تھے
آ گھیرا مشکلوں نے سحر آنکھ جب کھلی

ہمّت سے کام لینا چاہیئے

اے وہ جو چاہتا ہے خوشی رنج کے بغیر
معدوم شئے کی فکر میں ناکام ہو گا تو
یہ یاد رکھ کہ دہر میں تیری تمام عمرُ
نیکی، بدی و تنگی، فراخی کے ہے گرو
تو نفع کیسے پائیگا دنیا میں بے ضرر
جب نفع اور ضرر کو بنایا ہے اسکی خوُ
پسپائیٔ عار اور ہے اقدام مکرمت
تقدیر سے گریز کی، تو کر نہ جستجوُ

رضا بقضا

خود پہ نرمی کر کہ اس دنیا کے جتنے ہیں امُور
دست قدرت میں ہیں وہ سب ٹھیک اندازوں کیساتھ
جن کو روکا ہے مشیّت نے وہ آسکتے نہیں
جن کو رہنا چاہیئے ہرگز وہ جا سکتے نہیں

٭

٭ ٭ ٭

موت سے فرار

دو دنوں میں سے ہیں کس دن موت سے بھاگوں تبا

جس دن آسکتی نہیں اس دن، کہ جس دن ہے قضا

جس دن آسکتی نہیں مرنے سے بھی ڈرتا نہیں

ہے اگر روز معیّن، خوف سے کیا فائدہ

رزق خُدا کے اختیار میں ہے

پاک ذات اسکی ہے جو سب کا ہے رب ❊ نیک و بد کو رزق دیتا ہے وہی

ہاتھ میں ہوتا اگر بندوں کے رزق ❊ مجھ کو ریزہ تک نہ مل سکتا کبھی

انقلاب روزگار

دیکھے ہیں میں نے دور زمانے کے مختلف ❊ ہے رنج کو بقا نہ یہاں دائمی سرور

دنیا میں بادشاہوں نے بنوائے تھے قصور ❊ لیکن نہ بادشاہ رہے اب نہ وہ قصور

دنیاوی اقبال وادبار

ہے یہ دُنیا اپنے طالب کے لئے ❊ ایک انجانی مُصیبت اور بلا

ہاتھ آجائے تو ایماں کو خطر ❊ منہ پھر لے تو فقیر بے نوا

بے اعتبار زندگی

ہے بہت دُنیا کی خواہش بے خبر ❊ ہو گی اس شب کی سحر بھی کیا تجھے
مر گئے بے روگ اکثر تندرست ❊ اور، روگی مدتوں زندہ رہے

شکوۂ زمانہ ❊

شکایت لوگ اکثر کرتے ہیں گذرے زمانے کی
مگر گذرے زمانے میں تغیر ہو نہیں سکتا
یہ راتیں پہلے کی مانند اب بھی گذری جاتی ہیں
یہ دن بھی آتے جاتے ہیں اُسی دستور سے گویا
نہ روکا آسماں نے ایک قطرہ تک بھی بارش کا
نہ اپنے چاند سُورج نے چمکنا ہی کبھی چھوڑا
ذرا تو گردشِ ایّام کے شاکی سے یہ کہدے
زمانے پر ستم توڑا کیا شکوہ جو انسان کا

تقسیم جامعہ انسانی

ہے بعضوں کی دُنیا بڑی کامیاب ❊ مگر آخرت اُن کی بیحد خراب
کچھ ایسے بھی ہیں جن کی دُنیا ذلیل ❊ مگر آخرت ان کی ہو گی جلیل

کچھ ایسے بھی ہیں جن کو دونوں ملیں ☆ بہم دین و دنیا کی خوشیاں ہو ئیں
ہیں ایسے بھی محرُوم کون و مکان
ہوئے جن کے برباد دونوں جہان

ترجیح غنیٰ بر فقر

ساٹھ برسوں تک زمانے کا کیا ہے تجربہ
دیکھ کر فقر و غنا کے معرکے عقدہ کھلا
کوئی شے بڑھ کر امارت سے نہیں ہے بعد دیں
سب سے بد تر مُفلسی ہے چھوڑ کر شرک خُدا

شہواتِ نفسانی

اگر حرام سے کیں پوری خواہشیں اپنی ☆ مٹیں تو لذتیں بار گناہ و ننگ رہا
نتیجہ ایسی بدانجام لذّتوں سے کیا ☆ کہ جس کے بعد بھی جلنے کا ایک ڈھنگ رہا

دشمن کو حقیر نہ سمجھو

مُخلصوں کی دوستی کر اختیار ☆ جب مدد چاہی بنے سب جاں نثار
ہیں بہت کم ہوں اگر ساتھی ہزار ☆ ہو جو دشمن ایک سمجھو بے شمار

☆ ☆ ☆

غیروں پر بھروسہ

جو آزادی کی خواہش ہے تو مزدوروں سی محنت کر
نہ رکھ غیروں سے امیدیں کہ جان اس سے ڈھلتی ہے
لگا مت عیب محنت کو سہارا اور بد تر ہے
بلندی غیر سے مستغنی ہی رہنے میں ملتی ہے

پیری

ہے سفیدی موت کا عنوان پیری کا لقب
موت بالوں کی تو آئی ہو گی اب تیرے قریب
جب سفیدی سر پہ پھیلی الاماں والحذر

چشم پوشی

گو مجھے ہرگز نہ کرنا چاہیئے یہ درگذر ٭ میں بہت باتوں سے کرلیتا ہوں خود صرف نظر
بلکہ خود بنتا ہے انسان وقت پر اندھا کبھی ٭ اندھے پن سے چشم پوشی کی نہیں عادت مری
کہنا چاہوں تو کہوں ہے کون جو روکے مجھے ٭ بعض باتوں پر میں رہ جاتا ہوں خاموشی لئے

صبر ہی سے کام لینا ہے مگر امکان بھر
فطرت انسان پوری ہے مرے پیش نظر

تلقین صبر

اب تو بے صبرے مجھے کرنے لگے تلقین صبر
صبر تو کچھ ایلوے سے بھی ہے تلخی میں بڑھا

لوگ تو تسکین دیگر کام پر چلتے ہوئے
رہگیا صابر تو اپنی آگ میں جلتا رہا

اشرارِ زمانہ

کس قدر افسوس ہے میری خوشی کتنی ہے کم
مبتلائے خیر و شر لوگوں کو پاتا ہوں بہم

ان سے لڑنے کا ارادہ تک نہیں رکھتا ہوں میں
وہ شرارت ہی میں رکھتے ہیں سدا اپنے قدم

ترغیب نفس بہ پرہیزگاری

جبکہ بویا ہی نہیں پھر فصل تو کاٹے گا کیا
ہو گا نادم تخم ریزی میں جو کوتاہی ہوئی

زادِ آخر کچھ نہیں پرہیزگاری کے سوا
ہے جو یہ توشہ نتیجہ خیز جاں کاہی ہوئی

ترحّم بر ایتام

میں کسی دکھ پر نہیں ہوتا ہُوں اتنا غمزدہ
جس قدر مغمُوم کرتے ہیں یتیم بے پدر
مر چکے ہیں باپ ان کے تھے جوان سب کے کفیل
ہر طرح کی آفتوں میں وہ سفر ہو یا حضر

شماتت بُری خصلت ہے

فائدے دُنیا کے دھوکے ہیں تمام ٭ شاد رہتے ہیں سدا کب شادماں
ہنسنے والوں سے کہو ہشیار ہوں ٭ ہیں مصائب دہر کے گردش کناں

صبر و شُکر کی عادت

زمانے نے اگر تکلیف دی تو خوش بھی رکھا ہے
جو تنگی نے کبھی گھیرا تو دولت بھی ملی وافر
ہر اک حالت میں رہنے کی میں عادت ڈال لیتا ہوں
جو تکلیفیں ہوئیں صابر ملی راحت ہوا شاکر

٭

٭ ٭ ٭

عار و ننگ کی چند مثالیں

آگ میں جلنا ہے بہتر عار سے ❊ لیکے دوزخ میں پہنچ جاتا ہے عار
عار ہے جو سوئے خوش خوش رات بھر ❊ ہو پھٹے کپڑوں میں بھوکا اس کا جار
عار ہے کمزور پر کرنا ستم ❊ اور بڑوں میں کرنا اچھوں کو شمار
ننگ ہے یہ جب کوئی احسان کرے ❊ ہو نہ اُس احساں کا تجھ پر کوئی بار
عار ہے یہ دشمنوں کو چھوڑ کے ❊ ہو کے شیرا یوں کو ہی کرنا شکار
ننگ ہے لوگوں میں تو، ہو پیش پیش ❊ ہو جو وقت جنگ کر جائے فرار
کر ذرا کوشش سے تو کسب حلال ❊ زندگی اسراف میں تو مت گزار

ہاں جو گھر کے لوگ ہوں مہمان ہوں
یا ہو سائل پھر تجھے ہے اختیار

نفس شماری

منحصر گنتی کی سانسوں پر ہے تیری زندگی
زندگی کا ایک حصہ گھٹ گیا جب سانس لی
جو سبب ہو زندگی کا وہ بنے وجہ فراق
کر رہا ہے یہ حدی خواں بھی عجب تجھ سے مذاق
ہیں انھیں سانسوں کے پھندے ہیں ترے صبح و مسا
اس مصیبت کو سمجھتا کیوں نہیں آخر ہے کیا

حضرت امام حسنؑ علیہ السلام کو نصیحت

علم زینت ہے تجھے حاصل ہی کرنا چاہیئے
علم کا طالب رہے جب تک بھی تو زندہ رہے
رکھ توجہ اور توکل اور استغنا کا حال
بردباری، پختہ عقلی اور حفاظت کا خیال
انہماک علم ہو یا اس میں استغراق ہو
تھک کے گھبراہٹ نہ ہو آنے نہ دے تو اس کو
بندہ عابد رہو، خالص متقی، پرہیزگار
دین کو اپنے غنیمت جان، کر علمی شکار
سیکھ لیگا جو ادب تیار ہو جائیگا وہ
اور اپنی قوم کا سردار ہو جائیگا وہ
یاد رکھ جاری جو ہے یہ علم کی شفاف نہر
فضلِ حق سے اپنے طالب کیلئے ہے صاف نہر

قضا و قدر پہ اعتراض نہ کر

رکھ نہ تقدیرِ خدا پر اتہام ❊ رہ کے خوش خوش کام کر آرام سے
جلد پاتے ہیں خوشی ہر کام میں ❊ کام کرنے والے صبح و شام کے

سلام بر اہلِ قبور

مٹے ہیں جن کے نشان قبوران پہ سلام
ہمارے ساتھ وہ گویا کبھی نہ بیٹھے تھے
نہ ٹھنڈے پانی کا اک گھونٹ بھی پیا تھا کبھی
نہ کوئی چیز ہی کھائی تھی رطب و یابس سے

خنجر و شمشیر

خنجر و شمشیر خوشبوئیں مری ❊ نرگس و گل سے ہمیں کیا کام ہے
دشمنوں کا خون ہے اپنی شراب ❊ کاسۂ سر ہی ہمارا جام ہے

موت سے بےخوف نہ رہنا چاہیئے

نہ رہ تو موت سے بےخوف دم بھر ❊ نگہباں بھی اگر ہوں باقرینہ
خدنگ موت کر دیتے ہیں چھلنی ❊ نہیں بچتا ہے ڈھالوں سے بھی سینہ
کیا ہے دین کو گندہ مگر ہیں ❊ دھلے کپڑے ترے جیسے نگینہ
غلط راہوں پہ بھی امید بخشش
کہیں چلتا ہے خشکی پر سفینہ

❊ ❊ ❊

سائل کو بخشش

مانگنے والے کو میں دیتا ہوں مال و زر ضرور
قرض و بخشش کے لئے سب وقف میں نے کر دیا
آبرو اس کی بچالی ہے اگر سائل شریف
اور کمینہ ہے تو میں اسکی ملامت سے بچا

صبر و رضا و جد و جہد

اُس جگہ مت رہ جہاں تجھکو نہ ہو کچھ فائدہ
یہ زمیں بھی ہے کشادہ رزق بھی پھیلا ہوا
گردشوں پر صبر کر غصہ کسی کو مت دکھا
لوح میں محفوظ ہے جو کچھ کہ آگے آئیگا

مجرمانہ بیداری سے خواب بہتر ہے

نیند بیداری سے بہتر ہے ضرور اس شخص کی
جو کراماً کاتبیں کو خوش نہیں رکھتا کبھی
حادثات دہر ہیں انسان کی عبرت کے لئے

مُناجات بدرگاہ قاضیُ الحاجات

شکر ہے اے صاحب جود و بزرگی، برتری
جس کو چاہے دے، ندے، ہے ذات بارحمت تری
اے مرے معبود، خالق، حرز جاں، مامن مرے
تجھسے وابستہ ہوں میں، تنگی، فراخی جو رہے
گرچہ ہیں میرے گنہ، مالک! بڑے اور بیشمار
پر تری بخشش کے آگے ہیچ ہے عصیاں کا بار
چونکہ پوری کی ہیں یارب نفس کی سب خواہشیں
اسلئے باغ ندامت میں ہیں میری کاوشیں
فقر و فاقے کی مری حالت پہ تیری ہے نظر
زیر لب شکوے مرے سنتا ہے تو ہی دادگر
منقطع اُمید، ہو میری نہ دل بیں ہو کبھی
تیری بخشش سے مرے مالک! ہیں اُمیدیں بڑی
دور ہی رکھ تو عذاب اپنے مرے پروردگار
ہوں ذلیل و عاجز و قیدی نہایت شرمسار
حجت تلقین سے یارب مجھے مانوس کر
قبر کا ہو بستر خاکی جو میرا مستقر

گو ہزاروں سال بھی رکھے سزا میں مبتلا
رشتۂ اُمید ٹوٹے گا نہیں ہرگز مرا

عفو کی اس روز یارب تو چکھا دے چاشنی
مال کام آئیگا جس دن اور نہ کچھ اولاد ہی

گر نہ کی تو نے رعایت پھر تو میں برباد ہوں
اور لیا اپنی حفاظت میں تو پھر آباد ہوں

گر نہ بخشے تو گنہگاروں کو اے پروردگار
کون ہوگا نفس کے بندوں کا پھر آمرزگار

مجھ سے کوتاہی جو تقویٰ میں ہوئی ہے ذوالمنن
عفو کے نقشِ قدم پر اس لئے ہوں گامزن

ہیں گنہ میرے پہاڑوں سے بھی بڑھ کر اے کریم
عفو و بخشش تیری ان سے بھی زیادہ ہے عظیم

مجھ سے لاعلمی میں جب سرزد ہوئی کوئی خطا
رو کے تیرے آگے یارب! عفو کا مژدہ سُنا

دور کر دیتی ہے غم یارب ترے احساں کی یاد
اور خطائیں اپنی یاد آئیں تو آنسو مستزاد

درگذر کر لغزشیں یارب گنہ کر دے معاف
عاجزی و خوف سے مجھ کو ہے سب کا اعتراف

راحت و رحمت عطا فرما مجھے بھی اے رحیم
کھٹکھٹاؤں کس کا در میں چھوڑ کر بابِ کریم

چھوڑ کر مالک مجھے گر کر دیا غیر وقیع
کس سے پھر اُمید رکھوں، کون پھر ہوگا شفیع

دور کر کے اپنے سے یارَب ندی مجھکو جو داد
کوئی بھی چارہ نہیں پھر کیا کروں گا نامُراد

یاد میں تیری ترے عاشق تو شب بیدار ہیں
ہیں جو غافل تجھسے یارب نیند میں سرشار ہیں

اور نوازش کے تری ہیں سب کے سب اُمیدوار
تیری رحمت اور جنّت کے ہیں سب ہی خواستگار

ہے فقط اک آس ہی جس سے ہے اُمید نجات
ورنہ ہیں میری خطائیں تو بہت ہی واہیات

عفو و بخشش ہی ترے مالک بچائینگے مجھے
ورنہ کافی ہیں گنہ میرے بچھڑنے کے لئے

واسطہ یارب محمدؐ کا اور ان کی آل کا
اور جو نیک ان میں ہیں ان کی حرمتوں کا واسطہ

دین احمدؐ پر الٰہی اس طرح محشور کر
میں اُٹھوں بنکر مطیع اور تجھسے خائف و اد گر

تو نہ رکھ محروم مجھکو مالک و آقا کبھی
بہترین اس کی شفاعت سے جو ہے مانی ہوئی
اس پہ رحمت ہو تری جبتک تجھے واحد کہیں
اور در پر تیرے جب تک نیک فریادیں کریں

کمینوں پر احسان

جو کمینے ہوں کبھی احسان اُن پر تو نہ کر
ضائع و برباد ہو گا تیرے احساں کا شرف
ہاں شریفوں پر تجھے احسان کرنا چاہیئے
مشک ہے نیکی تری پھیلے گی خوشبو ہر طرف

حلم و درگذر و اعتدال

بنکے معدن حلم کا ایذا رسانی سے ہو دُور
اپنا ہر قول و عمل دیکھے، سنیگا تو ضرور
ہر محبت میں تجھے لازم ہے رکھے اعتدال
کیا خبر ہے تجھ کو کب آجائیگا اسمیں زوال

دشمنی کے وقت بھی میانہ روی کام آئیگی
تو نہیں واقف ہے کب یہ دشمنی مٹ جائیگی

سچا دوست

دوست سچا ہے وہی جو ساتھ دے ہر حال میں ❊ فائدہ تجھکو اگر ہوتا ہو خود گھاٹا سہے
اور جب دیکھے کہ تو بیحد پریشانی میں ہے ❊ خود پریشانی میں پڑ کے تیری دلجمعی کرے

تنبیہ از حرص وہوا و ترغیب بقناعت ورضا

چھوڑ دے دنیا کی لالچ، لالچی ❊ اور کر دے ترک طمع زندگی
جمع مت کر تو مگر واقف نہیں ❊ تیری دولت ہاتھ کس کے آئیگی
کیا خبر ہے آخری آرامگاہ ❊ دیس یا پردیس میں ہوگی تری
ہو چکا مقسوم اس دنیا کا رزق ❊ سعی انسانی نہیں کچھ کام کی

جس میں لالچ ہو اُسے سمجھو فقیر
ہو قناعت جس میں ہوگا وہ غنی

حوادث سے درس عبرت

بڑی یہی ہے نشانی تری مصیبت کی ❊ ہوائے نفس سے بچتا نظر نہیں آتا
یہ انقلاب حوادث بھی ہے بہت کافی ❊ جو بویا کٹ گیا آخر، نیا پرانا ہوا

گرسنگی و گناہ صغیرہ

بھوکے رہنے میں ہے تقویٰ اسلئے بھوکا ہی رہ
خوب اگر بھوکا رہا اک دن بھریگا پیٹ بھی

مرتکب چھوٹے گناہوں کا نہ ہو، رہ دور ہی
جمع ہو کر جب بڑھے ہو گی مصیبت بھی بڑی

نعمت و نقمت پر شکر

شکر ہے تیرا خدا ائے ذوالجلال ❊ جلب نعمت ہو کہ ہو دفع ملال
تیری مرضی ہے جو جی چاہے کرے ❊ کوئی سن سکتا نہیں تیری مثال

مال و مالدار کی تمثیل

مثال انسان و دُنیا کی ہے صراف اور دولت کی ❊
کہ دولت ہاتھ میں رکھتے ہوئے بھی ہاتھ خالی ہے ❊

مایوس نہ ہونا چاہیئے

گنہگار ہرگز نہ مایوس ہو ❊ بہت مہرباں ہے وہ ہے دادگر
سفر کر کبھی تو نہ بے زادِ راہ ❊ کہ ہے راستہ پرخطر پُرخطر

عفو و اِحسان

شریفوں کے رتبہ کی خواہش ہو گر ✽ تو احسان و انصاف کرنا سدا
جو حد سے بڑھے، تو اسے چھوڑ دے ✽ زمانے سے بچکر کہاں جائیگا

مقام رضا و تفویض

جانے والی چیز پر افسوس کیوں کرنے لگا
مجھکو رنجیدہ نہ دیکھیگا کبھی اس پر ذرا

جو مقدّر کر دیا اللہ نے میرے لئے
مجھسے لیکر غیر کو دے کون ایسا ہے بھلا

اس خدا کا شکر ہے جس کا نہیں کوئی شریک
رزق میں تنگی تو ہے لیکن ہوں عالی حوصلہ

ہو وہ غُربت یا امارت ہر طرح راضی ہوں میں
ذلت و تیخی کا پائیگا نہ مجھ میں شائبہ

شفقت و مہربانی موت

میری طرف سے موت کو حق دے جزائے خیر
ماں باپ سے بھی بڑھ کے ہے مجھ پر وہ مہرباں

تکلیفوں سے نجات دلا کر وہ روح کو
پہنچاتی ہے مقام شرف تک وہ بیگماں

اضطرارِ خلائق و اختیارِ خالق

ہیں بہت ایسے قوی ذی علم گردش کے شکار
عقل سے آراستہ اور رزق منہ پھیرے ہوئے
اور ہیں کم عقل، دیوانے بھی ایسے بیشمار
ہیں بھرے چُلّو خلیج بحر سے جوڑے ہوئے

کمال کیاست و ضدِ ما بین غنی و خردمند

اگر تدبیر سے دولت ملا کرتی تو بیشک تو
بلندی میں ستاروں تک مجھے پہنچا ہوا پاتا
مگر جو عقل پاتا ہے اسے دولت نہیں ملتی
یہ دو اَضداد ہیں مل کر نہیں جن سے رہا جاتا

توکُّل و تفویضِ امر بخالق

بے نیاز خلق ہو کر حق کا ہو جا بانیاز
چھوڑ کر جھوٹوں کو بن سچوں کا تو محفل طراز

فضلِ رحمانی سے ہو، تو رزق کا امید وار
کوئی بھی رازق نہیں ہے جز الٰہ کارساز

جس نے یہ سمجھا کہ روزی ہے خود اس کے ہاتھ میں
اعتماد اس کا نہیں اس پر جو ہے بندہ نواز

یا یہ سمجھے دوسرے پہنچائینگے حاجت روا
اونچی چوٹی سے پہاڑی کی وہ پھسلا مرداز

رضا بقضاء الٰہی

حق نے جو حصّہ دیا ہے اس پہ خوش رہتا ہوں میں
اپنے خالق کے حوالے کر دئے جملہ اُمور

جیسی بھی گذری ہے ابتک وہ بہت ہی خوب تھی
اور آئندہ بھی اب گذریگی اچھی ہی ضرور

مذمّتِ دُنیا

تُف ہے اس دنیا اور اسکے مال پر ✤ خلق کے حق میں ہے اسباب محن
لمحہ بھر بھی غم سے چھٹکارا نہیں ✤ خواہ بازاری ہو یا شاہِ زمن

✤

✤ ✤ ✤ ✤

یارانِ منافق و ناموافق

خاک ہو سر پر زمانے کے یہ ایسا دور ہے
ہے کہیں تو سرکشی اور حق کی پامالی کہیں
سب مخالف ہو گئے جتنے موافق تھے رفیق
جس قدر ہیں دوست ان میں بھی صداقت اب نہیں

حرص و ہوا سے ترہیب اور قناعت و رضا کی ترغیب

حسب منشا ر بھی تیرے دنیا ہو
کیا تجھے موت پھر نہ آئے گی
لے کے دنیا کو کیا کرے گا تو
میل کی چھاؤں کیا نہیں کافی

ممانعتِ اضطرار و اضطراب

جسکی قسمت نہ ساتھ دیتی ہو ❊ اسکی حرکت ہے موت کا پیغام
ایسے بدحال سے ذرا کہدے ❊ تیری حرکت کا ہے ہلاکت نام

ترجیح آخرت بر دُنیا

ہو اچھی چیزوں میں کہیں دُنیا کا بھی شمار ؛ اس سے بھی کردگار کی رحمت ہے بہترین
روزی جہاں میں حصۂ مقسوم ہے اگر ؛ پھر تو طلب میں اسکی قناعت ہے بہترین
یہ جسم خلق موت کی خاطر اگر ہوئے ؛ راہ خدا میں پھر تو شہادت ہے بہترین
دولت کا جوڑنا ہے اگر چھوڑ جانے کو ؛ پھر بخل کرنے سے تو سخاوت ہے بہترین

تضیعِ عمرِ انسانی

ساٹھ برسوں تک اگر زندہ رہا اک آدمی
راتوں ہی راتوں میں عمر آدھی تو اس کی کٹ گئی
رہ گئی آدھی تو نصف اس کی ہوئی غفلت کی نذر
سیدھے اُلٹے کی بھی کچھ اس میں تمیز آئی نہ تھی
اور تہائی نصف کی گذری ہوا و حرص میں
بال بچوں اور کمانے نے ذرا فرصت نہ دی
ہے جو باقی عمر وہ دکھ درد اور پیری کے ساتھ
غم یہی رہتا ہے آ پہنچی گھڑی اب کوچ کی
آدمی کی عمر جب ہو صرف ان حالات میں
پھر تو شوقِ طولِ عمری ہے جہالت ہی نری

دنیاءِ فانی و غفلت انسانی

وہ زمانہ تو گیا باقی، ہیں اب تیرے گناہ
خواہشوں میں پھنسکے بالکل حق سے غافل ہوگئے

تیری دُنیا وی مسرت ہے فقط حسرت فریب
زندگی اس میں بسر کرنا بھی ناممکن ہوا

ہے سفر درپیش کچھ دنیا سے زادِ راہ لے
اور جلدی کر کہ بیشک ہے اجل کا سامنا

یاد رکھ دنیا جگہ ہے کوچ کی جس میں سوار
شام کو منزل پہ اُترا صُبح ہوتے چلدیا

ترغیب نفس بصفات حمیدہ

ناتوانی کا نہ شکوہ کر کہ اکثر ہے یہی
ذبح فربہ ہو گیا بیچارہ لاغر بچگیا

اپنے دل کو خاکساری کی ذرا منزل بنا
خاکساری ہے شریفوں کی شریفانہ ادا

ایک ہی شب کی اگر تجھ کو حکومت ہاتھ آئے
تیری ذمہ داریوں کو تجھ سے پوچھا جائیگا

دے اگر کاندھا جنازے کو تو یہ بھی یاد رکھ
ایک دن تو بھی اُٹھایا جائیگا بے شائبہ

وہ کہ جس کی قبر پر کندہ ہیں کچھ نقش ونگار
کیا خبر ہو طوق میں اٹکا ہوا اس کا گلا

نفع پہنچاتے نہیں اس کو کبھی نقش ونگار
جو عذاب قبر کے حلقوں میں ہو جکڑا ہوا

ملک ونعمت پر کبھی لوگوں کے مت کھانا فریب
نعمتیں بھی ختم ہوں گی ملک بھی ہو گا فنا

خطاب بجابر بن عبداللہ انصاری

کس قدر اچھی ہے یہ دنیا بھی اور اس کا جمال
ہو جو دنیا دار کو بھی طاعت حق کا خیال

فضل حق میں دوسروں کو جو نکرتا ہو شریک
آئیگا اقبال پر اس کے ضرور اک دن زوال

خوف کرنا چاہیئے جابر! زوال فضل سے
اپنی دُنیا سے اُسے بھی دو کرے جو کچھ سوال

ہے بہت ہی دینے والا مالک عرش بریں
ایک ہی دانے سے کر دیتا ہے دم بھر میں نہال

میری نظروں سے بہت گذرے ہیں ایسے مالدار
جب انھیں دنیا ملی تو شکر کو سمجھا وبال
دولت و ثروت پہ دنیا کی وہ اترانے لگے
بخل کے تالوں میں رکھا بند دنیا بھر کا مال
شکر نعمت وہ بجالاتے اگر تو ٹھیک تھا
یہ مقولہ شکر کا ہوتا انھیں کے حسب حال
شکر اگر کرتے رہو گے میں بھی دونگا بے حساب
لیکن اپنی ناسپاسی سے ہوئے وہ پائمال

آمد پیری و رخصت شباب

خوش آمد آنے والے میہماں کو ؛ خدا حافظ جو جاتا ہے سفر پر
جوانی کیا گئی تھی ہی نہیں وہ ؛ بڑھاپا جیسے اس کا ہو یہی گھر
جزائے خیر دونوں کو خدا دے ؛ ہے بہتر دوست کا بدلہ بھی بہتر

آنے والے مصائب پر پہلے سے نظر رکھنا عقلمندی ہے

سوچ لیتے ہیں تمامی عقلمند ؛ اس سے پہلے ہی کہ پہنچے کچھ گزند
ہو اچانک بھی تو گھبراتے نہیں ؛ ان کی ہر پہلو پہ نظریں ہیں کڑیں
فکر کر چکتے ہیں اس پر اس قدر ؛ اوّل و آخر ہے سب پیش نظر

مطمئن جاہل ہیں اُن ایّام سے ☆ بے خبر گذرے ہوئے اکلام سے

ہو اچانک حادثوں کا گر شکار ☆ چیخ ہی اٹھیگا ہو کر بیقرار

اور اگر پہلے سے ہوتا ہوشیار

صبر سے رہتا ہمیشہ ہمکنار

رضا بہ تقسیم الٰہی ☆☆

ہم تو راضی ہیں اسی تقسیم پر جو حق نے کی ☆ علم حصّے میں ہمارے جاہلوں کو مال و زر

مال و دولت یہ فنا ہو جائیگا سب عنقریب ☆ علم کی دولت سدا باقی رہیگی بے خطر

دل غنی رکھو پاکیزہ اخلاق سیکھو زبانی دعوے بیکار ہیں

غنی وہ ہے جو دل بھی غنی ہی رکھتا ہو

نہ وہ جو دولت و ثروت بیں ہو امیر جہاں

بزرگ وہ ہے کہ جس کے بزرگ ہوں اخلاق

نہ وہ کہ قوم سے، اولاد سے بنا ذیشان

وہی فقیہ ہے جس کا ہو علم بھی ظاہر

نہ وہ کہ نطق سے اپنے بنا ہو سحر بیان

☆

☆ ☆ ☆

زیادہ بکواس نہ کرو اور اپنے راز کسی پر ظاہر نہ کرو

بے وقت بے سبب نہ زیادہ کلام کر
ہے خامشی ہی زینت عقل اس پہ ہو رسا
پیغام مرگ بنتی ہے لغزش زبان کی
مرتا نہیں جو ٹھوکریں کھا کر کہیں گرا
راز اپنے تو کسی پہ بھی ظاہر نہ کر کبھی
ہوگی عداوت اور، جو پھسلا قدم ذرا

دوسروں کی عیب جوئی نہ کر، اپنے عیبوں پر نظر رکھ، دولت کا مصرف صحیح ہو

اپنی قسم یہ لوگ جو ناقدر ہیں تمام ❊ انکے سبب سے رہتا ہوں اکثر میں تلخ کام
پایا نہ ایک شخص بھی دیکھے جو اپنے عیب ❊ پیش نظر ہیں اپنی مگر خوبیاں تمام
ایسا ہے کون لوگوں سے جو ہے بچا ہوا ❊ باتیں ہیں بد گمانی کی ان میں بہت ہی عام
دولت ملی، تو لوگوں کی الفت بھی بڑھ گئی ❊ ہر آنکھ میں امیر کا ہوتا ہے احترام
دولت وہ ہے جو مرد کی زینت کا ہو سبب ❊ جود و عطاء و خاطر مہماں ہو صبح و شام
نادار ہو غنی بھی تو ہوتا نہیں فقیر
زیبا نہیں بخیل کو دینا غنی کا نام

❊ ❊ ❊

ہمت بلند رکھو صبر و تحمل سے کام لو، نفس کی حفاظت کرو اور عمدہ نمونہ بنو

کر حفاظت نفس کی اور خیر میں مشغول رکھ
سب تجھے اچھا کہیں گے زندگی اچھی گذار

پیش کر لوگوں کے آگے تو سدا اچھی مثال
ہو مخالف ہی زمانہ یا خفا ہوں یار غار

صبر کر کل تک اگر تو آج بے روزی رہا
دور ہو جائیگا جلد از جلد کلفت کا حصار

دل غنی ہو گرچہ کم مایہ ہو عزت دار ہے
ہے اگر بے فیض، بیعزت ہے ایسا مالدار

ہو تلوّن جس میں اس کی دوستی بیکار ہے
جس طرف ہوگی ہوا جُھک جائیگا بے اختیار

بے غرض ہے اس کی دولت سے تو بیجا ہے سخی
ہے جو حاجتمند ہوگا بخل ہی اسکا شعار

دوست گنتی کے لئے مل جائیں گے تجھ کو بہت
وقت پڑنے پر مگر کم ہی ملیں گے غمگسار

❁

❁ ❁ ❁

✿ ✿ ✿ ✿

ہمیشہ پُر اُمید رہو یاس و حرمان کو پاس نہ آنے دو

رو نہ دکھڑا اب ہوئی جو بے زری ✿ مدتوں تک مالداری بھی رہی
تو نہ ہو مایوس، مایوسی ہے کفر ✿ جلد ہی شاید خدا کر دے غنی
اپنے رب سے رکھ نہ ہرگز بدظنی ✿ چاہیئے رکھنا اُمید بہتری
آئیگی آسودگی تنگی کے بعد ✿ سب سے سچا ہے خدا کا قول ہی

سوال کرنا اور عزّت بیچنا برابر ہے۔ اگر سوال ہی کرنا ہے تو شریف سے کرو

سوال کر کے کسی نے جو آبرو بیچی ✿ اسے ملا بھی تو پورا نہیں ملا بدلا
اگر سوال کو بخشش کے ساتھ وزن کرے ✿ رہے عطیوں سے بھاری سوال کا پلّا
تجھے سوال سے عزّت ہی بیچنا ہو اگر ✿ تو اپنا ہاتھ شریفوں کے آگے ہی پھیلا
کوئی شریف اگر تجھسے وعدہ کرلیگا
کبھی نہ ٹالے گا دیتا رہیگا جب مانگا

بھیک مانگنا بدترین خصلت ہے، تکبّر امیروں کا شیوہ ہے، سب سے بڑا ظالم انسان ہے

نظر ڈالی ہے صدیوں تک کے انسانوں کی حالت پر
تکبّر میں امیروں سے کوئی بڑھ کر نہیں دیکھا

عداوت سے ستم ڈھاتے ہیں اور بیداد کرتے ہیں
کوئی دشمن کبھی انسان سے بڑھ کر نہیں ہوتا
زمانے کی تمامی تلخیوں کو میں نے چکھا ہے
سوال ایسی کسی شئے کو نہ میں نے تلخ تر پایا

مزدوری غیر کے احسان و سوال سے بہتر ہے

چٹانیں اونچے پہاڑوں سے لاد کر لانا ۔ پسند ہے نہ اٹھاؤں گا غیر کی منّت
یہ لوگ کہتے ہیں پیشے میں عار و ذلّت ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ہے بدتر سوال کی ذلّت

عزّت کو ذلّت کے بدلے نہ بیچو، ممنونِ احسان ہونا بھی ذلّت ہے

ہو کے منت کش کسی سے دہر میں ملتا نہیں
مرتبے عزّت کے ذلّت سے نہیں میں بیچتا
میں ہوں ان آنکھوں کا عاشق ہوں جو خلقی سرمگیں
بار آنکھوں پر نہو سرمے کے بھی احسان کا

مروّت و مہمان نوازی

جو بھی آئے گھر مرا مہماں سرا ۔ ہے اجازت کھائیں سب توشہ مرا
پیش کر دیتا ہوں جو ممکن ہوا ۔ کچھ نہو گو سر کہ روٹی کے سوا

خوش رہا کرتا ہے اس پر بھی شریف
ہے کمینہ کے لئے لیکن بلا

تھوڑے پر صبر کرو مگر آبرو نہ بیچو

فقر پر صابر رہا ہوگا جلیل ٭ آبرو بیچی اگر، ہوگا ذلیل
ہے غذا جینے کو تھوڑی بھی بہت ٭ ایک ہی روٹی ہے بھوکے کو کفیل

فقیروں، زیردستوں اور ہمسایوں سے بہترین سلوک کرو

میں وہ ہوں کہ عزت ہے مری حق کے سبب سے
وارث ہیں کمالات میں اخلاف سلف کے
مسلوک جو ہوتا ہوں تو میں ساتھ ہی اس کے
بے مانگے دیا کرتا ہوں پھر اور بھی تحفے
ساتھی کوئی نادار جو ہو جائے ہمارے
اتنا اسے دیتا ہوں کہ بے فکر گذارے
کرتا ہوں مدد اس کی جو آفت میں پکارے
خاموش ہی رہتا ہوں اگر مجھ کو دغا دے
کرتا ہے مصیبت میں کوئی مجھ سے جو فریاد
مانند شہاب آتا ہوں تکلیف مٹانے

اولاد سمجھتا ہوں میں ہمسایوں کو اپنے
اوروں کی بہ نسبت ہیں وہ نزدیک ہمارے
ہیں اہل و عیال ان کے حفاظت میں ہماری
اس فرض سے بچتا نہیں میں کر کے بہانے

وصال سے تو ہجر ہی اَچھّا ہے

ہجر کی راتیں نہیں اچھی مگر ہیں یہ پسند
جلد آجاتا ہے ان کے بعد ہی روز وصال
اور کراہت وَصل کے اَیّام سے ہے اسلئے
کیونکہ ہے ہر شئے کو آخر کار دُنیا میں زوال

اعتراف گناہ بدرگاہ اِلٰہ

بیم و رجا میں رہتا ہوں عفو و عقاب سے
گو ہے یقین مجھکو وہ عادل ہے حکمراں
کر دے اگر معاف تو یہ اس کا فضل ہے
دے جو عذاب مستحق اس کا ہوں بیگماں

❁

❁ ❁ ❁

علم نجوم پر بھروسہ نکرنا چاہیئے

ایک دیوانے منجم نے ڈرایا تھا مجھے ٭ لوٹ کر مریخ پھر برُج حمل میں آگیا
اس سے میں نے بھی کہا چھوڑیہ چیلے چھوڑدے ٭ مشتری و زحل کو یکساں ہوں میں سمجھا ہوا
گردش ایّام کو رکھتا ہوں میں اپنے سے دُور ٭ خالق و رازق کا رہتا ہے کرم مجھ پر سدا

حضرت مہدیؑ موعود کے خرُوج کی علامتیں

اے لسپر ترکوں کے ہنگاموں کا جب بیٹھے غبار
عدل گستر دور مہدیؑ کا رہے پھر انتظار
ہوں گے شاہانِ جہاں سب آل ہاشم کے مطیع
حکمراں جن میں سے ہوگا ایک عیّاش و وضیع
ہوگا وہ نوعمر لڑکا، ناسمجھ، بے رائے بھی
عقل ہوگی پاس جس کے اور نہ کچھ سنجیدگی
تب اٹھیگا تم میں سے اک قائمؑ حق برمحل
لیکے آئیگا جو حق کے پاس سے قول و عمل
ہو فدا اس پر مری جاں ہے وہ ہمنام نبی
دیر مت کرنا، نہ اس کو چھوڑنا بچّو! کبھی

٭ ٭ ٭

طلب مال شقاوت مال

مانا کہ ہاتھ آیا بھی دنیا کا خوب مال
یہ تو بتا نہیں ہے اسے کیا کبھی زوال
جو چیز بھی تو چاہے گا اسکو بقا نہیں
کر دے گا جلد اسکو زمانہ خراب حال
قانع ہوں ایک دن کی بھی روزی پہ تا حیات
اسکی زیادتی کا نہ ہوگا کبھی خیال

علم، شجاعت اور مال کو نہاں رکھو

تین چیزوں کو چھپانا چاہیئے ✿ علم کی دولت، شجاعت اور مال
دشمنی رکھتے ہیں ان چیزوں سے لوگ ✿ خوش وہ ہوتے ہیں جو تمیں ہو زوال

خطاب بحارث اعور ہمدانی

حارث ہمدان! اس دنیا سے جب کوئی اٹھا
ہو وہ مومن یا منافق سامنا ہوگا مرا
وہ مجھے پہچان لے گا اک نظر میں اور میں
حالت و نام و عمل سب سے رہوں گا آشنا

سامنے تیرے رہوں گا میں بھی نزدیک صراط
لغزش ولرزش کا کچھ بھی خوف تو دل میں نہ لا

حکم دوزخ کو بھی دونگا گر ہوا تیرے قریب
چھوڑ دے اس شخص کو ہرگز نہ اسکے پاس جا

چھوڑ دے اس کو قریب اسکے نہ آ، یہ ہے وہ شخص
جس کا رشتہ ہے وصی مصطفےٰؐ سے مل چکا

پیاس میں تجھکو پلاؤں گا میں جام آب سرد
تو جسے سمجھے گا ہے یہ شہد میں ڈوبا ہوا

یہ علی کا قول بھی حارث کے حق میں ہے عجیب
اور کتنے ہیں عجائب کیا خبر اس کے سوا

احوال و آثارِ قیامت

قریب قیامت بھلا ہوگا کیا ❊ زمیں بھر میں آجائیگا زلزلہ
پہاڑ اڑتے دیکھو گے تم اسطرح ❊ یہ ابر آرہا ہے نظر جس طرح
زمیں صور پھکنے سے پھٹ جائیگی ❊ الگ کر کے بوجھ اپنا چھٹجائیگی
ضروری ہے رہنا بھی اس شخص کا ❊ کہے جو زمیں کو یہ کیا ہوگیا
زمیں ماجرا اپنا کہدیگی سب ❊ ہوئی ہوگی بے شک اسے وحی رب
کھڑے ہونگے موقف پہ اپنے تمام ❊ جو سب بوڑھے بچوں کا ہوگا مقام

عمل ہوگا ہر اک کے پیش نظر ⁂ ہو مقدار میں خواہ وہ ذرہ بھر
نہ چھوڑے گا بے پوچھے وہ کبریا ⁂ ملیگی اسی پر جزا و سزا
نشے میں نظر آئینگے بے پیئے ⁂ وہ خوف و خطر ہونگی آنکھیں لئے
گنہ ہو گئے میرے حق میں بلا ⁂ اٹھینگے قیامت میں کیسے بھلا
قیامت کو افسوس بھولا رہا
تقاضائے نفسی میں بھولا رہا

غزوہ تبوک کے موقع پر منافقوں کی فتنہ پردازی

جو ہیں جھوٹے اور منافق یا جو ہیں باطل پرست
دُور رکھے اپنی رحمت سے انھیں پروردگار
مجھ سے کہتے ہیں کہ تجھسے تھی نبی کو دشمنی
اس سبب سے تجھ کو بیکاروں میں چھوڑا شرمسار
اپنی بے پروائی قصداً تجھ پہ ظاہر کی گئی
ورنہ ہو سکتا نہیں ہرگز نبیؐ کا یہ شعار
سنکے یہ تلوار اپنے دوش پر رکھے ہوئے
مہربان حاکم کے پاس آ ہی گیا با انکسار
دیکھ کر مجھکو محبت سے مخاطب ہو گئے
دل کی الفت ہو گئی چہرے سے فوراً آشکار

جب کہا "اے ابن عم کیسے" تو میں نے بھی تمام
حاسدوں جھوٹوں کی باتیں سب ہی کہدیں ایکبار
تب یہ فرمایا کہ تم بھائی ہو میرے، ہیں وہ غیر
یہ مَثَل ہارونؑ و موسیٰؑ کی رہیگی یادگار

طلحہ وزبیر کے ظالمانہ رویہ کا بیان

کس قدر اُس دن کی بھی تکلیف کا اِحساس ہے
ہو گئے میرے مخالف جبکہ طلحہ اور زبیر
ہے خدا شاہد کہ دونوں نے کیا ظلم و ستم
حق نہیں مخلوق کو رکھے جو کچھ بھی مجھسے بیر

حضرت عمار یاسرؓ کی شہادت پر اظہارِ غم

اے موت جانتا ہوں نہ چھوڑیگی تو مجھے
تسکین دے کہ دوست مرے کر دئے جُدا
جنسے مجھے لگاؤ انھیں پر تری نظر
جیسے ہو تیرے ساتھ ہی رہبر لگا ہوا

٭

٭ ٭ ٭

اسرارِ وحدت اور عقلِ انسانی

جب نہ ہو انسان پر خود اس کی کیفیت عیاں
کِس طرح معلوم کر سکتا ہے پھر وہ کُنہ ذات

خالقِ اوّل ہو جب ہر شے کی وہ ذاتِ قدیم
درک اس کو کر سکے حادث ہے ناممکن سی بات

حُکم قضا و قدر اٹل ہے رُوح سے پہلے رزق خلق ہوئی

ہے خدا کا فیصلہ بالکل اٹل ؛ ظلم کا اس میں نہیں دخل و عمل
فیصلہ میں ہو خیانت ہے محال ؛ حکم میں جور و جفا ہو کیا مجال

خلق کیں پہلے ہماری روزیاں
جبکہ روحیں تھیں عدم ہی میں نہاں

ثبوت حشر و نشر میں فلسفیوں کو مُسکت جواب

ایک دن کہنے لگے مجھ سے منجم اور طبیب
حشر ہو سکتا نہیں میں نے کہا مجھ سے ہو دور

تم اگر سچے ہو میں گھاٹے میں رہ سکتا نہیں
اور جو میں سچا ہوں گھاٹے میں رہو گے تم ضرور

رفتار زمانہ و مرور ایّام

ہے زمانہ خواب و بیداری کا نام ❊ رات دن دونوں ہیں ان کے درمیان
ایک جیتی ہے تو اک مرتی ہے قوم ❊ ہے ملامت سے بری منصف جہاں

زمانے کے سرور میں غم کی تلخی بھی ہے

ماں باپ ہوں زمانے کا واقف ہوں اس سے خوب
اچھی طرح کسی کو یہ دیتا نہیں سرور
گر آج خوش کیا تو دیا رنج کل ضرور

دُنیا فتنہ و غم میں مُبتلا کرتی ہے

دُنیا کے عیش کی جو کریگا کبھی ثنا ❊ اپنی قسم کہیگا وہ پھر جلد ہی بُرا
آتی ہے جب تو کرتی ہے فتنوں میں مبتلا ❊ جاتی ہے جب تو غم کی نہیں کوئی انتہا

ہر کمال کیلئے زوال ہے اور ہر نعمت کا شکر واجب ہے

نعمت اگر ملی ہے نگہداشت بھی تو کر
ہوتا ہے نعمتوں کا گناہوں سے اختتام
کر اپنی نعمتوں کی حفاظت میں شکر رب
ہوتا ہے سب سے سخت خُدا ہی کا انتقام

ہیں اب کہاں وُہ گذرے زمانے وہ اُنکے لوگ
اللہ کی قسم وُہ فنا ہو گئے تمام

ہے زہر میں ملی ہوئی دنیا کی ہر مٹھاس
سم کا ہر ایک شہد میں پائیگا تو قوام

دنیا کی خوبیاں بھی مذمت کے ساتھ ہیں
ذم کے بغیر ہو گا نہ تعریف کا مقام

نقصان بھی قریب ہر اک انتہا کے ہے
تکمیل میں زوال کا ہوتا ہے انضمام

غفلت ہی میں زمانہ پہنچتا ہے دھیمی چال
رہتا ہے بے خبر ہی، نہ جبتک ہوا انہدام

شریفوں پر احسان اور کمینوں سے پرہیز کرو

حسن ہے احساں جو ہو اشراف پر ❊ ہو کمینوں پر تو ہو جاتا ہے ذم
سیپیوں میں آب نیساں ہے گہر ❊ منہ میں سانپوں کے وہ بنجاتا ہے سم

شریف سے سوال کیا کرو

لیجائیگا شریف کے پاس اپنی جب غرض ❊ کافی ہے اس سے مل کے جو کر لیگا تو سلام
دیکھیگا وہ سلام جو کرتے ہوئے تجھے ❊ فوراً کریگا اپنے فرائض کا احترام

شریف کو راز دار بناؤ

رازِ اپنے جُز شریف کسی پر نہ کر عیاں
رہتا ہے راز، راز، شریفوں کے پاس ہی
میری نظر میں راز ہے ایسے مکاں میں بند
کُنجی تو گم ہے مُہر ہے جس پر لگی ہُوئی

قابُو پاکر ظُلم نہ کرو اور مظلُوم کی بددُعا سے ڈرتے رہو

مت ظلم کر کسی پہ جو حاصِل ہو اقتدار ∴ اس مزرعہ ستم سے رہیگا تو شرمسار
مظلوم کی دُعا سے ڈرا کر مرے کبیر ∴ ایسا نہو اندھیرے میں تیرے ہو تیر پار
تو سو رہا ہے اور ہے مظلُوم جاگتا
مصروف بد دُعا ہے خُدا بھی ہے، ہوشیار

مذاق فتنہ خیز ہوتا ہے

دل لگی تجھسے کریں بھی لوگ تو ہرگز نہ کر
بچتے دیکھا ہی نہیں لوگوں کو کرتے دل لگی
تو بھی واقف ہے زبان کا زخم اصلی زخم ہے
بہنے لگتا ہے انھیں باتوں سے اکثر خون بھی

ارکان اسلام کی تباہی پر رونا چاہیئے

رونے والو! چاہیئے رونا تمہیں اسلام پر
اس کی اصل و فرع کو اب چھوڑنا مقصود ہے
جا چکا اسلام بالکل اور جو کچھ باقی بھی ہے
ہیں بہت تھوڑے کہ جن کے پاس یہ موجود ہے

قضاء الٰہی کے آگے انسان مجبور ہے

ہیں بہت سے عالم و دانا ادیب ✽ عقل میں کامل مگر عسرت نصیب
اور جاہل مال و زر سے بہرہ ور ✽ ہے یہی تقدیر علّام و حسیب

امامت اور خلافت پر احتجاج

بے خبر کوئی نہیں ہر شخص ہے یہ جانتا ✽ سب سے بہتر مجھکو ہی اسلام میں حصّہ ملا
بھائی بھی اور خسر بھی میرے محمد مصطفےٰ ✽ اور ابن عم بھی ہیں ان پر درود کبریا
قائدِ انسانیت مجھ کو سمجھنا چاہیئے ✽ وہ عرب ہو یا عجم اسلام کا ہوں رہنما
کافروں میں سے کوئی سردار ہو یا ہو نہیں ✽ یا بڑا جابر بھی ہو مجھ سے نہ بچکر جائیگا
سب پہ لازم کر گئی میری ولا قرآن میں ✽ حق نے طاعت کو مری بھی فرض و واجب کر دیا
جس طرح باہم برادر موسیٰ و ہارون تھے ✽ میں بھی ہوں بھائی نبی کا نام میرا ایلیا

مجھکو پیغمبر نے امت کا بنایا ہے امام ✿ دی خبر جسکی غدیر خم میں سب کو ملا
اب ہے ایسا کون تم میں جو مقابل ہو سکے ✿ سبقت اسلام اور فضل قرابت میں مرا
ہے بہت افسوس صد افسوس ایسے شخص پر ✿ ظلم مجھ پہ کر کے جو حق کا کرے کل سامنا
ہے ہلاکت صد ہلاکت اور ایسے شخص پر ✿ جو مری طاعت سے منکر ہو کے ظالم ہو گیا

وائے ہو اس پر بھی نادانی سے جو بدبخت ہے
مجھ سے ناحق کی عداوت میں ہوا ہے مبتلا

مراسم اخوّت و معالم فتوت

وہی بھائی تمہارا ہے کہ جب تم ہو مصیبت میں
تو چھوڑے وہ تمہارے رنج میں ہر ایک راحت کو
وہ بھائی ہو نہیں سکتا کہ جب ہو تم پراگندہ
تو کھولے وہ زبانِ طعن و تشنیع و ملامت کو

خطاب بمعاویہ ابن ابوسفیان

ہاں! قسم اللہ کی ہے ظلم بدبختی بڑی
اور ظالم ہی خطاکاری میں رہتا ہے سدا
تجھکو بھی جانا پڑیگا اپنے رب کے سامنے
جمع سب اہل خصومت ہونگے جب روز جزا

پیش داورِ حشر میں تجھ سے ملونگا میں جو کل

کون ظالم ہے تجھے معلوم یہ ہو جائیگا

لذتیں دُنیا کی چھِن جائینگی لوگوں سے تمام

ختم رنج و غم کا بھی ہو جائیگا یہ سلسلہ

کچھ تو ہے جس کے سبب ہے گردشِ لیل و نہار

کچھ تو ہے جس سے ہے سیاروں میں حرکت و نما

اگلی قوموں کی زمانے سے ذرا حالت تو پوچھ

ان کے دھندلے اور مٹے آثار دینگے پتا

کیا فنا کے گھر میں تجھکو ہو گئی فکرِ دوام

تیرے جیسے اور بہتوں کا یہی تھا مدعا

سو رہا ہے تو مگر ہے موت کی تجھ پر نظر

سونے والے موت سے ہوشیار ہو جا اب ذرا

تو ہے قاتل موت سے بچکر کہاں جائیگا تو

کون سی شے ہے کہ دُنیا میں نہ ہو جسکو فنا

کل تجھے مرنا ہے اور اب تک خنک چشمی میں ہے

تیر کر گہرائیاں سختی کی اپنا کر بھلا

٭ ٭ ٭

خسر اور بھائی مرے احمدؐ نبی ذی حشم   اور حمزہ ہیں شہیدوں میں مکرّم میرے عم

بھائی جعفرؓ ہیں تو حال ان کا نہیں ہے راز میں ؛ ساتھ ہی کروبیوں کے وہ بھی ہیں پرواز میں

اور کدبانو مری بنت محمدؐ مصطفیٰ ؛ میرے جسم و جان بھی جن کا ہے رشتہ مل چکا

دونوں احمدؐ کے نواسے ہیں ہمارے ہی پسر ؛ خوبیاں جس میں ہوں اتنی کون ایسا ہے بشر

سبقت اسلام بھی تم سب سے پہلی ہے مری ؛ جب تو نابالغ ہی تھا لڑکا سمجھتے تھے سبھی

ہے اطاعت میری واجب آپ پہ برنا و پیر ؛ حسب فرمانِ رسول کبریا روزِ غدیر

اپنی امت کا نبی نے جب کیا مجھ کو امام ؛ میری سرداری پہ راضی ہو گئے تم بھی تمام

اتنو جو تم میں سے چاہے اس پہ وہ ایمان لائے ؛ ورنہ اپنی جان اس رنج و الم ہی میں کھپائے

اس سے منکر ہو نہیں سکتے ہو جیسا ہوں دلیر ؛ صلح کا دن ہو کہ روز جنگ حاضر ہے یہ شیر

غربت پر شکستہ دل نہ ہو قناعت کرو اور کمینوں سے مت مانگو

دل شکستہ تو نہ ہو اس زندگی کے واسطے ؛ رزق ہر حالت میں دیگا تجھکو رزاق کریم

دل غنی رکھ اور قناعت بھی رہے مدنظر ؛ جان دیدے ہاتھ مت پھیلا کبھی پیش لئیم

ایک رجز کے تین اشعار

میں علیؑ ہوں اور دھنی تلوار کا ؛ حشر میں کوثر پہ ہے قبضہ مرا

احمدؐ معجز نما کا بھائی ہوں ؛ جس نے کی دستار بندی اور کہا

تو ہے میرا بھائی وہ عالی مقام

ہوگا میرے بعد جو سب کا امام

شکوۂ اربابِ نفاق و شقاق

عذر خواہی کر رہا ہوں اپنی جاہل قوم سے
جو حراموں پر پھنسی ہے، چھوڑ کر حق کی کتاب
مجھکو احمدؐ سے ملی جبلِ امامت اس طرح
جس طرح رسّی سے وابستہ ہو کوئی دلوِ آب
وہ نہ تھے دورِ نبوّت ہی میں کچھ پرہیزگار
اور اب تو عہد و پیماں سے ہے بالکل اجتناب
چھوڑنا ان کا اگر جائز ہی ہو جاتا مجھے
چھوڑ دیتا میں بھی پھر اُمت یہ ہو جاتی خراب

کوشش سے مشکل آسان کرو

مشکل کو سہل کر لے پھر آرام سے گذار
مشکل بھی سہل ہوتی ہے گر قصد ہو ترا
آساں ہر ایک کام نہیں آدمی کا ہے
ہوتا ہے سخت کوئی تو کوئی ہے سہل سا
آرام چاہتا ہے مصیبت کے گھر میں تو
جو طالب محال ہے نقصان میں رہا

مشکلوں میں پھنس کے پریشان نہ ہونا چاہیئے

آفتوں میں جب کبھی پھنس جائے پھر کچھ غم نہ کر
ہیں تغیّر اور تبدل ہی میں حالاتِ جہاں
شکر یہ ان نعمتوں کا تو ادا کرتا نہیں
آ رہی ہیں آفتوں کے ساتھ جو ہو کر نہاں

وقت سے فائدہ اٹھا کر نیکی کرو

ہے غنیمت جب چلے تیری ہوا — چونکہ ہے انجام حرکت کا سکوں
رہ نہ غافل تو کبھی احسان سے — تو نہیں واقف ملیگا کب سکوں

امام حسین علیہ السّلام کو نصیحت

جو شریف الطبع ہو فطرت سے بھی پیراستہ — بہتریں آداب سے رہتا ہے وہ آراستہ
جو ہوا و حرص سے رہتا ہے بالکل پاک صاف — امن کی پوشاک میں ہوتا ہے وہ جلوہ نما
جو زمانے کے حوادث سے کہیں زندہ بچا — کیا خبر اس کو کہ آگے اور کیا پیش آئیگا
گر زمانہ بیوفائی کر رہا ہے صبر کر — اور حسن ظن سے حق کو یاد کرتا رہ سدا
ہو نہ ذلت کے مکانوں میں کبھی تیرا قیام — رہ کے ذلت میں اہانت کا کبھی ہوگا سامنا

صاحب فضل و کرم اچھی سی کوئی شے جو دے
چاہیئے تجھکو ادا کرنا زبان سے شکریہ

مصائب زمانہ پر صبر کرنا چاہیئے

زمانہ نیرنگیوں کو لایا مگر نہ اس پر ہوا یہ ظاہر
رہوں گا غالب میں سختیوں پر مصائب آسان ہونگے مجھ پر
جہاں تک اپنی زیادتی کی مجھے دکھاتا رہا نمائش
مظاہرہ میں بھی کر رہا تھا کہ صبر کرتا ہے کوئی کیوں کر

مصائب سے انسان میں پختہ کاری آتی ہے

زمانے نے گر ادب سکھایا تو نا امیدی نے بے نیازی
کیا جو روزی نے مجھ کو قانع تو صبر نے پرورش مری کی
اسی زمانے کے تجربوں نے مجھے بنایا ہے اتنا محکم
گرفت میں جن کی میں کبھی تھا انھیں پہ اب ہے گرفت میری

ہے جو انہونی کبھی ہوتی نہیں

ہے جو انہونی کسی تدبیر سے ہوتی نہیں ✤ ہونے والی ہے تو وہ ہو کے رہیگی لازمی
ہونے والی بات اپنے وقت پر ہو گی ضرور ✤ جاہلوں کو جس سے ہوتی ہے پریشانی بڑی
جو قوی ہیں اپنی کوشش سے بھی پاسکتے نہیں
حصہ پاتے ہیں مگر عاجز بھی اور کمزور بھی

خود پسندی و تکبر بری چیز ہے

کام جو ممکن بھی ہو اور باعث زینت بھی ہو
پھر نہ دے انجام کوئی رکھ کے ناحق کا ملال
اور اپنی خود پسندی پر وہ خوش ہوتا رہے
رہ کے سر گرداں تکبر میں کرے اچھا خیال

چھوڑ دے ایسے کی صحبت ہے بری تدبیر کا
ایک دن تو وہ ہنسیگا روئیگا پھر ایک سال

پرہیزگاری و نیکنامی کی زندگی ؂

کر حفاظت نفس کی شرم و حیا کا رکھ خیال
رہ نہ تو بے خوف اس دُنیا سے کر لے اجتناب
موت ہی کے خیر مقدم کے لئے آیا ہے تو
داخلہ ہوگا ترے ساخراج ہی کا ایک باب
پھر تو اس دُنیا میں تیرا تذکرہ رہ جائیگا
اس لئے پہلے سے کر لے کوئی اچھا انتخاب

حرکت ارضی

ساری دُنیا اپنے سامانوں کے ساتھ ؂ گردشیں کرتی ہے دن میں دو مدام
صبح اس کی ہے نویدِ اتحاد ؂ شام اس کی ہے جُدائی کا پیام

عورتوں کی حفاظت

نہ بھائی بھائی سے مطمئن ہو معاملہ جب ہو عورتوں کا
امین کوئی نہیں ہے مردوں میں سابقہ جب ہو عورتوں کا
تمام دنیا کے مرد کوشش سے اپنی بنجائیں پاک باطن
کریں گے آنکھوں ہی سے خیانت مقابلہ جب ہو عورتوں کا

مگر ہے دُنیا میں قبر ہی وہ کہ جس پہ کر سکتے ہیں بھروسہ
چھپیں جب اس قلعہ میں وہ جا کر محافظ جب ہو عورتوں کا

عورتوں کی بیوفائیاں

یہ قسم کہیں کہ ہوں باوفا یہ فراق توڑیگا عہد کیا
تو حنائی انگلیوں والیوں کی قسم نہیں ہے شمار میں
جو دکھائیں تجھکو وہ نرمیاں تو سمجھ لے دلیں یہ بیگمیاں
کہ ترے علاوہ ہیں دوسروں سے بھی نرم قول و قرار میں
ہو جہانتک ان کی عنایتیں تو کٹے جا ان سے رعایتیں
ہو جدائی جب تو نہ غم ہو کچھ رہے دل بھی تیرے کنار میں

رجز بجواب عبداللہ بن راسی در جنگ نہروان

مشرکا ظلم جو فتنوں میں ہوا ہے مبتلا ✤ بوالحسن کو دیکھنے کا تجھکو بھی سودا ہوا
دیکھ ادھر ہے کون دیکھیں پتہ چل جائیگا

نام نامی حضرت "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمّا

ہاں ذرا لے وعدۂ موسیٰ کو دو ہی مرتبہ ✤ اور پھر اصل طبائع کو وہیں نیچے لگا
سلسلہ پھر اک اٹھا لا خانہ شطرنج کا ✤ دو برابر والوں کے مابین اسکو رکھ ذرا

اب ہوا یہ نام اسکا ہے جو میرے دل کا چین
اور جس پر ہیں فدا سب ساکنان مشرقین

مُناجات

مالک فضل و کرم ہے صاحب احسان ہے
میں خطاؤں میں گھرا ہوں در گذر کر اے خُدا
نیک ہی رہتا ہے تیری ذات پر میرا گماں
میرے حسنِ ظن کو یارب تو حقیقت کر دکھا
یاالٰہی دُور رکھ مجھسے تو اپنا ہر عذاب
ہے مجھے اقرار جو کچھ مجھسے سر زد ہو چکا
ایک حسن ظن ہی رکھتا ہوں اگر تو بخشدے
اور کوئی حیلہ نہیں امید بخشش کے سوا
ہیں بہُت ایسی خطائیں لغزشیں جنکے سبب
انگلیاں بھی کاٹتا ہوں دانت بھی ہوں پیستا
لوگ تو اچھا سمجھتے ہیں مجھے لیکن درا صل
سب سے بد تر شخص ہوں گر تو نہ بخشے کبریا
میرے آگے ہوگئی حائل رکاوٹ اک طویل
میں اسی کے واسطے گویا ہوں بلوایا گیا

گر رہا ہے مجھکو بھی مبہوت دنیا کا سنگھار
ہو رہا ہے ختم اُمیدوں پہ قصہ عمر کا
زہد کامل کا جو مل جاتا مجھے موقع کہیں
کرتے سب اہل جہاں پشت سپر کا سامنا

شریف بھوکے مرتے ہیں اور کمینے مزے اُڑاتے ہیں

میں دیکھتا ہوں گدھے تو جو چاہا چرتے ہیں
جو شیر ہیں تو انھیں بھوک پیاس کا دھڑکا
سدا شریفوں کو رہتا ہے رزق کا کھٹکا
جو ہیں کمینے اڑاتے ہیں وہ من وسلویٰ
ازل سے حکم جو ہے خالق خلائق کا
پھر اس میں ردّ و بدل کوئی کر نہیں سکتا
جو آشنا ہے زمانے کے مکر و گردش سے
کرے گا صبر مصیبت میں، چھوڑ کر شکوہ

بُردباری و فروتنی

غُصہ والی بات پر بہرا ہی بنجاتا ہوں میں
حلم زیبا ہے مجھے رہتا ہوں اس سے فیضیاب

مختصر اور ترک کر دیتا ہوں لمبی بات کو
تا کہ مجھکو ناپسندیدہ نہ دے کوئی جواب
جا پھنسوں خود ہی جو احمق کی حماقت میں کہیں
مجھسے بڑھ کر اور ناداں کون پھر ہوگا جناب
ظاہری صورت سے لوگوں کی کبھی دھوکا نہ کھا
گر تصنع، چاپلوسی کا وہ کھولیں تجھ پہ باب
لوگ ایسے بھی ہیں کر دیتے ہیں جو حیرت زدہ
ان کے چہرے ہیں بہت ان کی زبانیں بیحساب
وقت جب ہو نیک کاموں کا تو سوجاتے ہیں وہ
ہو کمینہ پن تو ہشیاری سے ہوگا ارتکاب

بیان اخلاق حمیدہ

ہے شرافت نام پاک اخلاق کا ۞ اُن میں اول دین، عقل ان میں دوم
علم سوم ہے، چہارم حلم ہے ۞ ہے سخاوت پنجم واحسان ششم
ہفتم و ہشتم ہے نیکی اور صبر ۞ اور نہم ہے شکر نرمی ہے دہم
نفس واقف ہے کہ ہوں اسکے خلاف
ہوں ہدایت میں جو ہے یہ اختلاف

۞ ۞ ۞

عزّت و دولت پا کے مستحقوں کی مدد کرنا شرافت ہے

شریف وہ نہیں پائے جو عزّت و دولت
تو فخر سے وہ کرے بھائیوں کی بھی ذلت

شریف وہ ہے کہ جب جاہ و مرتبہ پائے
تو بھائیوں کی کرے اور خدمت و عزّت

افعال سے اخلاق پر قیاس

جس کا عنصر بھی نہ ہوگا پاک صاف ❁ پاک اس کے منہ سے کیا نکلیگی بات
جب نہاں ہوتی ہے اصل انسان کی ❁ اس کے فعلوں سے عیاں ہوتی ہے ذات

حرص تابع حیات اور حرمان تابع ممات ہے

بند رکھنا مٹھیاں بچوّں کا پیدائش کے وقت ❁ یہ علامت ہے کہ لالچ زندگی کے ساتھ ہے
اور جو کھل جاتی ہیں مرتے وقت تو مطلب یہ ہے ❁ دیکھ لو میں جارہا ہوں اور خالی ہاتھ ہے

نفس کو قناعت سکھانا چاہیئے

نفس میں دونوں ہیں باتیں بے نیازی اور نیاز
خوش وہ تھوڑے میں بھی ہوگا گر یہی مقصود ہے

نفس کو بہلا قناعت کے ذریعہ سے ذرا
ورنہ مانگے گا زیادہ جو نہیں محمود ہے
ہو کوئی ماضی کی لذّت یا ہوا استقبال کی
اپنے طالب کے لئے فی الحال وہ مفقود ہے
زندگی کتنی بھی تیری ہو مگر تو عمر بھر
اس گھڑی ہی میں رہیگا جس میں تو موجود ہے

نفس کو تھوڑا ہی بہت ہے

نفس جو بےچین سا رہتا ہے خوفِ فقر ہے ✿ اُس غنا سے فقر ہی بہتر ہے جو سرکش کرے
ہے غناءِ نفس کو کافی بقدرِ احتیاج ✿ ورنہ دنیا بھر کی چیزیں بھی ہیں ناکافی اُسے

تخویفِ حشر و نشر

مرنے کے بعد گر کہیں چھٹ جائیں ہم تمام
پھر سب کے حق میں موت ہے راحت کا ایک خواب
لیکن اٹھائے جائیں گے مرنے کے بعد جب
دینا پڑے گا ہم کو ہر اک بات کا جواب

✿

✿ ✿ ✿

دعا کے لئے وسیلے ضروری ہیں

ہیں خدا کے اسقدر احسان والطاف خفی — درک کر سکتی نہیں جن کو کبھی فہم ذکی

تنگیوں کے بعد ہوتی ہے فراخی اسقدر — دور ہو جاتا ہے غم بھی اور دل کی بیکلی

یہ بھی ہوتا ہے کہ گذری صبح تو تکلیف میں — شام جب آئی تو اپنے ساتھ ہی لائی خوشی

تنگی حالات سے تجھکو پڑے جب سابقہ — رکھ بھروسہ اس پہ جو یکتا بھی ہے اور ایک بھی

اور نبی کو بھی بنا اپنا وسیلہ تو ضرور — جس سے ہو آسان ہر مشکل سے تیری مخلصی

ہو وسیلے میں علی مولا بھی جو ہے بو تراب — اور نور فاطمہ زہرا جو ہے بنت نبی

اور ابن مرتضیٰ احمد کے دونوں نور عین — اہل ذکر و طیب و طاہر بھی ہیں بیشک یہی

کوئی بھی تجھ پر مصیبت ہو نہ گھبرانا کبھی
ہیں بہت اللہ کے احسان والطاف خفی

درس عبرت

پہاڑی چوٹیوں پر جو شبستانوں میں رہتے تھے
نہ طاقتور نگہبانوں سے ان کو فائدہ پہنچا

وہ لے جائے گئے اپنے ٹھکانوں سے مقابر میں
کہاں ان کی وہ عزت اور کہاں ذلت کا یہ درجا

ہوئے جب دفن تو بڑھ کر منادی نے ندا یہ دی
کہاں ہے تاج و تخت اور ہے کہاں خلعت وہ شاہانہ

وہ چہرے کیا ہوئے پیچھے جو رہتے تھے حجابوں کے
بہت باریک پردوں میں جو رکھتے تھے رخِ زیبا

زبانِ حال سے قبروں نے ان کی کر دیا ظاہر
انھیں چہروں پہ کیڑے رینگتے پھرتے ہیں اب ہر جا

جنھوں نے خوب ہی کھایا پیا تھا زندگانی میں
انھیں کو کھایا جاتا ہے مزہ کھانے کا یہ پایا

خزانے مال و دولت کے جو اپنے پاس رکھتے تھے
وہ چھوڑے دشمنوں کے واسطے اور خود لیا رستا

حفاظت کے لئے مضبوط محلوں میں جو رہتے تھے
چھٹا گھر بار اور خود بھی گئے وہ چھوڑ کر دنیا

وہ گھر ویران اور سنسان ابتک ہیں زمانے میں
کیا آباد گھر والوں نے جا کر قبر کا کونا

خلیفہ سے بھی مرتے وقت اتنا پوچھ لے جا کر
کدھر خدام و مرکب ہیں کہاں لشکر ہے وہ تیرا

کہاں ہیں وہ خزانے کنجیاں جن کی اٹھانے میں
قوی لوگوں کے بل بوتے یہ ان کا بوجھ اٹھتا تھا

کہاں ہیں وہ غلام اب جو جلو میں تیری رہتے تھے
کدھر خود و زرہ اور ہے کہاں تلوار اور برچھا

کہاں ہیں شہ سوار آخر ہوئے غلماں کیا تیرے
کدھر ہیں تیز تیغیں اور جھرمٹ خطی نیزوں کا
کہاں ناصر ہیں کیوں نصرت نہیں کرتے خلیفہ کی
انہوں نے جب اسے مجبور اور بچھڑا ہوا دیکھا
کہاں ہیں وہ بہادر جن کا غصہ ایک طوفاں تھا
کدھر ہیں اب وہ حامی سلطنت کے رکن تھے گویا
کہاں ہیں وہ قدر انداز روکا کیوں نہ تیروں سے
سہام موت کے اس مینہ کو جو تجھ پہ آ برسا
نہ روکا ظلم سے ہیہات اس کو اور نہ ٹالا ہی
فرشتہ موت کا پیغام تیرے پاس جب لایا
نہ رشوت دے کے اس کو تو نے جان اپنی بچا پائی
نہ کچھ حیلہ ہی کام آیا نہ کچھ تعویذ اور گنڈا
نہ اپنوں نے مدد کی اور نہ غمخواری عزیزوں نے
ستم اس پر یہ ڈھایا موت ہی کے منہ میں لا ڈالا
طواف قبر کو چھوڑو ہوئی حالت یہ لوگوں کی
کہ تیری قبر پر بھی اب کوئی چل کر نہیں آتا
بھلا ڈالا ہے تیرا تذکرہ تک اب تو لوگوں نے
ہیں سب مشغول حصے بانٹ میں اسکے جو ہے ترکا

محل تیرا ہوا وحشت کدہ احباب سے خالی
جسے چاروں طرف سے خوف و دہشت نے ہے آگھیرا
نہ ہو منکر کہ دنیا میں نہیں کوئی ہما حاکم
مگر خوف واجل نے جا کے اس پر کر لیا قبضا
ہمیشہ زندہ رہنے کی وہ کر سکتا ہے کیا خواہش
ہوئی ہو رُوح جس کی موت کے رشتہ سے وابستا
خدنگ موت کا جس کا بدن پورا نشانہ ہو
زوال مال و دولت کا بھی رہتا ہو جسے دھڑکا

زنان بیوفا

ذکر چھوڑ ان عورتوں کا ہوں جو بالکل بے وفا
ان کے وعدے اپنی نوعیت میں ہیں باد صبا
دل تمہارا توڑ کر پھر وہ نہ جوڑینگی کبھی
ان کے دل خالی وفاداری سے رہتے ہیں سدا

فقر غنا سے بہتر ہے

ہے تری حجت کہ بہتر ہے غنا سے بے زری
اور زر داری سے اچھی ہے بہت کم مایگی

ہیں بہت جو مال کی خاطر ہوئے حق ناشناس
فقر کے باعث جو حق چھوڑے نہیں دیکھا کوئی

صبر کلیدِ کامیابی ہے

صبر ہے کنجی ہر اک اُمید کی ✿ پھر بھلائی کا ذریعہ ہے یہی
بیت جائیں لمبی راتیں بھی اگر ✿ اسپ سرکش رام ہوگا صبر کر

صبر میں ہوتا ہے اک یہ بھی کمال
ہاتھ وہ آئے جسے سمجھیں محال

کمینوں کے آگے فروتنی نہ کرو

لالچی بنکے نہ کر مخلوق سے تو عاجزی
اس سے کمزوری نمایاں ہوگی تیرے دین کی

رزق مانگ اللہ سے جس کے خزانے ہیں بہت
ایک حرف کن سے تیری آرزو بر آئیگی

جس کسی مخلوق سے رکھیگا تو امید و آس
خاندانی مفلس و محتاج ہوگا بس وہی

دین و دنیا میں سخاوت کتنی اچھی چیز ہے
جسم خاکی کے لئے کتنا بُرا ہے بخل بھی

کس قدر اچھا ہے جب ہو دین بھی دنیا کے ساتھ
حق نہ اس دنیا میں برکت دے جو بے دین ہو تری

عقل ہی پر منحصر ہوتا اگر افراط زر
پھر تو بنجاتا ہر اک عاقل یہاں قارون ہی
حکم خالق سے مگر ہے رزق اندازوں کے ساتھ
عاقل و بے عقل دونوں پر ہے فضل ایزدی

لگی ہو پھانس نہ جسکے وہ درد کیا جانے

گلے، شکوے کسی بے حس سے کرنا بھی ہے لاحاصل
اگرچہ شکوہ لازم ہے جہاں ہو جائے بے صبری
نظر آتا نہیں کیا تجھکو جب پایاب دریا ہو
شکار گردش ایام ہو جاتی ہے ہر مچھلی
دکھائی کیا نہیں دیتا غنا ہے فقر کے پیچھے
امیری کو لگا رہتا ہے دھڑکا مفلسی کا بھی

عارف ترین عیوب نفس کامل ترین انسان ہے

سب سے کامل ہے جو رکھے اپنے عیبوں پر نظر
حرص و شہوت پر ہو اپنی جس کو پورا اختیار

خیریت سے ہو قریب اسکے جو ہو تیرے قریب
دور اس کو رکھ ہو جس کی تجھکو صحبت ناگوار

رکوئی صورت ہو سمجھ مت عافیت کو تو گراں
ہو اذیت عام بھی ارزاں نہ کر اس کو شمار

جس طرح بھی ہو سکے، تو عیب جوئی چھوڑ دے
اپنی اس عادت سے اکثر آفتوں کا ہیں شکار

٭ ٭ ٭ ٭

عالم تمثیل میں دُنیا کی تحقیر و تذلیل

رہا ٹوٹے میں، دنیائے دنی نے جس کو پرچایا
دیا بہتوں کو دھوکا اس نے اور سب نے ضرر پایا

یہ میرے پاس جب آئی شریفانہ قبا سج کر
اداؤں کا، لباسِ حسن میں، پہنے ہوئے زیور

کہا میں نے یہ اس سے، جا! یہ دھوکا اور کو دینا
نہیں میں تجھ سے ناواقف، شناسا خوب ہوں تیرا

مجھے کیا ربط تجھ سے، ہے غرض مجھ کو محمدؐ سے
جنہیں ہے فقر سے وابستگی مابین بطحا سے

اگر بالفرض بخشے بھی خزانے اور زر و گوہر
جواہر گنج قاروں کے، حکومت بھی قبیلوں پر
یہ بالآخر نہ ہوں گے کیا فنا دورِ زمانہ سے
نہ ہوگا کیا منافع کا حساب اہلِ خزانہ سے
تُبھا اوروں کو تو ہرگز نہیں ہیں قابلِ رغبت
یہ تیرے سب تحائف، تیری شاہی اور تیری عزت
میں قانع اس پہ ہوں روزی جو ہے میری خدائی میں
یہ تو بھی سُن لے اور وہ بھی، پڑے ہیں جو برائی میں
میں اُس دن سے ہوں خائف جب خدا کا سامنا ہوگا
عتابِ دائمی ہوگا، جلالِ کبریا ہوگا

عِلم انسان کا ایسا رفیق ہے جو کہیں اس سے جدا نہیں ہوتا

علم میرا میں جہاں بھی ہوں اسی منزل میں ہے
یہ نہیں صندوق میں محفوظ میرے دل میں ہے
جب رہوں گھر میں تو شامل ہے مرے گھر بار میں
جب چلوں بازار میں تو ساتھ ہے بازار میں

⁂

تُف ہے ایسی دنیا پر

تف ہے اس دنیا پہ اور دنیا کے کل سامان پر
جس کی ہے تخلیق ہی حسرت پہ اور حرمان پر
بادشہ ہو اب کوئی اس میں، کہ ہو کوئی گدا
ہو نہیں سکتا ہے دم بھر اس کے جھگڑوں سے جدا

دلیری کامیابی کی ضامن ہے بشرطیکہ آدمی موت سے نہ ڈرے

موت تو آنی ہے دل اس کے لیے مضبوط کر
جب ترے گھر میں وہ آئے، اس سے تو ہرگز نہ ڈر
جنگ میں، خود و زرہ کافی تو ہے تجھ کو مگر
غم بھی دے سکتی ہے یہ دنیا ہنساتی ہے اگر
ایسی بھی نادار کچھ قوموں سے ہوں میں باخبر
جو دلیری کی طرف آئیں ظلالت چھوڑ کر

سحر خیزی کی تلقین و ترغیب

اٹھی ہے خلق، مرے نفس تو بھی اب اٹھ جا
خدا تو دیکھ رہا ہے، جو سوئی ہے دنیا

نکال پھینک یہ غفلت کی نیند اب اے چشم
بخیر صبح ہوئی ، سب ہیں محوِ حمدِ خدا

نجوم کے اثر سے کیا ڈر ؟

کسی نے آکے ڈرایا مجھے ستاروں سے
کہ ان کے شر سے پہنچ جائے گا ضرر مجھ کو
مجھے ہے خوف گنہ صرف ۔ اب رہے یہ نجوم
شرارتوں سے کچھ ان کی نہیں ہے ڈر مجھ کو

بے ثباتیِ دنیا مقامِ عبرت ہے

کیوں ہے تو دنیا پہ گرویدہ جانتا ہے جب یہ بات
منحصر ہے ترکِ دنیا ہی پہ دنیا سے نجات
بعد مر جانے کے پھر کوئی نہیں انساں کا گھر
ہاں وہی ، جو قبل مرنے کے ، بنائے خود بشر
خوب ہے یہ گھر ، اگر نیکی پہ ہے اس کی اساس
گر بدی پر ہے بنا ، پھر کیا بجز حرمان و یاس
اب کہاں ہیں وہ سلاطیں ، جو مسلط تھے سدا

ہاں پلایا ان کو ساقی نے پیالہ موت کا
موت سے انسان ڈرتا ہے جہاں میں ہر گھڑی
حسرتیں سینے میں اپنے پھر بھی رکھتا ہے قوی
جن کو پھیلایا بشر نے، وقت نے کیں مختصر
نفس نے کھولا، تو کر دیں تہہ نفس نے ٹوٹ کر
جوڑتے ہیں دولتیں ہم وارثوں کے واسطے
گھر بناتے ہیں حوادث سے اجڑنے کے لئے
شہر تھے آفاق میں کتنے ہی جو آباد تھے
آدبایا موت نے لوگوں کو، سب برباد تھے

⁂

فرہنگ انتخاب دیوان حضرت علی علیہ السلام

(منظوم اردو)

صفحہ عنوان کے تحت الفاظ و معنی معلوم کیجئے

صفحہ	الفاظ	معنی
۱۰	**جوہر نفسی و شرافت ذاتی**	
	جوہر نفسی	ذاتی قابلیت ۔
	شرافت	بزرگی، خوبی، نیکی ۔
	ذاتی	اپنے نفس کی، اصلی، حقیقی ۔
	ظروف	ظرف کی جمع، برتن ۔
	نازان	فخر کرنے والا ۔
	عُلوّ	بلندی ۔
	جود	بخشش ۔
	مہدی	ہدایت کرنے والا، ہدایت پانے والا ۔
	عوام	عام لوگ ۔
۱۱	**جاہلوں اور غافلوں کی مجالست سے پرہیز**	
	مجالست	ہم نشینی، پاس بیٹھنا ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	زک اٹھانا	مات کھانا، شکست پانا ۔
	باہم ۔	ایک ساتھ، ملا جلا ۔
۱۱	**شکایت روزگار غدّار و دوستان**	
	بے اعتبار	
	روزگار	زمانہ ۔
	غدّار	غدر کرنے والا، بیوفا ۔
	زوال	کمی ۔ تنزّل ۔
	کال	قحط، کمیابی ۔ خشک سالی ۔
	رعایت کرنا	پاس لحاظ رکھنا ۔
	عار	شرم، غیرت ۔
	ثروت	دولت مندی ۔
	دوام	ہمیشگی ۔
	مصائب	جمع مصیبت ۔ تکلیفیں ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	عہد	وعدہ۔
	جراحت	زخم۔
	بدخُلقی	بدمزاجی۔
	لا	نہیں، بغیر۔
	شعار	طریقہ۔
	اوجھل ہونا	چھپ جانا۔
	ادبار	بدبختی۔ نحوست۔
١٢	اَمارت وعسرت ورفتار زمانہ	
	عُسرت	تنگی، مفلسی۔
	نہال	خوشحال۔
	بصیر	دیکھنے والا۔
	روشن ضمیر	روشن دل، عالم۔
		عقلمند۔ زودفہم۔
	دہر	زمانہ۔
١٣	دنوں کا تعلق بعض امور سے	
	امور	جمع امر، کام، معاملہ۔
	بے تردّد	بے جھجک، نڈر ہوکر۔
	یک شنبہ	اتوار کا دن۔
	تعمیر	عمارت بنانا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	دوشنبہ	پیر کا دن۔
	سہ شنبہ	منگل کا دن۔
	ہمکنار	ہم آغوش، ساتھی۔
	فصد کھولنا	خون لینے کیلئے رگ کاٹنا۔
	اجراء	جاری ہونا۔
	چارشنبہ	بدھ کا دن۔
	خواستگار	خواہشمند۔
	پنج شنبہ	جمعرات کا دن۔
١٤	لطف زندگی	
	حریص	لالچی۔
١٤	جہان خراب	
	انضمام	مل جانا، شامل ہونا۔
١٤	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت	
	نکھر کر	صاف ستھرا ہوکر۔
	حسب	ذاتی شرافت۔
١٥	حضرت امام حسین علیہ السلام کو نصیحت	
	پند	نصیحت۔
	وجہ	سبب۔
	زیب وزین	آرائشگی و پیراستگی۔

صفحہ	الفاظ	معنی	صفحہ	الفاظ	معنی
	مشفق	محبت کرنے والا۔		چاپلوس	خوشامدی۔
	مدّنظر ہونا	پیشِ نظر ہونا۔		پھوس ڈالنا	خشک گھاس ڈالنا۔
	وعظ و پند	پند و نصیحت۔			مشکلوں میں مبتلا کرنا۔
	کاربند	عمل کرنے والا۔		بیع و ہبہ	فروخت کرنا اور بخش دینا۔
	کوشاں	کوشش کرنے والا۔	۱۸	حضرت امام حسینؑ کو نصیحت اور	
	طاعت	فرمانبرداری، عبادت۔		واقعہ کربلا پر صبر کی وصیّت	
		بندگی۔		فردا	آنے والا کل کا دن۔
	عُلا	بلندی، برتری۔		عروسی	دلھن بننا، شادی، نکاح کا۔
	عبرت	نصیحت۔		مرور	گزر جانا۔
	عیاں	ظاہر۔		میرِ حشر	قیامت کا سردار۔
	خاصان خدا	خدا کے خاص بندے		روزِ نشر	روزِ قیامت، دوبارہ
	سعی	کوشش۔			زندہ ہونے کا دن۔
	سرمدی	ہمیشہ رہنے والا۔		منتقم	بدلہ لینے والا۔
	قصد	ارادہ۔		آفات	آفت کی جمع، بلائیں۔
	افکار	فکر کی جمع۔ خیالات		نورِ عین	آنکھ کی روشنی مراد بیٹا۔
	انکسار	عاجزی، خاکساری		اختصار	کمی کرنا۔
	شعار	طریقہ۔		غُدر	انکار۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	مفتخر	باعزت۔
	مورِد	وارد ہونے کا مقام۔
۲۰	مصیبت میں پریشان نہ ہونا چاہیے	
	جنبش	حرکت۔
	لغزش	قدم ڈگمگانا، پھسلنا۔
۲۰	سختی روزگار پر صبر کی تلقین	
	نیرنگی	بازی گری، جادوگری
۲۰	رنج کے بعد خوشی	
	معطل	کام سے گیا گزرا۔
	دادرس	فریاد کو پہنچنے والا۔
۲۱		انصاف کرنے والا۔
۲۱	ذلیل روزی سے بچو	
	ذلیل	بے عزت، حقیر،
		کمینہ، رسوا۔
۲۲	ستائش عقل و دانش	
	ستائش	تعریف۔
	دانش	عقل، سمجھ بوجھ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	ربِ اَنام	مخلوقات کا پروردگار۔
	مقاصد	مقصد کی جمع۔
		بہت سے مطلب۔
	مدار	دورہ کرنے کی جگہ۔
		دھری، مجازاً جس پر
		کوئی بات ٹھہری ہو۔
	عقل سلیم	صحیح عقل۔
	فہیم	سمجھ دار۔
	جودت	طبیعت کی تیزی،
		ذہانت۔
۲۳	جوہر اصلی جوہر اضافی سے بہتر ہے	
	اضافی	غیر اصلی۔
	نسب	خاندان کا سلسلہ
	جوہر	کمال ہنر، لیاقت۔
۲۳	مفلسی سے عیب لگتا ہے	
	نرا	سراسر،
		بالکل۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۲۳	**جوہر ذاتی ہونا چاہیئے نہ کہ صفاتی**	
	جوہر	قابلیت، کمال، ہنر
	ذاتی	اصلی، حقیقی۔
	صفاتی	صفات سے منسوب، عارضی۔
	نسب	خاندانی سلسلہ۔
	پارسائی	پرہیزگاری۔
۲۴	**ستائش پرہیزگاری وسکوت وصموت**	
	ستائش	تعریف۔
	صموت	خموشی۔
	تادیب	ادب سکھانا۔
	خالص طلا	کھرا سونا۔
۲۴	**دوسروں کی عزت کرو اور تلخ جوابی سے بچو**	
	تلخ	کڑوا، ناگوار، ناپسند۔
۲۴	**ناخن چیدن**	
	چیدن	چننا مجازاً ناخن بنانا،

صفحہ	الفاظ	معنی
		ناخن کاٹنا۔
	خوابس	عربی میں پانچ انگلیوں کے ناموں کے ابتدائی حروف خ۔ خنصر چھوٹی انگلی ' و '، وسطیٰ بیچ کی انگلی "ا"، ابہام انگوٹھا "ب" بنصر بیچ کی انگلی اور چھوٹی انگلی کے درمیان کی انگلی "س" سبابہ انگشت شہادت یعنی انگوٹھے کے پاس والی انگلی۔
	اوخسب	"ا" ابہام، انگوٹھا "و"، وسطیٰ بیچ کی انگلی "خ"، خنصر چھوٹی انگلی "س" سبابہ انگوٹھے کے برابر والی انگلی "ب"، بنصر، چھوٹی انگلی کے پاس والی انگلی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
٢٤	**علم و دانائی**	
	دانائی	عقل۔ سمجھ بوجھ،
	خطاب	گفتگو۔
	حلم	بردباری، برداشت، تحمل۔
	عود ناب	خالص عود۔
	عود	ایک قسم کی سیاہ خوشبودار لکڑی۔
٢٥	**سترِ عیوب و عفوِ ذنوب**	
	سترِ عیوب	عیبوں کا چھپانا۔
	عفوِ ذنوب	گناہوں کا معاف کرنا۔
	حوادث	حادثہ کی جمع۔ مصیبتیں۔
	سپر	ڈھال۔
٢٥	**مکّار کی دوستی ظاہری ہے**	
	مکّار	دھوکہ باز، فریبی۔
	فریبی	دغا باز۔
٢٥	**وجدانِ اعداء و فقدانِ احبّاء**	

صفحہ	الفاظ	معنی
	وجدان	پا لینا۔ دریافت کر لینے کا ذوق سلیم۔
	فُقدان	نہ ہونا۔
	اعداء	عدو کی جمع، دشمن۔
	احباء	حبیب کی جمع، دوست
	مہذّب	تہذیب یافتہ۔
	منادمت	ہمنشینی کرنا۔
	مُداومت	ہمیشگی، قیام۔
	گاہ گاہ	کبھی کبھی۔
٢٦	**موت نئی چیز نہیں ہے**	
	گریبان چاک کرنا	گریبان کے ٹکڑے اڑانا۔ زیادہ غم کا اظہار کرنا۔
	مشیّت	خواہش، مرضی۔
٢٧	**اسباب فلاح**	
	فلاح	بہبودی، سلامتی۔ بھلائی۔
	عصیان	گناہ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۲۷	**زوال جاہ و مال**	
	زوال	اتار، کمی۔
	جاہ	مرتبہ، رتبہ۔
	مال	دولت۔
	عقاب	ایک قسم کا گدھ۔
۲۷	**ہوا و ہوس کی پیروی نہ کر**	
	تا کُجا	کہاں تک۔
	پیری	بوڑھاپا۔
	شباب	جوانی۔
	بلاَل	حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اور موذّن۔
	شیب	بوڑھاپا۔
	ساعت	گھڑی۔
	زیر	نیچے۔
	اقامت	ٹھہرنا۔
	خواستگار	خواہشمند۔
	حجاب	پردہ۔
	قاصد	ایلچی، ہرکارہ۔
۲۸	**یاد احباب جانی و ایّام جوانی**	
	احباب	حبیب کی جمع، دوست آشنا، پیارا۔
	جانی	پیارا۔
	ایّام	یوم کی جمع دن۔
	خون نابہ فشانی	خالص خون بہانا، رونا
	عُشرِ عشیر	دسویں حصّہ کا دسواں یعنی سوواں حصّہ، مراد ذرا سا۔
	فرقت	جدائی۔
	احباب	حبیب کی جمع دوست۔
۲۸	**دنیائے فانی**	
	فانی	فنا ہونے والی، مٹنے والی۔
	چھاؤں	سایہ۔
	شب	رات۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	برق	بجلی۔
	اُفق	آسمان کا کنارہ۔
۲۹	**ترغیب عقبیٰ**	
	ترغیب	شوق دلانا۔
	عُقبیٰ	آخرت۔
	داربقا	ہمیشگی کا گھر، آخرت۔
	لبیب	عقل مند۔
۲۹	**تعلیم نفس**	
	خوگر	عادی۔
	استقلال	مضبوط مزاجی۔
	طمع	لالچ۔
۲۹	**نظر بازی**	
	دزدیدہ نظر	کن انکھیوں سے دیکھنا
	شہوانی	شہوت سے منسوب، تماش بینی۔
	گہوارہ	پالنا، جھولا۔
۳۰	**یاوہ گوئی وخاموشی**	

صفحہ	الفاظ	معنی
	یاوہ گوئی	بیہودہ بات چیت۔
	ہرزہ سرائی	بکواس، بیہودہ گوئی۔
	عیوب	عیب کی جمع، برائیاں۔
	بَکّی	بکواس کرنے والا۔
	رَو	بہاؤ، تیزی، دھن، خیال، جوش۔
	لغزشوں	غلطیوں، کوتاہیوں۔
۳۰	**مفارقت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**	
	مفارقت	جدائی۔
	ضغطے	کشمکش۔ بے چینی۔
	زار	کمزور۔
۳۱	**احتیاج جہل**	
	جہل	نادانی، نہ جاننا۔
	سنانوں	برچھیوں، نیزوں۔
۳۱	**آئین مصاحبت**	
	آئین	قانون، قاعدہ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	مصاحبت	ہم نشینی، پاس بیٹھنا۔
	شریروں	شر پسندوں، بدمعاشوں غنڈوں۔
	ابتری	خرابی۔
	غُرّاتا رہے	غصہ سے چیختا رہے۔
	حماقت	بیوقوفی۔
	خفیف	رُسوا، ہلکا۔
	مشتری	خریدار۔
۳۲	تحذیر برا ظہار اسرار	
	تحذیر	ڈرانا، بچانا۔
	اسرار	سِر کی جمع۔ بھیدوں۔
	کجرو	ٹیڑھی چال چلنے والا۔
۳۲	بیہودہ گوئی کے موقع پر تسبیح و بہ نیت قربت دو رکعتیں	
	نیت	ارادہ۔
۳۳	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت	
	فرمان پذیر	حکم ماننے والا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	اقارب	رشتہ دار۔
	مہذّب	تہذیب یافتہ، باادب۔
	عزیز	پیارے، دل پسند۔
	ایذائیں	اذیتیں۔ تکلیفیں۔
	نثار	قربان، فدا۔
	چشم پوشی کرنا	آنکھ چرانا، دیکھ کر۔ ٹال دینا۔
	اعتماد	بھروسہ۔
	رَبُّ العباد	بندوں کا پروردگار۔
	مُنکر	انکار کرنے والا۔
	بنا	عمارت۔
	دائمی	ہمیشہ رہنے والا۔
	رطب اللِسان	تر زباں، تعریف کرنے والا۔
	ذی روح	جاندار۔
	لِلّٰہیت	اللہ کے لئے۔
	معذور	معاف کیا ہوا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
		قابلِ معافی ہونا۔
۳۴	**بلند مراتب کیلئے شب بیداری**	
	مراتب	مرتبہ کی جمع ہے، رتبے
	گل چینی	پھول چننا۔
۳۴	**ترجیح مشقت سفر بر آسائش حضر**	
	ترجیح	بڑھانا۔ برتری دینا۔
	مشقت	محنت، تکلیف۔
	حضر	سفر کی ضد، ایک جگہ کا قیام۔
۳۵	**انسان نظر نہیں آتا**	
	شاہد	شہادت دینے والا۔ گواہ۔
۳۵	**جدائی از یاران ریائی**	
	از	سے۔
	یاراں	بہت سے دوست۔
	ریائی	دکھاوے کے، منافق، زمانہ ساز۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۳۵	**تقدیر و تدبیر**	
	تدبیر	کسی کام کی ابتداء، انتہا سوچنا۔ دور اندیشی۔
	انحصار	ایک بات کا دوسری بات پر موقوف ہونا۔
	اہلیت	قابلیت۔
	مخدوم	آقا۔ جس کی خدمت کی جائے۔
	نحس	بد۔
	غائب	چھپنے والا۔
	سعد	نیک۔
	آشکار	ظاہر۔
۳۶	**لوازم محبت و مروت**	
	لوازم	لازم کی جمع، ضروری چیزیں۔
	مروّت	لحاظ، خلق۔ بہادری۔
	مُشت	مُٹھی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۳۶	**محبت میں صفا و ثبات ہونا چاہئے**	
	صَفا	صفائی، خلوص۔
	ثبات	پائداری، قیام۔
	رازوں	بھیدوں۔
۳۷	**دنیا پرست کی مذمّت**	
	مُذمّت	برائی۔
	اعتدال	میانہ روی۔
	دوام	ہمیشگی۔
	خدنگ	تیر۔
	جھڑی	لگاتار بارش۔
	انشراح قلب	دل کا کھلنا۔
۳۷	**ترجیح امروز بفردا**	
	ترجیح	برتری۔
	امروز	آج کا دن۔
	بفردا	آنے والے کل پر۔
	شافی	شفا دینے والا۔ ایسا جس سے اطمینان ہو جائے
۳۸	**فراق احباب**	
	فراق احباب	دوستوں کی جدائی۔
	فراق	جدائی۔ علیحدگی۔
	طبق	درجہ، پردہ، رکابی۔
۳۸	**اندیشۂ مرگ**	
	اندیشۂ مرگ	موت کا ڈر۔
	مرگ	موت
	حشر	قیامت۔
	بالش	تکیہ۔
۳۸	**شباب رفتہ**	
	شباب	جوانی۔
	فیض رسانی	نفع پہنچانا۔
۳۹	**مناجات**	
	عفو	بخشش، معافی۔
۳۹	**حقیقت انسانی**	
	عارف	پہچاننے والا۔
	جرمِ حقیر	ذرا سا جسم۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	پنہاں	چھپا ہوا۔
۴۰	**طبع وقّاد وذہن نقّاد۔**	
	طَبع	طبیعت، مزاج، خصلت
	وَقّاد	بھڑکنے والی۔
	و	اور۔
	ذہن	طبیعت کی تیزی۔
	نقّاد	تنقید کرنے والا، پرکھنے والا، کھوٹا کھرا دیکھنے والا
	مات	شکست۔
	عیاں	ظاہر۔
۴۰	**جہالت**	
	قبور	قبر کی جمع، گوریں، قبریں
	روزنشور	اٹھنے کا دن، مراد قیامت کا دن۔
۴۰	**بہائم صفت انسان**	
	جان پدر	باپ کی جان۔ مراد بیٹا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۴۱	**تعلیم صبیان**	
	صِبیان	بچّے۔
	طفلی	بچپن۔
	گہُر	موتی۔
	دِیبا	اطلس، ایک باریک ریشمی کپڑا۔
	مسند	گدی، تخت، امراء کے بیٹھنے کا فرش۔
	گوش	کان۔
	ہوش	عقل۔
	تلچھٹ	پانی کے نیچے بیٹھی ہوئی گرد، گاد۔
	حلقہ بگوش	کان میں بالی رکھنے والے مراد غلام۔
۴۱	**راحت بغیر محنت نہیں ملتی**	
	ہلاکت	موت، ہلاک ہونا۔
	عُذر	انکار۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	نازیبا	نامناسب۔
	مَعذرت	معافی۔
۴۲	**صبر و توکل**	
	توکل	بھروسہ۔
۴۲	**رنج کے بعد راحت**	
	کشادگی	فتح، کامیابی، کشائش
	جُرأت	ہمت، دلیری۔
	سَحَر	صبح۔
۴۳	**ہمت سے کام لینا چاہئے**	
	معدوم	گُم، ناپید۔
	دَہر	زمانہ۔
	گرو	گروی۔
	بے ضرر	بے نقصان۔
	خُو	عادت۔
	گُریز	بھاگ جانا۔
	پسپائی	شکست، پیچھے ہٹ جانا
	عَار	شرم، ننگ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	اقدام حکومت	بزرگی کے لیے آگے بڑھنا۔
۴۳	**رضاء بقضاء**	
	رضا	رضامندی۔
	بقضاء	حکم الٰہی پر، موت پر۔
	اُمور	امر کی جمع ہے، کام معاملے۔
	دست	ہاتھ۔
	قضاء	موت۔
	معیّن	مقرّرہ۔
۴۴	**رزق خدا کے اختیار میں ہے**	
	ریزہ	ذرّہ برابر، چھوٹا سا۔ ٹکڑا۔
۴۴	**انقلاب روزگار**	
	انقلاب روزگار	زمانہ کی تبدیلی۔
	قصُور	قصر کی جمع، محلّات۔
۴۴	**دنیاوی اقبال و ادبار**	
	اقبال	خوش نصیبی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	اَدبار	تباہی۔
	انجانی	غیر معلوم، وہ جسکا علم نہ ہو
	بے نوا	بے سامان، مفلس، محتاج
۴۵	**بے اعتبار زندگی**	
	روگی	بیمار مریض۔
۴۵	**شکوۂ زمانہ**	
	شکوہ	شکایت۔
	تغیُّر	تبدیلی۔
	شاکی	شکایت کرنے والا۔
۴۵	**تقسیم جامعہ انسانی**	
	تقسیم	بانٹنا، حصّے کرنا۔
	جامعہ	جماعت، عوام۔
	جلیل	بزرگ۔
	باہم	ساتھ ساتھ۔
۴۶	**ترجیح غنا برفقر**	
	ترجیح	بڑھانا۔ برتری دینا۔
	غِنا	بے پروائی، بے نیازی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
		دولت مندی۔
	بر	اوپر۔
	فقر	فقیری، محتاجی۔
	عُقدہ	گرہ۔
۴۶	**دشمن کو حقیر نہ سمجھو**	
	حقیر	ذلیل، کمزور۔
۴۷	**غیروں پر بھروسہ**	
	مستغنی	لاپروا، بے نیاز۔
۴۷	**پیری**	
	نقیب	چوبدار، منادی کرنے والا۔
	الامان	پناہ، رحم، خدا پناہ دے۔
	الحذر	خدا بچائے۔
۴۷	**چشم پوشی**	
	چشم پوشی	آنکھ چرانا، درگزر کرنا، دیکھ کر ٹال جانا۔
	صرف نظر کرنا	دیکھ کر نظر انداز کرنا۔
	فطرت	پیدائشی خصلت، قدرتی مادہ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۴۸	**تلقین صبر**	
	تلقین	نصیحت ۔
	ایلوہ	ایک درخت کا خشک کیا ہوا رس جو نہایت کڑوا ہوتا ہے ۔
۴۸	**اشرار زمانہ**	
	اشرار	شریر لوگ، بُرے آدمی
	مُبتلا	گرفتار، پھنسا ہوا۔
	خیر	نیکی، بھلائی ۔
	شر	برائی، بدی ۔
۴۸	**ترغیب نفس بہ پرہیزگاری**	
	تَرغیب	لالچ دلانا، شوق دلانا
	نادم	شرمندہ ۔
	تخمُ ریزی	بیج بکھیرنا ۔
	زاد	توشۂ سفر ۔
	نتیجہ خیز	نتیجہ پیدا کرنے والا ۔
	جان کاہی	جان کا گھٹانا ۔
۴۹	**ترحم بر ایتام**	
	ترحّم	رحم کرنا ۔
	ایتام	یتیم کی جمع ہے بن باپ کے بچے ۔
	کفیل	ضمانت کرنے والا، ذمہ دار ۔
۴۹	**شماتت بری خصلت ہے**	
	شماتَت	کسی کے نقصان پر خوش ہونا ۔
	مصائب	مصیبت کی جمع ہے، تکلیفیں، بلائیں ۔
	گردش	چکّر
	کنان	کرنے والے ۔
۴۹	**صبر و شکر کی عادت**	
	وافر	زیادہ، بکثرت ۔
۵۰	**عار و ننگ کی چند مثالیں**	
	عار	شرم، غیرت ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	تنگ	بدنامی ہونا۔
	جار	پڑوسی۔
	بار	بوجھ۔
	اِسراف	فضول خرچی۔
	سائل	سوال کرنے والا۔
۵۰	نفس شماری	
	نَفَس	سانس۔
	فِراق	جدائی۔
	حُدی خواں	وہ اونٹ والا جو اپنے گانے سے اونٹ کو مست کر ڈالے اور اونٹ ناچنے لگے۔
	صبح و مسا	صبح اور شام۔
۵۱	حضرت امام حسن علیہ السلام کو نصیحت	
	اِستغنَا	لاپروائی، بے نیازی۔
	بردباری	برداشت، حلم۔
	پُختہ	پکی، مکمل۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	اِنہماک	مصروف ہونا۔
	اِستغراق	کسی خیال میں ڈوب جانا، محویت۔
	یاس	ناامیدی۔
	غنیمت	قدر کرنے کے لائق۔
	شفاف	صاف ستھرا۔
۵۱	قضا و قدر پر اعتراض نہ کر	
	قضا	خدا کا وہ حکم جو جاری ہو چکا۔
	قَدَر	تقدیرِ الٰہی۔ فرمان، حکم خدا جو اس کے اندازے میں ہے۔
۵۲	سلام بر اہل قبور	
	قبُور	قبر کی جمع ہے، قبریں، گوریں، مزار۔
	رطب	تر، تازہ۔
	یابس	خشک۔
۵۲	خنجر و شمشیر	

صفحہ	الفاظ	معنی
	شراب	پینے کی چیز۔
	کاسۂ سر	کھوپڑی۔
۵۲	موت سے بے خوف نہ رہنا چاہئے	
	باقرینہ	ترتیب سے، سلیقہ مند
	خدنگ	تیر۔
	چھلنی کرنا	سوراخ سوراخ کرنا
	نگینہ	نگ، جواہر، صاف شفاف
۵۳	سائل کو بخشش	
	مُلامت	لعنت، پھٹکار، دھتکار۔
۵۳	صبر و رضا و جِدّ و جہد	
	جِدّ	محنت، جانفشانی۔
	جہد	کوشش۔
۵۳	مجرمانہ بیداری سے خواب بہتر ہے	
	مجرمانہ	گناہ پیدا کرنے والی۔
	بیداری	جاگنا۔
	کراماً کاتبین	نیکی اور بدی لکھنے والے

صفحہ	الفاظ	معنی
		دو فرشتے جو ہر آدمی کے
		ساتھ تعینات ہیں
	حادثات	حادثہ کی جمع۔
		ناگہانی مصیبتیں۔
۵۴	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	
	قاضی	پورا کرنے والا۔
	الحاجات	حاجتیں۔
	حرزجان	جان کا تعویذ۔
	مَامَن	امن کا مقام۔
	فراخی	خوشحالی۔
	ہیچ	کچھ نہیں۔
	عصیان	گناہ۔
	بار	بوجھ۔
	ندامت	شرمندگی۔
	کاوشیں	محنتیں، مشقتیں۔
	دادگر	انصاف کرنے والا۔
	مُنقطع	قطع کی ہوئی، کاٹی ہوئی۔

صفحہ	الفاظ	معنی	صفحہ	الفاظ	معنی
	کجی	ٹیڑھا پن۔		شفیع	سفارش کرنے والا۔
	حجّت	دلیل۔		داد دینا	انصاف کرنا، کمال
	تلقین	نصیحت۔			کی تعریف کرنا۔
	مانوس	اُنس کیا ہوا، خوگر۔		نامراد	ناکام۔ آرزو کا نہ
	مستقَر	قرارگاہ، ٹھہرنے کی جگہ			پانے والا۔
	رِشتہ	دھاگہ، تعلق۔		سرشار	مست۔
	عفو	بخشش، معافی۔		خواستگار	خواہشمند، طالب۔
	آمرزگار	بخشش دینے والا۔		واہیّات	بیہودہ۔
	ذُوالمنن	احسانوں والا (اللہ)		آس	امید۔
	گامزن	قدم رکھنے والا۔		بچھڑنا	مات کھانا، عاجز ہونا۔
	عظیم	بہت بڑا۔		محشور	میدان قیامت میں
	لاعلمی	نہ جاننا، ناواقفیت			اٹھایا گیا۔
	مُژدہ	خوش خبری۔		مطیع	فرمانبردار۔
	مُستزاد	بڑھایا گیا۔		خائف	خوف کرنے والا۔
	لغزشیں	غلطیاں۔			ڈرنے والا۔
	اعتراف	اقرار۔		دادگر	انصاف کرنے والا۔
	وَقیع	باعزت، عزت والا		شفاعت	سفارش۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	حِلم	بردباری، برداشت۔
۵۷	**کمینوں پر احسان**	
	مشک	ہرن کے نافہ سے برآمد ہونے والی ایک خوشبو
۵۷	**حلم و درگذر و اعتدال**	
	حِلم	بردباری، برداشت
	درگزر کرنا	معاف کرنا۔
	اعتدال	میانہ روی۔
	مَعدن	کان۔ کھان۔
	حِلم	برداشت۔
	ایذا	تکلیف، اذیّت۔
	رسانی	پہنچانا۔
۵۸	**تنبیہہ از حرص وہوا و ترغیب بقناعت و رضا**	
	تنبیہہ	خبردار کرنا، نصیحت، جھڑکی، ملامت، سزا
	حرص	لالچ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	ہوا	خواہش۔
	ترغیب	شوق دلانا۔
	بقناعت	صبر پر۔
	رضا	(اللہ) کی رضامندی۔
	طمع	لالچ۔
	مقسوم	تقسیم کیا ہوا۔
۵۸	**حوادث سے درس عبرت**	
	حوادث	حادثہ کی جمع، ناگہانی بلائیں۔
	عبرت	نصیحت۔
۵۸	**گرسنگی و گناہ صغیرہ**	
	گرسنگی	بھوک۔
	صغیرہ	چھوٹا۔
	مرتکب	کوئی فعل کرنے والا۔
۵۹	**نعمت و نقمت پر شکر**	
	نقمت	عذاب، بلا، مصیبت۔
	ذوالجلال	بزرگی والا (اللہ)۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	جلب	کھینچنا، کشش۔
	دفع	دور کرنا۔
	ملال	رنج۔
۵۹	مال ومالداری کی تمثیل	
	تمثیل	تشبیہ، مثال۔
	صرّاف	روپے پیسے کا لین دین کرنے والا۔
۵۹	مایوس نہ ہونا چاہیئے	
	مایوس	ناامید۔
	دادگر	انصاف کرنیوالا۔
	زادراہ	توشۂ سفر۔
	پُرخطر	خطرے سے بھرا ہوا۔
۶۰	عفوواحسان	
	عفو	بخشش، معافی۔
۶۰	مقام رضا وتفویض	
	رضا	رضامندیِ خدا۔
	تفویض	سپردگی۔ حوالگی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	عالی حوصلہ	بلند ہمت۔
	غربت	مفلسی، محتاجی۔
	شیخی	گھمنڈ، تکبّر۔
	شائبہ	ملاوٹ، شک وشبہ۔
۶۰	شفقت ومہربانی موت	
	شفقت	مہربانی، پیار، رحم۔
	بے گمان	بے شک۔
۶۱	اضطرار خلائق واختیار خالق	
	اضطرار	پریشانی۔ بے اختیاری، بے قراری۔
	خلائق	خلقت، مخلوقات، بہت سے لوگ۔
	اِختیار	پسندیدگی، انتخاب۔
	ذیعلم	عالم، علم والا۔
	گردش	چکّر۔
	چُلّو	ہاتھ کی اس طرح آوک جس میں پانی یا

صفحہ	الفاظ	معنی
		کوئی رقیق چیز لی جا سکے
	خلیج	وہ پانی کا حصہ جو تین طرف خشکی سے گھرا ہو اور ایک طرف سمندر سے ملا ہو۔
	بحر	سمندر، دریا۔
۶۱	**کمال کیاست وضد ما بین غنی و خردمند**	
	کیاست	عقلمندی، ہوش دانائی۔
	ضد	وہ دو چیزیں جو باہم ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں
	ما بیِن	جو درمیان۔
	خردمند	عقلمند۔
۶۱	**توکل وتفویض امر بخالق**	
	تفویض	سپردگی، حوالگی۔
	اَمر	حکم ۔ معاملہ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	بخالق	پیدا کرنے والے (اللہ) سے متعلق۔
	بے نیاز	لاپروا۔
	بانیاز	عاجز، حاجت مند۔
	طراز	زینت، آراستہ کرنے والا
	بندہ نواز	بندے پر مہربانی کرنے والا اللہ۔
	مردآز	حریص، لالچی۔
۶۲	**رضا بقضاء الٰہی**	
	رضا	رضامندی۔
	بقضا	حکم خدا پر۔
	امور	امر کی جمع، کام، معاملے۔
۶۲	**مذمّت دنیا**	
	مذمّت	برائی۔
	مِحَن	محنت کی جمع، رنج، غم، دکھ۔
	تُف	پھٹکار، لعنت، ملامت۔

صفحہ	الفاظ	معنی
		کلمۂ نفرین۔
	لمحہ	سیکنڈ، آنکھ کی جھپکی پلک مارنے کا وقفہ۔
	زمن	زمانے کی جمع، عرصہ دنیا۔
۶۳	**یاران منافق وناموافق**	
	یاران	دوست۔
	منافق	دل کا کچھ زبان کا کچھ مکار، ریاکار کافر ہونا
	سرکشی	نافرمانی۔
	حرص وہوا سے ترہیب اور قناعت و رضا کی ترغیب	
	حرص وہوا	لالچ اور نفسانی خواہش
	ترہیب	ڈرانا۔
	قناعت	تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔
	رضا	رضامندی، مرضی۔
	ترغیب	شوق دلانا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	حسب منشاء	مرضی کے مطابق۔
	ممانعت اضطرار واضطراب	
	اضطرار	پریشانی۔ بے چینی۔
	اضطراب	تڑپ بے قراری۔
	ترجیح آخرت بر دنیا	
	ترجیح	بڑھانا، برتری دینا۔
	مقسوم	قسمت کیا ہوا، قسمت میں لکھا ہوا۔
	بخل	کنجوسی۔
	تضیعِ عمر انسانی	
	تضیعِ	ضائع کرنا، برباد کرنا کھو دینا۔
	نذر	بھینٹ، چڑھاوا، پیش کش۔
	کوچ	سفر، روانگی۔
	طولِ عمری	لمبی عمر۔
	نِری	خالص، بالکل۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۶۵	**دنیاء فانی وغفلت انسانی**	
	کوچ	ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا، روانہ ہونا، مرجانا۔
۶۵	**ترغیب نفس بصفات حمیدہ**	
	ترغیب	شوق دلانا۔
	حمیدہ	عمدہ، اچھی، لائق تعریف
	ناتوانی	کمزوری۔
	ذبح ہونا	گلا کٹنا۔
	فربہ	موٹا۔
	لاغر	ڈُبلا۔
	انکساری	خاکساری، عاجزی۔
	شائبہ	ملاوٹ، شک۔
	طوق	کنٹھی، وہ حلقہ جو مجرموں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
۶۵	نقش ونگار	بیل بوٹے۔
	حلقوں	زنجیروں۔
	جکڑا ہوا	سختی سے بندھا ہوا۔
	فریب	دھوکا۔
۶۶	**خطاب بجابر بن عبداللہ انصاری**	
	طاعت	فرمانبرداری، عبادت، بندگی۔
	ناسپاسی	ناشکری۔
۶۷	**آمد پیری ورخصت شباب**	
	آمد	آنا۔
	پیری	بوڑھاپا۔
	شباب	جوانی۔
۶۷	**آنے والے مصائب پر پہلے سے نظر رکھنا عقلمندی ہے**	
	مصائب	مصیبت کی جمع، دکھ، تکلیفیں
	ہمکنار ہونا	ہم آغوش ہونا۔ گلے ملنا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	رضا بہ تقسیم الٰہی	
	رضا	رضامندی، خوشی، مرضی
	تقسیم	بانٹ۔
۶۸	**دل غنی رکھو پاکیزہ اخلاق سیکھو زبانی دعوے بیکار ہیں**	
	غنی	لاپروا، بے نیاز۔
	ثروت	دولتمندی، امیری۔
	ذیشان	شان والا، عالی مرتبہ۔
	نطق	بولنے کی طاقت۔
	سحر بیان	جادو بیان۔
۶۹	**دوسروں کی عیب جوئی نہ کر اپنے عیبوں پر نظر رکھ، دولت کا صحیح مصرف ہو**	
	عیب جوئی	برائی کی تلاش۔
	مصرف	خرچ۔
	تلخ کام	ناگوار مقصد والا۔
	جود وعطا	بخشش وکرم۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	نادار	مفلس، محتاج۔
۷۰	**ہمت بلند رکھو، صبر وتحمل سے کام لو، نفس کی حفاظت کرو اور عمدہ نمونہ بنو**	
	کلفت	تکلیف، سختی، بے چینی
	حصار	قلعہ۔
	مایہ	سرمایہ، پونجی۔
	فیض	بخشش۔
	شعار	طریقہ۔
	غمگسار	غم کھانے والا، ہمدرد
۷۱	**ہمیشہ پر امید رہو، یاس وحرمان کو پاس نہ آنے دو**	
	یاس	ناامیدی۔
	حرمان	ناامیدی۔
	دکھڑا	دکھ کی کہانی، بپتا۔
		آفت۔
	بے زری	مفلسی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	بدظنی	بدگمانی۔
۷۱	سوال کرنا اور عزت بیچنا برابر ہے، اگر سوال ہی کرنا ہے تو شریف سے کرو	
	عطیوں	بخششوں۔
۷۱	بھیگ مانگنا بدترین خصلت ہے، تکبر امیروں کا شیوہ ہے سب سے بڑا ظالم انسان ہے	
	خصلت	عادت۔
	شیوہ	طریقہ۔
۷۲	مزدوری غیر کے احسان و سوال سے بہتر ہے	
	چٹانیں	بڑی سلیں، لمبے چوڑے پتھر۔
	لادکر	پیٹھ پہ رکھ کر۔
	عار	شرم۔
	ذلت	حقارت۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۷۲	عزت کو ذلت کے بدلے نہ بیچو ممنون احسان ہونا بھی ذلت ہے۔	
	دہر	زمانہ۔
	خلقی	پیدائشی۔
	سرمگیں آنکھیں	سیاہ، سرمہ لگی ہوئی آنکھیں۔
۷۲	مروت و مہمان نوازی	
	توشہ	کھانے پینے کی چیزیں۔
۷۳	تھوڑے پر صبر کرو مگر آبرو نہ بیچو	
	جلیل	بزرگ۔
۷۳	فقیروں زیردستوں اور ہمسایوں سے بہترین سلوک کرو	
	زیردستوں	ماتحتوں۔
۷۴	وصال سے تو ہجر ہی بہتر ہے	
	وصال	ملاقات۔
	ہجر	جدائی۔
	کراہت	نفرت۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	زوال	گھٹاؤ، کمی، تنزل۔
۷۴	اعتراف گناہ بدرگاہ الٰہ	
	اعتراف	اقرار۔
	بیم	خوف۔
	رجا	امید۔
	عفو	بخشش، معافی۔
	عقاب	عذاب۔
	بیگمان	بے شک۔
۷۵	علم نجوم پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے	
	مریخ	ایک ستارے کا نام جسے جلاّد فلک بھی کہتے ہیں یہ منحوس خیال کیا جاتا ہے۔
	بُرج	گنبد، آسمانی دائرے کا بارھواں حصّہ۔
	حَمَل	آسمان پر پہلا برج جب آفتاب اسمیں

صفحہ	الفاظ	معنی
		داخل ہوتا ہے تو بہار آتی ہے۔
	مشتری	چھٹے آسمان پر ایک ستار ہے اور سعدِ اکبر سمجھا جاتا ہے۔
	زُحل	ستارہ ہے جو نحس خیال کیا جاتا ہے سنیچ
۷۵	حضرت مہدی موعود کے خروج کی علامتیں	
	موعود	جسکا وعدہ کیا گیا ہے۔
	خروج	باہر آنا۔
	علامتیں	نشانیاں۔
	غبار	گرد۔
	عدل گستر	انصاف پھیلانے وال
	مطیع	فرمانبردار۔
	عیّاش	عیش پرست، تماشبین
		نفس پرست، زناکار

صفحہ	الفاظ	معنی
	وضیع	کمینہ۔
	سنجیدگی	سمجھ بوجھ۔
	برمحل	موقع پر۔
۷۶	**طلب مال شقاوت مآل**	
	طلب	جستجو، تلاش۔
	شقاوت	بدبختی۔
	مآل	انجام۔
	بقا	قیام، ٹھہراؤ، ہمیشہ کی زندگی۔
	قانع	قناعت کرنے والا تھوڑی چیز پر صبر کرنیوالا
	تا	تک۔
	حیات	زندگی۔
۷۶	**علم شجاعت اور مال کو پنہاں رکھو**	
	پنہاں رکھنا	چھپانا۔
۷۶	**خطاب بحارث اعور ہمدانی**	
	صراط	راستہ، پل صراط۔
	لغزش	پھسلن۔
	لرزش	کپکپی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۷۷	**احوال وآثار قیامت**	
	صور	نرسنگا، وہ آواز جو اسرافیل فرشتہ قیامت کے دن نکالے گا۔
	چھُٹ جائیگی	رہا ہوجائیگی، آزاد ہوجائے گی۔
	ماجرا	کہانی، واقعہ، آپ بیتی۔
	وحی رب	پروردگار کی وحی۔
	وَحی	خدا کا حکم جو پیغمبروں کو فرشتہ کے ذریعہ ملتا ہے۔
۷۸	**غزوہ تبوک کے موقع پر منافقوں کی فتنہ پردازی**	
	غَزْوَہ	وہ جنگ جس میں پیغمبرؐ خدا بہ نفس نفیس شریک ہوئے۔
	تبوک	ایک مقام جہاں جنگ تبوک ہوئی۔
	منافقوں	مکاروں، کافروں ظاہر میں مسلمانوں لیکن

صفحہ	الفاظ	معنی
		باطن میں کافروں۔
	فتنہ پردازی	فساد برپا کرنا۔
	شرمساری	شرمندگی۔
	شعار	طریقہ۔
	دوش	کندھا۔
	انکسار	خاکساری۔
	ابنِ عمّ	چچا زاد بھائی۔
۷۹	**طلحہ و زبیر کے ظالمانہ رویّہ کا بیان**	
	بیر	دشمنی۔
۸۰	**اسرارِ وحدت اور عقلِ انسانی**	
	کُنہ ذات	ذات خدا کی حقیقت کو پہچاننا۔
	درک کرنا	معلوم کرنا، پتہ لگانا
	حادثات	حادثہ کی جمع، ناگہانی بلائیں۔
۸۰	**حکم قضا و قدر اٹل ہے روح سے پہلے روزی خلق ہوئی**	

صفحہ	الفاظ	معنی
	جور و جفا	ظلم و ستم۔
	محال	ناممکن۔
	عدم	نیستی وجود کی ضد۔
	نہاں	چھپا ہوا۔
۸۰	**ثبوت حشر و نشر میں فلسفیوں کو مُسکت جواب**	
	فلسفیوں	فلسفہ جاننے والوں۔
	مُسکِت	چپ کرنے والا۔
	منجّم	نجومی
	طبیب	علاج کرنے والا، حکیم، ڈاکٹر۔
۸۱	**رفتار زمانہ و مرور ایام**	
	مرور	گزرنا۔
	منصف	انصاف کرنے والا۔
۸۱	**زمانے کے سرور میں غم کی تلخی ہے**	
	سرور	خوشی، نشہ۔

صفحہ	الفاظ	معنی
۸۰	دنیا فتنہ و غم میں مبتلا کرتی ہے	
	ثناء	تعریف۔
۸۱	ہر کمال کیلئے زوال ہے اور ہر نعمت کا شکر واجب ہے	
	نگہداشت	حفاظت۔
	اختتام	ختم ہونا۔
	انتقام	بدلہ۔
	سَم	زہر۔
	قوام	چاشنی پانی میں پکی ہوئی شکر جس میں تار آجائے۔
	زوال	کمی، اتار، گھٹاؤ۔
	انضمام	ملاوٹ، پیوستہ ہونا۔
	انہدام	ڈھے جانا، عمارت کا گرنا۔
۸۲	شریفوں پر احسان اور کمینوں سے پرہیز کرو	

صفحہ	الفاظ	معنی
	اشراف	شریف کی جمع۔ اردو میں واحد بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیک لوگ۔
	ذم	برائی۔
	آب	پانی۔
	نیساں	رومیوں کے ساتویں مہینے اور اس مہینہ کی بارش کا نام جس کے قطروں سے موتی بنتے ہیں، ہندی میں بیساکھ اور انگریزی مہینے کی ۱۲ر اپریل سے ۱۲ر مئی تک یہ بارش ہوتی ہے
	گہر	موتی۔
	سَم	زہر۔
۸۳	شریف کو رازدار بناؤ	
	رازدار	بھیدی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	عیاں	ظاہر۔
٨٣	**قابو پا کر ظلم نہ کرو اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہو**	
	مزرعہ	کھیتی۔
	شرمسار	شرمندہ۔
٨٤	**ارکانِ اسلام کی تباہی پر رونا چاہیئے**	
	ارکان	رکن کی جمع ستونوں اصول۔
	اصل	جڑ، اصول دین شیعوں کے نزدیک دین کی جڑیں پانچ ہیں (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) قیامت۔
	فرع	شاخ، فرع کی جمع فروع ہے فروع دین دس ہیں۔ (۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) زکوٰۃ (۵) خمس (۶) جہاد (۷) امر بالمعروف (۸) نہی عن المنکر (۹) تبرّا (۱۰) تولّا۔
٨٤	**قضاءِ الٰہی کے آگے انسان مجبور ہے**	
	قضاء	حکمِ خدا۔
	ادیب	علم زبان کا عالم۔ ادب جاننے والا۔
	عسرت	تنگ دستی۔
	بہرہ ور	فائدہ مند، خوش نصیب۔
	علّام	بہت جاننے والا۔
	حسیب	حسابدان، حساب کرنے والا
١٧٦	**امامت و خلافت پر احتجاج**	
	احتجاج	کسی شے کے خلاف. حجّت کرنا، پروٹسٹ کرنا۔
	ابنِ عَم	چچا کا بیٹا، چچیرا بھائی۔

صفحہ	الفاظ	معنی	صفحہ	الفاظ	معنی
	قائد	رہنما۔		دھندلے	ملگجے۔ گدلے، بے نور۔
	جابر	ظالم۔		فنا کے گھر	موت کے گھر یعنی دنیا۔
	برملا	ظاہر۔		دوام	ہمیشگی۔
	سبقت	پہل کرنا۔		مدّعا	قصد، مطلب۔
	ہلاکت	ہلاک ہونا، مرجانا۔		خسر	سسر، بیوی کے باپ
۸۵	**مراسم اخوّت ومعالم فتوّت**				سُسرا۔
	مراسم	رسمیں، نشانیاں۔		ذی حشم	لشکر والے، نوکر چاکر
	معالم	دانائیاں، پہچانیں۔			والے۔
	فتوّت	جوانمردی۔		سیّد الشُّہدا	شہیدوں کے سردار۔
۸۵	**خطاب بمعاویہ بن ابوسفیان**			عَم	چچا۔
	خصومت	دشمنی۔		کروبیوں	فرشتوں۔
	پیشِ داور	انصاف کرنے والے		کدبانو	نکاحی زوجہ۔
		(خدا) کے سامنے۔		پرواز	اڑان۔
	لیل ونہار	رات اور دن۔		بنت	بیٹی۔
	سیّاروں	گردش کرنے والے		سبقت	پہل کرنا۔
		ستاروں۔		برنا و پیر	جوان اور بوڑھا۔
	رونما	ظاہر۔		حسب	مطابق۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	کبریا	اللہ تعالیٰ۔
۸۷	غربت پر شکستہ دل نہو، قناعت کرو اور کمینوں سے مدت مانگو	
	شکستہ دل	تنگ دل، پریشان بے قرار۔
	پیش	سامنے۔
	لَئِیم	کنجوس۔
۸۷	ایک رجز کے تین اشعار	
	رَجَز	وہ اشعار جو عرب میں بہادر اپنے حریف کے سامنے اپنا رعب جمانے کے لئے پڑھتے تھے۔
	معجزہ نما	معجزہ دکھانے والے
	دستار بندی	فضیلت کی پگڑی باندھنے کی رسم۔
۸۸	شکوۂ ارباب نفاق وشقاق	
	ارباب	رب کی جمع، پرورش کرنے والے۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	نفاق	دشمنی۔
	شقاق	سخت دلی۔
	عذر خواہی	معافی طلب کرنا۔
	حَبْل	رسّی۔
	دلوِ آب	پانی کا ڈول۔
	اجتناب	پرہیز۔
۸۸	کوشش سے مشکل آسان کرو	
	قصد	ارادہ۔
	سہل سا	آسان جیسا۔
	محال	ناممکن۔
۸۸	مشکلوں میں پھنس کے پریشان نہونا چاہئے۔	
	تغیّر	تبدیلی۔
	تبدُّل	انقلاب۔ پہلی حالت سے پلٹ کر دوسری حالت میں جانا۔
۸۹	امام حسین علیہ السّلام کو نصیحت	

صفحہ	الفاظ	معنی
	شریف الطبع	نیک مزاج۔
	پیراستہ	آراستہ۔
	جلوہ نما	ظاہر ہونے والا۔
	حوادث	حادثہ کی جمع ، ناگہانی مصیبتیں۔
	حسنِ ظن	اچھا گمان۔
	اہانت	ذلت ، توہین کرنا۔
۸۹	مصائب زمانہ پر صبر کرنا چاہیئے	
	مصائب	مصیبت کی جمع مصیبتیں۔
	مُظاہرہ	کسی خاص امر کے اظہار کے لئے مجمع کرنا
۹۰	مصائب سے انسان میں پختہ کاری آتی ہے	
	پختہ کاری	پکا کام ، مشق ، مہارت
	بے نیازی	لاپروائی۔
	قانع	قناعت کرنے والا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	مُحکم	مضبوط۔
۹۰	ہے جو انہونی کبھی ہوتی نہیں	
	انہونی	نہ ہونے والی بات۔
۹۰	خود پسندی و تکبر بری چیز ہے	
	باعث	سبب ، وجہ۔
	ملال	رنج ، غم۔
۹۱	پرہیز گاری و نیکنامی کی زندگی	
	اجتناب	پرہیز۔
	خیر مقدم	استقبال کرنا ، خوش آمدید کہنا۔
۹۱	حرکت ارضی	
	ارضی	زمین کی۔
	گردشیں (ج)	چکر۔
	مدام	ہمیشہ۔
	نوید	خوشخبری۔
	اِتحاد	میل جول۔ اتفاق۔
۹۱	عورتوں کی حفاظت	

صفحہ	الفاظ	معنی
	سابقہ ہونا	کام پڑنا، سامنے آنا
	باطن	دل، اندرونی حصہ۔
۹۲	**عورتوں کی بیوفائیاں**	
	حنائی	مہندی لگی ہوئی۔
	انگلیوں والیوں	انگلی والی کی جمع۔
	بیگماں	بے شک۔
	کنار	پہلو، گود۔
۹۲	**رجز بجواب عبداللہ بن راہی درجنگ نہروان**	
	رجز	بہادری کے اشعار جو میدان جنگ میں حریف کے مقابل پڑھے جاتے ہیں۔
	در	میں۔
	مشرک	خدا کا شریک کرنیوالا۔
	اظلم	سب سے بڑا ظالم۔
۹۲	**نام نامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و**	

صفحہ	الفاظ	معنی
	آلہٖ وسلّم کا معمّا	
	معمّا	پہیلی، وہ بات جس میں کوئی پیچ ہو۔
	مناجات	
	حسن ظن	اچھا گمان۔
	لغزش	خطائیں، فروگذاشتیں۔
	مبہوت	حیران۔
	سنگھار	زیبائش، زینت۔
	زہد	پرہیزگاری، ترکِ دنیا۔
۹۴	**شریف بھوکے مرتے ہیں اور کمینے مزے اڑاتے ہیں**	
	منّ و سلویٰ	ترنجبین اور بٹیر کا گوشت حضرت موسیٰؑ کی قوم پر آسمان سے اترنے والا کھانا۔
۹۴	**بردباری وفروتنی**	
	بردباری	برداشت۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	فروتنی	عاجزی، خاکساری۔
	حِلم	بردباری۔
	فیضیاب	فیض حاصل کرنیوالا۔
	تصنّع	بناوٹ۔
	چاپلوسی	خوشامد۔
	باب	دروازہ۔
	اِرتکاب	کسی کام کا کرنا۔
٩٥	بیان اخلاق حمیدہ	
	حمیدہ	پسندیدہ، عمدہ۔
	دوم	دوسرا۔
	سوم	تیسرا۔
	چہارم	چوتھا۔
	حلم	بردباری۔
	پنجم	پانچواں۔
	ششم	چھٹا۔
	ہفتم	ساتواں۔
	ہشتم	آٹھواں۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	نیکی	بدی کی ضد۔
	صبر	سمائی، بردباری۔
	نہم	نواں۔
	شُکر	احسان ماننا۔
	دہم	دسواں۔
٩٦	عزّت و دولت پا کے مستحقوں کی مدد کرنا شرافت ہے۔	
	مستحقّوں	حق داروں۔
٩٦	افعال سے اخلاق پر قیاس	
	افعال	فعل کی جمع، بہت سے کام۔
	قیاس	گمان، اٹکل، اندازہ۔
	عنصر	اصلی جزو، مادّہ۔
	نہاں	چھپی ہوئی، پوشیدہ۔
	فعلوں	کاموں۔
٩٦	حرص تابع حیات اور حرمان تابع ممات ہے	

صفحہ	الفاظ	معنی
	حرص	لالچ۔
	تابع	پیروی کرنیوالا۔
	حرمان	ناامیدی۔
	ممات	موت۔
٩٦	**نفس کو قناعت سکھانا چاہیئے**	
	قناعت	صبر، تھوڑی چیز پر خوش رہنا۔
	بے نیازی	لاپروائی، تونگری۔
	نیاز	محتاجی، عاجزی۔
	مقصود	مطلب۔
	محمود	پسندیدہ۔
	استقبال	آنے والا زمانہ۔
	مفقود	ناپید، کھویا ہوا، غائب
٩٧	**نفس کو تھوڑا ہی بہت ہے**	
	فقر	فقیری، محتاجی، درویشی
	غنا	دولت مندی۔
	سرکش	مغرور، نافرمان۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	احتیاج	ضرورت، حاجتمندی۔
٩٧	**تخویف حشر ونشر**	
	تخویف	ڈرانا۔
	حشر	قیامت، روزحساب۔
	نشر	زندہ کرنا۔
	خواب	نیند، سُپنادہ، بیخبری۔
٩٨	**دعا کیلئے وسیلے ضروری ہیں**	
	الطاف	لطف کی جمع، مہربانیاں۔
	خفی	پوشیدہ، چھپی ہوئی۔
	درک کرنا	معلوم کرنا۔
	فہم	سمجھ، ذہن۔
	ذکی	تیز عقل والا، ذہین۔
	فراخی	خوشحالی، کشادگی۔
	بے کلی	بےچینی۔
	مخلصی	چھٹکارا، نجات رہائی۔
	اہل	اولاد۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	ذکر	پیغمبر خدا کا لقب پس اہل ذکر کے معنی اہلبیتؑ کے ہیں۔
	طیّب	پاکیزہ۔
	طاہر	پاک صاف۔
	الطاف خفی	چھپی ہوئی مہربانیاں
۱۰۰	**درس عبرت**	
	درس	سبق۔
	عبرت	نصیحت۔
	شبستانوں	محلات، امیروں کے سونے کی جگہوں۔
	مقابر	مقبرہ کی جمع، قبریں
	منادی	ندا کرنے والا، ڈھنڈورا پیٹنے والا، اعلان کرنے والا۔
	ندا	بلند آواز۔
	خلعت	امیرانہ کپڑے۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	حجابوں	پردوں۔
	رخ	چہرہ۔
	زیبا	خوبصورت۔
	رینگنا	پیٹ کے بل چلنا۔
	خدّام	خادم کی جمع، نوکر چاکر۔
	مرکب	سواری، گھوڑا۔
	بل بوتے	زور و طاقت۔
	جلو	ساتھ ساتھ، ہمراہی۔
	خود	لوہے کی ٹوپی جو لڑائی میں سر کی حفاظت کے لئے پہنی جاتی ہے۔
	زرہ	بکتر، جوشن بدن کی حفاظت کیلئے لڑائی میں لوہے کا لباس
	برچھا	نیزہ، بھالا، بلّم۔
	غلمان	غلام کی جمع ہے نوعمر لڑکے۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	تیغیں	تلواریں۔
	جھُرمٹ	زیادتی، ہجوم۔
	خطّی	خطا شہر کے۔
	رُکن	ستون، افسر اعلیٰ۔
	قدر انداز	تیر انداز جس کا تیر ٹھیک نشانہ پر پڑے
	مینہ	بارش۔
	سہام	سہم کی جمع بہت سے تیر۔
	ہیہات	ہائے افسوس۔
	گنڈا	تعویذ، وہ ڈورا جسے پڑھ پھونک کر بیمار یا آسیب زدہ کے گلے میں ڈالتے ہیں
	غم خواری	ہمدردی۔
	طواف	چاروں طرف چکر کاٹنا
	ترکا	ترکہ، میراث مردے

صفحہ	الفاظ	معنی
		کا چھوڑا ہوا مال
	وحشت	پریشانی۔
	اَجل	موت۔
	خدنگ	تیر۔
۱۰۱	**زنان بے وفا**	
	زنان	زن کی جمع، عورتیں۔
	نوعیّت	قسم۔
	بادِ صَبا	صبح کی ٹھنڈی ہوا۔
۱۰۱	**فقر غنا سے بہتر ہے**	
	فقُر	فقیری، محتاجی۔
	غِنا	بے پروائی، امیری۔
	زرداری	دولت مندی۔
	کم مایگی	کم سرمایہ ہونا۔
	ناشناسی	نہ پہچاننا۔
	باعث	سبب۔
۱۰۲	**صبر کلید کامیابی ہے**	
	کلید	کنجی، چابی۔

صفحہ	الفاظ	معنی
	اسپ	گھوڑا۔
	سرکش	بدلگام، مغرور۔
	رام	تابعدار۔
	محال	ناممکن۔
۱۰۲	کمینوں کے آگے فروتنی نہ کرو	
	فروتنی	خاکساری، عاجزی۔
	کُن	ہو جا۔ اللہ جب کسی کام کیلئے فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے
	بُخل	کنجوسی۔
	افراط	زیادتی۔
	فضل ایزدی	اللہ کا کرم۔
۱۰۳	لگی ہو پھانس نہ جسکے وہ درد کیا جانے	
	بے حِس	جس شخص میں عقل کی کمی ہو۔
	لاحاصل	بے فائدہ، بے سود۔
	پایاب	ایسا اترا ہوا دریا۔

صفحہ	الفاظ	معنی
		جسکو پیدل عبور کیا جا سکے
	گردش	چکر، انقلاب۔
	فقر	فقیری۔ درویشی۔
۱۰۳	عارف ترین عیوب نفس کامل ترین انسان ہے۔	
	عارف	پہچاننے والا۔
	ترین	فارسی علامت افعل التفضیل سب سے زیادہ۔
	شہوت	خواہش نفسانی۔
	عافیت	خیریت، آرام چین۔
	گراں	بیش قیمت، قیمتی۔
	اذیت	دکھ، تکلیف۔
	اُزاں	سستی۔
	عیب جوئی	عیب تلاش کرنا۔

دُنیا کا تعارف

حضرتِ علی علیہ السّلام کی اعجاز بیانی

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السّلام نے بتایا ہے کہ دنیا ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے جو اس کے ہو رہتے ہیں؟ اور ان کے ساتھ دنیا کا برتاؤ کیا ہوتا ہے، جو اسے ٹھکرا دیتے ہیں؟

اے لوگو!

میں تم سے اس گھر کی کیا تعریف کروں کہ جس کا آغاز رنج اور انجام نیستی ہے۔

جس کے حلال میں حساب کا کھٹکا اور جس کے حرام میں عتاب کا دھڑکا ہے جو غنی اور مالدار ہے، وہ مبتلائے فتن ہے، جو مفلس و محتاج ہے وہ غم دیدہ اور اندوہ گیں ہے!

جو اسے پانے کی کوشش کرتا ہے اسے یہ ملتی نہیں، جو اس سے دور بھاگتا ہے، اس کے پیچھے دوڑتی ہے۔

جو کوئی اسے نگاہِ عبرت سے دیکھتا ہے اسے یہ بینا اور دانا بنا دیتی ہے اور جو اس کی زینت اور آرائش کو دیکھتا ہے اسے یہ نابینا کر دیتی ہے۔

○

پیر محمّد ابراہیم ٹرسٹ

۳۶۳ - سراج الدولہ روڈ - بہادر آباد - کراچی ۵-۱۱